بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 70

ایڈیٹر
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری • 24 احسان 1400 ہجری شمسی • 24 جون 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَہُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّمِثۡلَہٗ مَعَہٗ لِیَفۡتَدُوۡا بِہٖ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡہُمۡ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (سورۃ المائدہ:37)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اُن کا ہوتا بلکہ اس کے علاوہ اس جیسا اور بھی تاکہ وہ اُسے قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کیلئے فدیہ میں دے سکتے تو بھی ان سے وہ قبول نہ کیا جاتا اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جون 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق ووفا کا نمونہ دکھایا، جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی

مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ایک مخلص اور وفادار جماعت

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے طیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا، تو پطرس جیسے اعظم الحواریّین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کیا، بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی اور اکثر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا، جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی، انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک واسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر میں مامور کیا جاؤں اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر مجھے بھیجا جاوے تو میری بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا، میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال الدین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو واپس کر دینا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بعہد کامل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 306 تا 307، مطبوعہ 2018 قادیان)

آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ ابراہیم آیت 5 وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ ؕ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ کے معنے بعضوں نے تو یہ کئے ہیں کہ رسول کی وحی صرف اس کی قوم کی زبان میں ہونی چاہئے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ اس کی قوم کی زبان میں ضرور وحی ہونی چاہئے کیونکہ وہ پیغام جو اس نے اپنی قوم کو پہنچانا ہے اگر دوسری زبان میں ہوا تو اس کی تبلیغ اس کیلئے مشکل ہو جائے گی۔ لیکن بطور نشان اور معجزات کسی اور زبان میں الہام ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں پر یہ آیت پیش کر کے اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ عربی اور اردو کے سوا آپ کو جن زبانوں میں الہام ہوئے وہ بطور نشان اور معجزات کے ہیں۔ عربی میں آپ کو اس لئے الہام ہوئے کہ وہ اسلام کی مذہبی زبان ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی قومی زبان ہے اور اردو میں اس لئے کہ آپ کے پہلے مخاطب اردو دان تھے۔ اور اگر دیکھا جائے تو آپ کے الہامات کا اصولی حصہ سب کا سب یا عربی میں ہے یا اردو میں۔ دوسری زبانوں میں جو الہام ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں کہ ان کے بغیر تبلیغ میں روک پیدا ہو۔ وہ صرف ایک مزید تائید اور نشان کے طور پر ہیں۔

عیسائیوں نے اور بالخصوص ویری نے اس آیت سے رسول کریم صلعم کی ذات پر اعتراض کیا ہے۔ ویری صاحب کہتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے محمد رسول اللہ صلعم صرف عرب کیلئے تھے۔ مگر ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا جائز ہے۔ ان کی یہ دونوں باتیں آپس میں متضاد ہیں۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف عرب کیلئے تھے تو ترجمہ کا سوال ہی کہاں رہا۔ جب دوسری قوموں کا اس سے تعلق ہی نہیں تو ترجمہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر اس آیت سے ترجمہ کرنا جائز ثابت ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ آپ کی رسالت دوسری قوموں کیلئے بھی تھی۔ حقیقی جواب اس سوال کا یہ ہے کہ یہ مفہوم اس آیت کا ہو ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلعم عرب کیلئے ہیں کیونکہ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے صاف ثابت ہے کہ آپ سب دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے......

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عربی اُمُّ الۡاَلۡسِنَہ ہے کیونکہ جو رسول عرب میں آیا اسی کے سپرد سب دنیا کی اصلاح کی گئی۔ پس عربی میں نازل ہونے والی وحی کو سب دنیا کے لئے ہدایت قرار دینے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ عربی کسی نہ کسی رنگ میں ساری زبانوں کی ماں ہے اور دوسری زبانیں اس کی بیٹیوں کی طرح ہیں۔

اس آیت میں آریوں کے اس اعتراض کا بھی رد ہو جاتا ہے جو وہ یوں کرتے ہیں کہ کلام الٰہی ایسی زبان میں آنا چاہئے جسے کوئی بولتا نہ ہوتا کہ سب میں برابری رہے مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ ایسی زبان میں وحی ہونی چاہئے جس کو لوگ بولتے ہوں تاکہ نبی ان کو سمجھا سکے اور وہ سمجھ سکیں۔ جس زبان کو دنیا نہ بول سکتی ہے نہ سمجھ سکتی ہے اس میں کلام الٰہی آنے کا فائدہ کیا ہوا۔ آریوں کا یہ عقیدہ اس طرح بھی غلط ہے کہ جب وید نازل ہوئے اگر اسی وقت رشیوں نے اسے نہیں سمجھا تو ان کا نزول بے فائدہ ہو جاتا ہے اور اگر ان کو وید سمجھا دیا گیا تھا تو پھر برابری نہ رہی اور اگر اس وقت لوگ موجود تھے اور انہیں بھی سمجھا دیا گیا تھا تو گو اس وقت کے لوگوں کیلئے برابری ہوگئی مگر جو لوگ بعد میں پیدا ہوئے ان کیلئے برابری کہاں رہی۔ اب تو پنڈت

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میّت کی تعریف کرنا

(1367) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازے کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اس کی مذمت کی۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی تم نے اچھی تعریف کی، اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے مذمت کی ہے، اس کیلئے آگ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(1368) ابو الاسود سے روایت ہے کہ مَیں مدینہ میں آیا اور وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ مَیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اس جنازے والے کی اچھی تعریف کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ ایک اور جنازہ گزرا اس کی بھی اچھی تعریف کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ایک تیسرا جنازہ گزرا۔ اسکی مذمت ہوئی۔ (حضرت عمرؓ) نے کہا: واجب ہوگئی۔ ابو الاسود کہتے تھے: مَیں نے کہا: یا امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ کہنے لگے: مَیں نے وہی کہا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا۔ جس مسلمان کی بھی چار مسلمان اچھی شہادت دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے کہا: اگر تین گواہی دیں؟ آپؐ نے فرمایا: تین بھی۔ ہم نے کہا: اگر دو گواہی دیں؟ آپؐ نے فرمایا: دو بھی۔ پھر ہم نے آپؐ سے ایک کی شہادت کے بارے میں نہیں پوچھا۔

(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب الجنائز، مطبوعہ 2006 قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2021ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از نبیوں کا سردار)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
دوسرے دن کا خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2006
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
ملکی رپورٹیں
وصایا وذکر خیر
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

مولوی عبدالحق غزنوی کیلئے پانچ سو روپے کا انعام
اگر کوئی منصف قسم کھالے کہ مباہلہ کے بعد عبدالحق کی ذلّت نہیں ہوئی

گزشتہ شمارہ میں ہم نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی عبدالحق غزنوی کے مابین امرتسر میں ہونے والے مباہلہ سے متعلق شائع ہونے والے اشتہارات کا ذکر کیا تھا۔ اس شمارہ میں ہم مباہلہ کی رُوداد بیان کرینگے۔ مباہلہ 27 مئی 1893 کو بمقام امرتسر مسجد خان بہادر محمد شاہ کے قریب عیدگاہ کے میدان میں ہوا تھا۔ یہ وہی تاریخ وہی ماہ اور وہی سال ہے جس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا جو اسلام و عیسائیت کے مابین ایک عظیم الشان جنگ تھی۔ پندرہ دن تک مسلسل چلنے والے اِس مقدس جنگ کی تاریخ 22 مئی 1893 تا 5 جون 1893 تھی، اس لحاظ سے 27 مئی 1893، ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مباحثہ کا چھٹا دن تھا اور اِسی دن وقت نکال کر آپؑ نے عبدالحق سے مباہلہ بھی کیا۔

قارئین اندازہ کیجئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا، کہ اسلام کی سربلندی کی خاطر آپؑ نے اپنا ایک ایک لمحہ وقف کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے متعلق کیا ہی خوب فرمایا کہ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ صفحہ 318 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 2006) کہ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا: ”میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع جاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو مَیں اپنے اُوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں، بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 422 مطبوعہ قادیان، 2018ء)

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا مباہلہ سے فرار

مباہلہ کی رُوداد ہم محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (سابق سوداگرمل) کی کتاب ”حیات طیبہ“ سے پیش کرتے ہیں۔ آپؒ لکھتے ہیں:

”بحث کے خاتمہ پر مولویوں نے پھر شور مچایا کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث تو ہوچکی اب ہمارے ساتھ بحث کرلو[1] اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی ایک اشتہار لاہور سے بھیجا کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کے لئے امرتسر آتا ہوں صرف مباہلہ ہوگا اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں ایک اشتہار لکھا کہ مولوی محمد حسین مجھ سے ہرگز مباہلہ نہیں کریں گے اور میرے سامنے تک نہیں آئیں گے۔ اگلا دن مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کا تھا کہ مولوی محمد حسین بھی امرتسر پہنچ گئے۔ عیدگاہ میں بہت، ہجوم ہوگیا اور مولوی محمد حسین بھی اس ہجوم سے اچھے خاصے فاصلہ پر کھڑے ہوکر کچھ تقریر کرنے لگے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ بعد تقریر مولوی صاحب مباہلہ کریں گے۔ مرزا صاحب نے تو لکھا تھا کہ یہ میرے سامنے مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے، لیکن یہ تو آگئے۔ جب انہوں نے آدھا پونا گھنٹہ تقریر میں گزار دیا تو مولوی عبدالحق، غزنویوں کے شاگرد، غزنوی مولویوں کے مشورہ سے مباہلہ کے لئے آگے بڑھے۔

اس مباہلہ میں مولوی عبدالحق نے اپنے متعلق تو کوئی لفظ تک زبان سے نہ نکالا، لیکن حضرت اقدس کے لئے سخت سے سخت الفاظ استعمال کرنے اور گالی گلوچ سے اپنی زبان کو آلودہ کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے صرف اِن الفاظ کا اعادہ فرمایا۔

”مَیں یہ دعا کرونگا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہے اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہوں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب مجھ پر نازل کرے جو ابتداءِ دُنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو اور آپ لوگ آمین کہیں کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مُرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہ ہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دیگا وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور مخالفوں کے دل کو بھی۔“

دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب حضور یہ الفاظ دوہرا رہے تھے تو اس وقت ایک عجیب سماں بندھ گیا۔ بے اختیار لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔

حافظ محمد یعقوب صاحب کی بیعت

حضرت اقدس نے ابھی اپنی دعا ختم نہ کی تھی کہ حافظ محمد یعقوب صاحب جو حافظ محمد یوسف[2] صاحب ضلعدار نہر کے بڑے بھائی تھے اور غزنویوں کے مُرید تھے ایک چیخ مار کر روتے ہوئے حضرت اقدس کے قدموں میں گر گئے اور کہا کہ آپ میری بیعت قبول کریں۔ حضرت اقدس نے فرمایا مباہلہ سے فارغ ہولیں تو بیعت لے لینگے۔ یہ نظارہ دیکھ کر غزنوی مولویوں اور ان کے معتقدین کے تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کیونکہ انہوں نے محسوس کیا کہ مباہلہ کے نتیجہ میں یہ حضرت اقدس کی پہلی فتح ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو خدا جانے کہاں غائب ہوگئے۔ اس وقت لوگوں کو یقین ہوگیا کہ حضرت مرزا صاحب نے جو فرمایا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب میرے مقابل پر نہیں آئیں گے وہ سچ ثابت ہوگیا۔ بہرحال اس طرح مباہلہ ختم ہوگیا اور حضرت اقدس واپس مکان پر تشریف لے آئے۔ (حیات طیبہ مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر مرحوم، سابق سوداگرمل صفحہ 156)

امرتسری مولوی مسجد محمد جان کے نچلے حجرہ میں چھپ گئے اور باہر سے تالہ لگوادیا

مباہلہ مذکورہ بالا کے بعد حضرت اقدس نے مولویوں کو مخاطب کر کے ایک اشتہار شائع فرمایا کہ:

اب ہم عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ سے فارغ ہو چکے ہیں اور آج سے تیسرے روز تک یہاں ٹھہرینگے جس مولوی کو ہم سے بحث کرنی ہو وہ کوئی مقام تجویز کر کے بحث کرلیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں شور مچایا جائے کہ بھاگ گئے۔ حضرت اقدس کے اس اشتہار سے مولوی صاحبان ایسے مرعوب ہوئے کہ کسی نے دم نہ مارا۔ اس پر خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس امرتسر نے مولویوں سے کہا کہ:

اب تم بحث کیوں نہیں کرتے جبکہ مرزا صاحب نے بحث منظور کر لی ہے جب وہ چلے جائیں گے تو تم اس وقت پھر شور مچاؤ گے کے مرزا صاحب بھاگ گئے اور علمائے امرتسر سے بحث نہیں کی۔ مولویوں نے جواب دیا کہ ہم بحث کریں گے۔ باہم مشورہ کرلیں۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مولویوں کو ڈرا رکھا تھا کہ تم میں سے کوئی مولوی بھی مرزا صاحب سے بحث نہیں کرسکتا وہ ذرا سی دیر میں تم کو قابو کر لینگے اور ایک دو سوال و جواب میں ہی تمہارا ناطقہ بند کر دینگے۔ بہتر ہے کہ کسی بہانہ سے بحث کو ٹال دو۔ اس کے بعد تمام علمائے امرتسر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی وغیرہ غزنویاں و مولوی رُسل بابا و مولوی غلام اللہ قصوری مشہور و غیر مشہور محمد جان کی مسجد کے نیچے کے ایک حجرہ میں بیٹھ گئے اور مؤذّن سے کہہ دیا کہ حجرہ کا دروازہ مقفل کر کے چابی اپنے پاس رکھے اور مولوی رسل بابا صاحب نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ کہیں دعوت پر گئے ہیں۔ دیر میں آئینگے۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب اس مسجد میں مولویوں کو تلاش کرتے ہوئے آگئے۔ مؤذن سے پوچھا مولوی صاحبان کہاں ہیں؟ اس نے کہا دعوت پر گئے ہیں۔ پھر خواجہ صاحب موصوف مولوی عبدالجبار صاحب کے ہاں گئے۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ کسی دعوت پر گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ سب مولوی دعوت پر گئے ہیں، یہاں کوئی بھی نہیں اور آج کا دن بحث کا تھا۔ مرزا صاحب چلے جائینگے مولوی لوگ بعد میں شور مچائیں گے۔ آخر یہ بحث کب ہوگی۔ وہاں سے پھر خواجہ صاحب مولویوں کی تلاش میں نکلے اور پتہ کیا کہ کس کے ہاں یہ دعوت ہے اور دوبارہ محمد جان کی مسجد کی طرف آئے تو اچانک کسی نے بتا دیا کہ تمام مولوی اس مسجد کے نیچے حجرہ میں جمع ہیں اور باہر دروازے پر قفل لگا ہوا ہے تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے۔ مؤذن سے خواجہ صاحب نے پھر پوچھا کہ مولوی صاحبان کہاں ہیں؟ مؤذن نے پھر یہی

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

[1] بحث سے مُراد مباحثہ امرتسر ہے۔ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ 27 /مئی 1893 کا دن آتھم سے مباحثہ کا چھٹا دن تھا اور اِسی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبدالحق سے مباہلہ بھی کیا۔ ”امرتسر میں حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ اور حضرت مستری قطب دین صاحبؓ تو پہلے ہی احمدی تھے، اب دَورانِ مباحثہ میں حضرت میاں نبی بخش صاحبؓ رفوگر اور حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ بھیروی نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت قاضی صاحب ایک نہایت ہی پاک باطن اور بے نفس انسان تھے اور مدرسہ اسلامیہ میں مدرس تھے۔ آپ چونکہ حدیث کے ایک زبردست عالم تھے، اس لئے آپ کی بیعت پر مولویوں میں سخت شور برپا ہوگیا۔ ہر محلہ میں مولویوں نے حضرت اقدس کے خلاف زہر اُگلنا شروع کر دیا اور تلقین کرنا شروع کر دی کہ کوئی شخص ”مرزا“ کا وعظ سننے نہ جائے ورنہ اس کا شکار ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ اور حضرتؑ کی خدمت میں دوسرے آدمیوں کے ذریعہ پیغام بھیجنے شروع کر دیئے کہ ہمارے ساتھ مباحثہ کرلو۔ حضور نے فرمایا پہلے عیسائیوں سے بحث ختم کر لینے دو۔ پھر انشاء اللہ تمہارے ساتھ بھی بحث کرلیں گے۔“ (حیات طیبہ صفحہ 156)

[2] حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر وہ شخص ہے جسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ”تحفہ گولڑویہ“ کے شروع میں ہی پانچ سو روپے کا انعامی چیلنج دیا تھا۔ اس شخص نے بمقام لاہور بعض احمدیوں کے رُوبرو بڑے اصرار کے ساتھ یہ ادّعا پیش کیا تھا کہ اگر کوئی نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے تو وہ اپنے اس افتراء اور جھوٹے دعویٰ کے ساتھ تیئیس برس یا اس سے بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر آنحضرتؐ جھوٹا دعویٰ کرتے تو ہم اِسے ہلاک کر دیتے۔ لیکن چونکہ آپ سچے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے دعویٰ کے بعد 23 سال زندگی عطا فرمائی۔ پس کسی بھی جھوٹے نبی کو اس کے دعویٰ کے بعد 23 سال کی زندگی نہیں مل سکتی جبکہ حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر نے دعویٰ کیا کہ مل سکتی ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ مَیں اس کی نظیر پیش کرسکتا ہوں۔ اس پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر بلکہ ہندوستان کے تمام مشائخ و سجادہ نشین و علماء و بزرگان کو چیلنج دیا کہ ایسی نظیر پیش کرنے والے کو آپؑ پانچ سو روپیہ نقد انعام سے نوازیں گے۔

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اس وقت ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے

پھر آپؐ نے سورۂ فتح کی آیات تلاوت فرمائیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا یہ صلح واقعی اسلام کی فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں یقیناً یہ ہماری فتح ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا اس پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط تھے

غزوۂ بنو مصطلق کے روز نمازوں کے قضا ہونے کی بابت روایات پر تبصرہ

پانچ مرحومین: مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب سابق انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ، مکرم شعیب احمد صاحب واقفِ زندگی قادیان،

مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان، مکرم جاوید اقبال صاحب فیصل آباد اور مکرمہ مدیحہ نواز صاحبہ اہلیہ نواز احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 / جون 2021ء بمطابق 4 / احسان 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور غزوات اور سرایا کا ذکر تھا۔ غزوۂ حمراء الاسد کے بارے میں آتا ہے کہ غزوۂ احد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے اور کفار نے مکہ کی راہ لی مگر آپؐ کو قریش کی دوبارہ لشکر کشی کی خبر ملی تو آپ صحابہؓ کے ساتھ حمراء الاسد مقام تک تشریف لے گئے۔ حمراء الاسد مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

اس غزوہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تحریر فرمایا ہے وہ اس طرح ہے، کچھ حصہ بیان کرتا ہوں کہ بظاہر لشکرِ قریش نے مکہ کی راہ لے لی تھی۔ یہ اندیشہ تھا کہ ان کا یہ فعل مسلمانوں کو غافل کرنے کی نیت سے نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک لوٹ کر مدینہ پر حملہ آور ہو جائیں۔ لہٰذا اس رات کو مدینہ میں پہرہ کا انتظام کیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا خصوصیت سے تمام رات صحابہ نے پہرہ دیا۔ صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ اندیشہ محض خیالی نہ تھا کیونکہ فجر کی نماز سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ سے چند میل جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں یہ سرگرم بحث جاری ہے کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیوں نہ مدینہ پر حملہ کر دیا جائے اور بعض قریش ایک دوسرے کو طعنہ دے رہے ہیں کہ نہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کیا اور نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور نہ ان کے مال و متاع پر قابض ہوئے بلکہ جب تم ان پر غالب آئے اور تمہیں یہ موقع ملا کہ تم ان کو ملیا میٹ کر دو تو تم انہیں یونہی چھوڑ کر واپس چلے آئے تا کہ وہ پھر زور پکڑ جائیں۔ پس اب بھی موقع ہے واپس چلو اور مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کی جڑ کاٹ دو۔ ایک گروہ یہ کہتا تھا کہ جو کچھ ہو گیا ہے اسے غنیمت جانو اور مکہ واپس لوٹ چلو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ شہرت جو تھوڑی سی جنگ کے جیتنے کی حاصل ہوئی ہے یہ بھی کھو بیٹھو اور یہ فتح شکست کی صورت میں بدل جائے لیکن بالآخر جوشیلے لوگوں کی رائے غالب آئی اور قریش مدینہ کی طرف لوٹنے کے لیے تیار ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فوراً اعلان فرمایا کہ مسلمان تیار ہو جائیں مگر ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ سوائے ان لوگوں کے جو اُحُد میں شریک ہوئے تھے اَور کوئی ہمارے ساتھ نہ نکلے۔

(معجم البلدان جلد 2 صفحہ 346 حمراء الاسد، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 504-505)

یہ بھی ایک جگہ روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریش کے اس مشورہ کی اطلاع موصول ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور انہیں معاملے سے آگاہ فرمایا۔ دونوں نے مشورہ دیا کہ دشمن کے تعاقب میں جانا چاہیے۔ (کتاب المغازی للواقدی جلد 1 صفحہ 278، غزوۂ احد، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2013ء)

”چنانچہ احد کے مجاہدین جن میں سے اکثر زخمی تھے اپنے زخموں کو باندھ کر اپنے آقا کے ساتھ ہو لئے اور لکھا ہے کہ اس موقعہ پر مسلمان ایسی خوشی اور جوش کے ساتھ نکلے کہ جیسے کوئی فاتح لشکر فتح کے بعد دشمن کے تعاقب میں نکلتا ہے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ حمراء الاسد میں پہنچے...... اب چونکہ شام ہو چکی تھی آپؐ نے یہیں ڈیرا ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کر دی جاوے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے حمراء الاسد کے میدان میں پانچ سو آگیں شعلہ زن ہو گئیں جو ہر دور سے دیکھنے والے کے دل کو مرعوب کرتی تھیں۔ غالباً اسی موقعہ پر قبیلہ خزاعہ کا ایک مشرک رئیس مَعْبَد نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے احد کے مقتولین کے متعلق اظہارِ ہمدردی کی اور پھر اپنے راستہ پر روانہ ہو گیا۔ دوسرے دن جب وہ مقام رَوْحَاء میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ قریش کا لشکر وہاں ڈیرا ڈالے پڑا ہے اور مدینہ کی طرف واپس چلنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مَعْبَد فوراً ابوسفیان کے پاس گیا اور اسے جا کر کہنے لگا کہ تم کیا کرنے لگے ہو؟ واللہ! مَیں تو ابھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لشکر کو حمراء الاسد میں چھوڑ کر آیا ہوں اور ایسا بارعب لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور احد کی ہزیمت کی ندامت میں ان کو اتنا جوش ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی بھسم کر جائیں گے۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر مَعْبَد کی ان باتوں سے ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینہ کی طرف لَوٹنے کا ارادہ ترک کر کے فوراً مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر قریش کے اس طرح بھاگ نکلنے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپؐ نے خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلط کر دیا ہے۔ اسکے بعد آپؐ نے حمراء الاسد میں دو تین دن اَور قیام فرمایا۔“ (سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 504-505)

غزوۂ بنو مُصْطَلِق۔ غزوۂ بنو مصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ اسے غزوۂ مُرَیْسِیْع بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ ”قریش کی مخالفت دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جاتی تھی۔ وہ اپنی ریشہ دوانی سے عرب کے بہت سے قبائل کو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کھڑا کر چکے تھے لیکن اب ان کی عداوت نے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا اور وہ یہ کہ حجاز کے وہ قبائل جو مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے اب وہ بھی قریش کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کے خلاف اٹھنے شروع ہو گئے۔ اس معاملہ میں پہل کرنے والا مشہور قبیلہ بنو خُزَاعہ تھا جن کی ایک شاخ بنو مصطلق نے مدینہ کے خلاف حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی اور ان کے رئیس حارث بن اَبِی ضِرَار نے اس علاقہ کے دوسرے قبائل میں دورہ کر کے بعض اَور قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپؐ نے مزید احتیاط کے طور پر اپنے ایک صحابی بُرَیْدَہ بن حُصَیْب نامی کو دریافتِ حالات کیلئے“ پتہ کرنے کیلئے ”بنو مصطلق کی طرف روانہ فرمایا اور ان کو تاکید فرمائی کہ بہت جلد واپس آ کر حقیقت الامر سے آپ کو اطلاع دیں۔ بُرَیْدَہ گئے تو دیکھا کہ واقعی ایک بہت بڑا اجتماع ہے اور نہایت زور شور سے مدینہ پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے فوراً واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور آپؐ نے حسب عادت مسلمانوں کو پیش قدمی کے طور پر دیار بنو مصطلِق کی طرف روانہ ہونے کی تحریک فرمائی اور بہت سے صحابہ آپؐ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے بلکہ ایک بڑا گروہ منافقین کا بھی جو اس سے پہلے اتنی تعداد میں کبھی شامل نہیں ہوئے تھے“ وہ بھی ”ساتھ ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے ابوذر غِفَارِیؓ یا بعض روایات کی رو سے زید بن حَارِثَہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے اللہ کا نام لیتے ہوئے شعبان 5 ھ میں مدینہ سے نکلے۔ فوج میں صرف تیس گھوڑے تھے۔ البتہ اونٹوں کی تعداد کسی قدر زیادہ تھی اور انہی گھوڑوں اور اونٹوں پر مل جل کر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے۔ راستہ میں مسلمانوں کو کفار کا ایک جاسوس مل گیا جسے انہوں نے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا اور آپؐ نے اس تحقیق کے بعد کہ وہ واقعی جاسوس ہے اس سے کفار کے متعلق کچھ حالات وغیرہ دریافت کرنے چاہے مگر اس نے بتانے سے انکار کیا اور چونکہ اس کا رویہ مشتبہ تھا اس لئے مروجہ قانون جنگ کے ماتحت“ قانون جنگ جو تھا اس کے ماتحت ”حضرت عمرؓ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد لشکر اسلام آگے روانہ ہوا۔ بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد آمد کی اطلاع ہوئی اور یہ خبر بھی پہنچی کہ ان کا جاسوس مارا گیا ہے تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ اصل منشاء ان کا یہ تھا کہ کسی طرح مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کا موقعہ مل جائے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی کی وجہ سے اب ان کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ پس وہ بہت مرعوب ہو گئے اور دوسرے قبائل جو ان کی مدد کے لئے ان کے ساتھ جمع ہو گئے تھے وہ تو خدائی تصرف کے ماتحت کچھ ایسے خائف ہوئے کہ فوراً ان کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر خود بنو مصطلق کو قریش نے مسلمانوں کی دشمنی کا کچھ ایسا نشہ پلا دیا تھا کہ وہ پھر بھی جنگ کے ارادے سے باز نہ آئے اور پوری تیاری کے ساتھ اسلامی لشکر کے مقابلہ کے لئے آمادہ رہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریسیع میں پہنچے جس کے قریب بنو مصطلق کا قیام تھا اور جو ساحل سمندر کے قریب مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے تو آپ“ صلی اللہ علیہ وسلم ”نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور صف آرائی اور جھنڈوں کی تقسیم وغیرہ کے بعد آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ آگے بڑھ کر بنو مصطلق میں یہ اعلان کریں کہ اگر اب بھی وہ اسلام کی عداوت سے باز آ جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو تسلیم کر لیں تو ان کو امن دیا جائے گا اور مسلمان واپس لَوٹ جائیں گے۔ مگر انہوں نے سختی کے ساتھ انکار کیا اور جنگ کے واسطے تیار ہو گئے۔ حتی کہ لکھا ہے کہ سب سے پہلا تیر جو اس جنگ میں چلایا گیا وہ انہی کے آدمی نے چلایا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ نے بھی صحابہ کو لڑنے کا حکم دیا۔“ جنگ انہوں نے دوسروں نے مخالفین نے، دشمنوں نے شروع کر دی تھی۔ ”تھوڑی دیر تک فریقین کے درمیان خوب تیز تیر اندازی ہوئی۔ جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یکلخت دھاوا کر

دینے کا حکم دیا'' ایک دم حملہ کردو۔'' اور اس اچانک دھاوے کے نتیجے میں کفار کے پاؤں اکھڑ گئے مگر مسلمانوں نے ایسی ہوشیاری کے ساتھ ان کا گھیرا ڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئی اور صرف دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر اس جنگ کا جو ایک خطرناک صورت اختیار کرسکتا تھا خاتمہ ہوگیا۔''

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں کہ ''اس موقعہ پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اسی غزوہ کے متعلق صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر ایسے وقت میں حملہ کیا تھا کہ وہ غفلت کی حالت میں اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے مگر غور سے دیکھا جاوے تو یہ روایت مورخین کی روایت کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ درحقیقت دو روایتیں دو مختلف وقتوں سے تعلق رکھتی ہیں یعنی واقعہ یوں ہے کہ جب اسلامی لشکر بنو مصطلق کے قریب پہنچا تو اس وقت چونکہ ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ مسلمان بالکل قریب آگئے ہیں (گو انہیں اسلامی لشکر کی آمد آمد کی اطلاع ضرور ہوچکی تھی) وہ اطمینان کے ساتھ ایک بے ترتیبی کی حالت میں پڑے تھے اور اسی حالت کی طرف بخاری کی روایت میں بھی اشارہ ہے لیکن جب ان کو مسلمانوں کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی مستقل سابقہ تیاری کے مطابق فوراً صف بند ہو کر مقابلہ کیلئے تیار ہوگئے اور یہ وہ حالت ہے جس کا ذکر مؤرخین نے کیا ہے اور اس اختلاف کی یہی تشریح علامہ ابن حجر اور بعض دوسرے محققین نے کی ہے اور یہی درست معلوم ہوتی ہے۔''

(سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 557 تا 559)

غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر ایک اَور واقعہ بھی ہوا۔ صحیح مسلم میں اس کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ یعنی غزوہ بنو مصطلق میں تھے کہ مہاجروں میں سے کسی آدمی نے انصار میں سے کسی آدمی کی پیٹھ پر مارا۔ انصاری نے کہا اے انصار! اور مہاجر نے کہا اے مہاجرو! یعنی دونوں نے مدد کیلئے اپنے اپنے لوگوں کو بلایا۔ انصار نے بھی، مہاجروں نے بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ معاملہ پہنچا اور جب آپؐ نے یہ شور سنا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جاہلیت کی آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! مہاجروں میں سے ایک آدمی نے انصار میں سے ایک آدمی کی پیٹھ پر مارا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو۔ یہ گندی بات ہے۔ یہ فضول باتیں نہ کیا کرو کہ ذرا ذرا سی بات پہ لڑائی جھگڑے شروع کردو۔ جب عبداللہ بن اُبَی نے یہ سنا، وہ بھی وہاں ساتھ تھا تو اس نے کہا کہ انہوں نے تو ایسا کرلیا کہ ایک مہاجر نے انصار کی کمر پر مارا، چاہے ایک تھپڑ ہی مارا ہو، دو ہتھڑ ہی مارا ہو لیکن اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ کی طرف لَوٹے تو ضرور معزز ترین شخص (نعوذ باللہ) ذلیل ترین شخص کو وہاں سے باہر نکال دے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیجیے کہ مَیں اس منافق کی گردن ماردوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دو۔ لوگ یہ باتیں نہ کرنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما حدیث 6583)

اس واقعہ کی تفصیل سیرت خاتم النبیین میں بیان ہوئی ہے جو مَیں چھوڑتا ہوں۔ یہ پہلے بیان کرچکا ہوں۔ بہرحال عبداللہ بن اُبَی کی آخری زمانے کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے سیرت ابنِ ہشام میں لکھا ہے کہ اس کے بعد عبداللہ بن اُبی جب کوئی ایسی ویسی بات کہتا اسی کی قوم اس کو سخت سست کہتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کے حالات کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے فرمایا کہ اے عمرؓ! جس دن تم نے مجھ سے اس کے قتل کرانے کے واسطے کہا تھا، اجازت مانگی تھی کہ مَیں قتل کردوں اگر مَیں اس کو قتل کرادیتا تو لوگ ناک منہ چڑھاتے اور یہی لوگ جو ناک منہ چڑھانے والے تھے، اب اگر انہی لوگوں کو مَیں اس کے قتل کا حکم کروں تو وہ خود اس کو قتل کردیں گے۔ دیکھو صبر کی وجہ سے اور حالات سامنے آنے کی وجہ سے وہی جو اس کے حمایتی تھے آج اس کے خلاف ہوگئے ہیں اور یہ اس کو قتل بھی کرسکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نے جان لیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات برکت کے لحاظ سے میری بات سے بہت عظیم تھی۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ 672 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء)

رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبَی کی نماز جنازہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین کی نماز جنازہ سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ مَیں ان کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کی نماز جنازہ پڑھنے کی کلیۃً ممانعت فرمادی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھانی بند کردی تھی۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 3 صفحہ 941 عبداللہ بن عبداللہ انصاری، دار الجیل بیروت)

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطابؓ غزوۂ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہؐ! مجھے تو عصر کی نماز بھی نہیں ملی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا! مَیں نے بھی نہیں پڑھی۔ اس پر ہم اٹھ کر بُطحان کی طرف گئے۔ بطحان بھی مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب من صلی بالناس جماعۃ بعد ذھاب الوقت حدیث 596) (معجم البلدان جلد 1 صفحہ 529 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں یہ بحث چلتی ہے کہ غزوۂ خندق کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے تھے۔ اس بارے میں متفرق روایات ملتی ہیں۔ چنانچہ ایک روایت یہ ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ خندق کے دن ان کافروں کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا مجھے عصر کی نماز نہیں ملی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ کہتے تھے اس پر ہم بُطحان میں اتر گئے اور انہوں نے سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ بھی بخاری میں ہی روایت ہے۔ یعنی پہلی میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب قضاء الصلوات الاولیٰ فالاولیٰ۔ حدیث 598)

پھر حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے موقع پر فرمایا: اللہ ان کافروں کے لیے ان کے گھر اور ان کی قبریں آگ سے بھردے۔ انہوں نے ہمیں مصروف رکھا اور صلوٰۃ وسطیٰ یعنی درمیانی نماز کا موقع نہیں دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب، حدیث 4111) حضرت علیؓ کی یہ روایت بھی بخاری کی ہے۔

پھر ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے روکے رکھا یہاں تک کہ رات کا حصہ جتنا اللہ نے چاہا گزرگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت بلالؓ کو ارشاد فرمایا تو انہوں نے اذان دی۔ پھر آپؐ نے اقامت کا ارشاد فرمایا اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کا ارشاد فرمایا اور عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کا ارشاد فرمایا اور مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کا ارشاد فرمایا اور عشاء کی نماز پڑھائی۔ یہ مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 6-7، مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3555، عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام روایات کو ضعیف قرار دیتے ہوئے صرف ایک روایت کو درست قرار دیا ہے جس میں عصر کی نماز معمول سے تنگ وقت میں پڑھنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ جنگ خندق میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا کرنے پر پادری فتح مسیح کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''آپ کا یہ شیطانی وسوسہ کہ خندق کھودنے کے وقت چاروں نمازیں قضا کی گئیں اول آپ لوگوں کی علمیت تو یہ ہے کہ قضا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اے نادان قضا نماز ادا کرنے کو کہتے ہیں۔'' چھوڑنے کو نہیں کہتے۔ ''ترک نماز کا نام قضا ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر کسی کی نماز ترک ہوجاوے تو اس کا نام فوت ہے'' یعنی نماز فوت ہوگئی۔ ''اسی لئے ہم نے پانچ ہزار روپے کا اشتہار دیا تھا کہ ایسے بے وقوف بھی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں جن کو ابھی تک قضا کے معنی بھی معلوم نہیں۔ جو شخص لفظوں کو بھی اپنے محل پر استعمال نہیں کرسکتا وہ نادان کب یہ لیاقت رکھتا ہے کہ امور دقیقہ پر نکتہ چینی کرسکے۔ باقی رہا یہ کہ خندق کھودنے کے وقت چار نمازیں جمع کی گئیں اس احمقانہ وسوسہ کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین میں حرج نہیں ہے یعنی ایسی سختی نہیں جو انسان کی تباہی کا موجب ہو۔ اس لئے اس نے ضرورتوں کے وقت اور بلاؤں کی حالت میں نمازوں کے جمع کرنے اور قصر کرنے کا حکم دیا ہے مگر اس مقام میں ہماری کسی معتبر حدیث میں چار جمع کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ واقعہ صرف یہ ہوا تھا کہ ایک نماز یعنی صلوٰۃ العصر معمول سے تنگ وقت میں ادا کی گئی۔ اگر آپ اس وقت ہمارے سامنے ہوتے تو ہم آپ کو ذرہ بٹھا کر پوچھتے'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ مخالف کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں ''کہ کیا یہ متفق علیہ روایت ہے کہ چار نمازیں فوت ہوگئی تھیں۔ چار نمازیں تو خود شرع کی رو سے جمع ہوسکتی ہیں یعنی ظہر اور عصر۔ اور مغرب اور عشاء۔ ہاں ایک روایت ضعیف میں ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھی گئی تھیں لیکن دوسری صحیح حدیثیں اس کو رد کرتی ہیں اور صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی تھی۔'' (نور القرآن نمبر 2: روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 389-390)

صلح حدیبیہ کے تعلق میں حضرت عمرؓ کے کردار کے بارے میں جو لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بلایا تاکہ وہ انہیں مکہ بھیجیں اور وہ اَشرافِ قریش کو بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس لیے تشریف لائے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو قریش سے اپنی جان کا خوف ہے کیونکہ وہ میرے ان سے عداوت کے حال سے واقف ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ مَیں قریش کا کتنا دشمن ہوں۔ مَیں جس قدر ان پر سختی کرتا ہوں اور میری قوم بنو عدی بن کعب میں سے بھی کوئی مکہ میں نہیں ہے جو مجھے بچائے۔ اس لیے انہوں نے کچھ تھوڑا سا انقباض کا اظہار کیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ پسند فرماتے ہیں تو میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے مزید عرض کیا کہ میں آپؐ کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہے یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو طلب کیا اور ابوسفیان اور دیگر اَشرافِ قریش کے پاس بھیجا تاکہ عثمانؓ ان کو خبر دیں کہ حضور جنگ کے واسطے نہیں آئے۔ آپؐ صرف زیارتِ کعبہ اور اس کی حرمت کی تعظیم کی خاطر تشریف لائے ہیں۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 685 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 46 فی غزوۃ الحدیبیۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

اس کی یہ تفصیل حضرت عثمانؓ کے ضمن میں بیان ہوچکی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ''جب صلح حدیبیہ کی شرائط لکھی جارہی تھیں تو اس دوران قریش مکہ کے سفیر سُہَیل بن عَمرو کا لڑکا ابوجَندَل بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا اس مجلس میں گرتا پڑتا آپہنچا۔ اس نوجوان کو اہل مکہ نے مسلمان ہونے پر قید کرلیا تھا اور سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے اس قدر قریب تشریف لائے ہوئے ہیں تو وہ کسی طرح اہل مکہ کی قید سے چھوٹ کر اپنی بیڑیوں میں جکڑا ہوا گرتا پڑتا حدیبیہ میں پہنچ گیا اور اتفاق سے پہنچا بھی اس وقت جب کہ اس کا باپ معاہدہ کی یہ شرط لکھا رہا تھا کہ ہر شخص جو مکہ والوں میں سے مسلمانوں کی طرف آئے وہ خواہ مسلمان ہی ہو اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ ابوجندل نے گرتے پڑتے اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے لا ڈالا اور دردناک آواز میں پکار کر کہا کہ اے مسلمانو! مجھے محض اسلام کی وجہ سے یہ عذاب دیا جارہا ہے۔ خدا کیلئے مجھے بچاؤ۔ مسلمان اس نظارہ کو دیکھ کر تڑپ اٹھے مگر سہیل بھی اپنی ضد پر اڑ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا۔ یہ پہلا مطالبہ ہے جو میں اس معاہدہ کے مطابق آپ سے کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ابوجندل کو میرے حوالہ کردیں۔ آپؐ نے فرمایا ابھی تو معاہدہ تکمیل کو نہیں پہنچا۔'' ابھی تو بات ہورہی ہے کوئی فائنل تو نہیں ہوا۔ ''سُہیل نے کہا کہ اگر آپؐ نے ابوجندل کو نہ لوٹایا تو پھر اس معاہدہ کی کارروائی ختم سمجھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' معاملہ کو ختم کرنے کیلئے کہ ''آؤ آؤ۔ جانے دو اور ہمیں احسان و مروت کے طور پر ہی ابوجندل کو دے دو۔ سُہیل نے کہا نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا سُہیل! ضد نہ کرو میری یہ بات مان لو۔ سُہیل نے کہا میں یہ بات ہرگز نہیں مان سکتا۔ اس موقع پر ابوجندل نے پھر پکار کر کہا اے مسلمانو! کیا تمہارا ایک مسلمان بھائی اس شدید عذاب کی حالت میں مشرکوں کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا؟ یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس وقت ابوجندل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپیل نہیں کی بلکہ عامۃ المسلمین سے اپیل کی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خواہ کتنا ہی درد ہو آپؐ کسی صورت میں معاہدہ کی کارروائی میں رخنہ نہیں پیدا ہونے دیں گے۔ مگر غالباً عامۃ المسلمین سے وہ یہ توقع رکھتا تھا کہ وہ شاید غیرت میں آکر اس وقت جبکہ ابھی معاہدہ کی شرطیں لکھی جارہی تھیں کوئی ایسا رستہ نکال لیں جس میں اس کی رہائی کی صورت پیدا ہوجائے مگر مسلمان خواہ کیسے ہی جوش میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔ آپؐ نے کچھ وقت خاموش رہ کر ابوجندل سے دردمندانہ الفاظ میں فرمایا۔ اے ابوجندل! صبر سے کام

لو اور خدا کی طرف نظر رکھو۔ خدا تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے دوسرے کمزور مسلمانوں کے لیے ضرور خود کوئی رستہ کھول دے گا لیکن ہم اس وقت مجبور ہیں کیونکہ اہلِ مکہ کے ساتھ معاہدہ کی بات ہو چکی ہے اور ہم اس معاہدہ کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔

مسلمان یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور مذہبی غیرت سے ان کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہم کر خاموش تھے۔ آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے اور کانپتی ہوئی آواز میں فرمایا: کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں ہاں ضرور ہوں۔ عمرؓ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں ہاں ضرور ایسا ہی ہے۔ عمرؓ نے کہا تو پھر ہم اپنے سچے دین کے معاملہ میں یہ ذلّت کیوں برداشت کریں؟ آپؐ نے حضرت عمرؓ کی حالت کو دیکھ کر مختصر الفاظ میں فرمایا دیکھو عمرؓ! مَیں خدا کا رسول ہوں اور مَیں خدا کے منشاء کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا اور وہی میرا مددگار ہے‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ ہی میرا مددگار ہے۔ ’’مگر حضرت عمرؓ کی طبیعت کا تلاطم لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جا رہا تھا۔ کہنے لگے کیا آپؐ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں مَیں نے ضرور کہا تھا مگر کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ طواف ضرور اسی سال ہو گا؟ عمرؓ نے کہا نہیں ایسا تو نہیں کہا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر انتظار کرو تم انشاء اللہ ضرور مکہ میں داخل ہو گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔ مگر اس جوش کے عالم میں حضرت عمرؓ کی تسلی نہیں ہوئی لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص رعب تھا اس لئے حضرت عمرؓ وہاں سے ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بھی اسی قسم کی جوش کی باتیں کیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اسی قسم کے جواب دیئے مگر ساتھ ہی حضرت ابوبکرؓ نے نصیحت کے رنگ میں فرمایا۔ دیکھو عمر سنبھل کر رہو اور رسولِ خدا کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دو کیونکہ خدا کی قَسم یہ شخص جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہر حال سچا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میں اپنے جوش میں یہ ساری باتیں کہہ تو گیا مگر بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی اور میں توبہ کے رنگ میں اس کمزوری کے اثر کو دھونے کیلئے بہت سے نفلی اعمال بجا لایا۔ یعنی صدقے کئے، روزے رکھے، نفلی نمازیں پڑھیں اور غلام آزاد کئے تاکہ میری اس کمزوری کا داغ دھل جائے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 766-768)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ پر اپنی خلافت سے پہلے ایک تقریر کی تھی۔ جلسہ پہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اُسکا اِس تعلق میں ایک حصہ میں بیان کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ’’اس میں کوئی شبہ نہیں کہ درد و کرب کی وہ چیخ جو سوال بن کر حضرت عمرؓ کے دل سے نکلی دوسرے بہت سے سینوں میں بھی گھٹی ہوئی تھی۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن جذبات کو عمرؓ نے زبان دی وہ صرف ایک عمرؓ ہی کے جذبات نہیں بلکہ اَوروں کے بھی تھے اور سینکڑوں سینوں میں اسی قسم کے خیالات ہیجان بپا کئے ہوئے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے جوان کے اظہار کی جرأت کی، یہ ایک ایسی چوک ہوگئی کہ بعد ازاں عمر بھر حضرت عمرؓ اس سے پشیمان رہے۔ بہت روزے رکھے۔ بہت عبادتیں کیں۔ بہت صدقات دیئے اور استغفار کرتے ہوئے سجدہ گاہوں کو تر کیا لیکن پشیمانی کی پیاس نہ بجھی۔ حدیبیہ کا اضطراب تو عارضی تھا جسے بہت جلد آسمان سے نازل ہونے والی رحمتوں نے طمانیت میں بدل دیا مگر وہ اضطراب جو اس بے صبری کے سوال نے عمرؓ کے دل میں پیدا کیا وہ ایک دائمی اضطراب بن گیا جس نے کبھی آپؓ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ہمیشہ حسرت سے یہی کہتے رہے کہ کاش میں نے آنحضورؐ سے وہ سوال نہ کیا ہوتا۔‘‘ کہتے ہیں کہ ’’بارہا میں یہ سوچتا ہوں کہ بستر مرگ پر آخری سانسوں میں حضرت عمرؓ جب لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ کا ورد کر رہے تھے کہ اے خدا! میں تجھ سے اپنی نیکیوں کا بدلہ نہیں مانگتا تو میری خطائیں معاف کر دے تو سب خطاؤں سے بڑھ کر اس ایک خطا کا تصور آپؓ کو بے چین کئے ہوئے ہوگا جو میدان حدیبیہ میں آپؓ سے سرزد ہوئی۔ صلح نامہ کی تحریر کے دوران صحابہؓ کی بے چینی اور دل شکستگی کا عالم دیکھ کر آنحضورؐ کے دل کی کیفیت کا راز آپؐ کے آسمانی آقا اور بیحد محبت کرنیوالے رفیقِ اعلیٰ کے سوا اَور کوئی نہیں جانتا لیکن ان تین سادہ سے جملوں میں جو عمرؓ کے جواب میں آپؐ کی زبان مبارک سے نکلے آپؐ نے غور کرنے والوں کیلئے بہت کچھ فرما دیا۔‘‘ (خطابات طاہر (تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت) صفحہ 428)

صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا اس پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط تھے۔ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’اس معاہدہ کی دو نقلیں کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ ...... عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوعبیدہؓ تھے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سُہَیل بن عمرو معاہدہ کی ایک نقل لے کر مکہ کی طرف واپس لوٹ گیا اور دوسری نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 769)

صلح حدیبیہ سے واپسی کے بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ ’’قربانی وغیرہ سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا حکم دیا۔ اس وقت آپؐ کو حدیبیہ میں آئے کچھ کم بیس یوم ہو چکے تھے۔ جب آپؐ واپسی سفر میں عُسفان کے قریب کُرَاعُ الْغَمِیْم میں پہنچے۔‘‘ عُسفَان مکہ سے 103 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور کُرَاعُ الْغَمِیْم، عُسفَان سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ ’’اور یہ رات کا وقت تھا تو اعلان کرا کے صحابہ کو جمع کروایا‘‘ آپ نے ’’اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے اور وہ یہ ہے۔‘‘ سورۃ فتح کے بارے میں۔ ’’اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا‘‘ (الفتح: 2-4) ...... سورۃ فتح کی یہ دو سے چار آیتیں ہیں۔ پھر اسی طرح چلتا ہے اور اٹھائیسویں آیت یہ ہے کہ ’’لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ‘‘ (الفتح: 28) ’’یعنی اے رسول! ہم نے تجھے ایک عظیم الشان فتح عطا کی ہے تاکہ ہم تیرے لئے ایک ایسے دور کا آغاز کرا دیں جس میں تیری اگلی اور پچھلی سب کمزوریوں پر مغفرت کا پردہ پڑ جائے اور تا خدا اپنی نعمت کو تجھ پر کامل کرے اور تیرے لئے کامیابی کے سیدھے رستے کھول دے اور ضرور خدا تعالیٰ تیری زبردست نصرت فرمائے گا...... حق یہ ہے کہ خدا نے اپنے رسول کی اس خواب کو پورا کر دیا جو اس نے رسول کو دکھائی تھی۔ کیونکہ اب تم انشاء اللہ ضرور ضرور امن کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہو گے اور قربانیوں کو خدا کی راہ میں پیش کر کے اپنے سر کے بالوں کو منڈواؤ گے یا کترواؤ گے اور تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ یعنی اگر تم اس سال مکہ میں داخل ہو جاتے تو یہ داخلہ امن کا نہ ہوتا بلکہ جنگ اور خون ریزی کا داخلہ ہوتا مگر خدا نے خواب میں امن کا داخلہ دکھایا تھا۔ اس لئے خدا نے اس سال معاہدہ کے نتیجہ میں امن کی صورت پیدا کر دی ہے اور اب عنقریب تم خدا کی دکھائی ہوئی خواب کے مطابق امن کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب آپؐ نے یہ آیات صحابہ کو سنائیں تو چونکہ بعض صحابہ کے دل میں ابھی تک صلح حدیبیہ کی تلخی باقی تھی وہ حیران ہوئے کہ ہم تو بظاہر ناکام ہو کر واپس جا رہے ہیں اور خدا ہمیں فتح کی مبارک باد دے رہا ہے حتی کہ بعض جلد باز صحابہ نے اس قسم کے الفاظ بھی کہے کہ کیا یہ فتح ہے کہ ہم طواف بیت اللہ سے محروم ہو کر واپس جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے بہت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ایک مختصر سی تقریر میں جوش کے ساتھ فرمایا: یہ بہت بیہودہ اعتراض ہے کیونکہ غور کیا جائے تو واقعی حدیبیہ کی صلح ہمارے لئے ایک بڑی بھاری فتح ہے۔ قریش جو ہمارے خلاف میدان جنگ میں اترے ہوئے تھے انہوں نے خود جنگ کو ترک کر کے امن کا معاہدہ کر لیا ہے اور آئندہ سال ہمارے لئے مکہ کے دروازے کھول دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہم امن و سلامتی کے ساتھ اہلِ مکہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو کر اور آئندہ فتوحات کی خوشبو پاتے ہوئے واپس جا رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ ایک عظیم الشان فتح ہے۔ کیا تم لوگ ان نظاروں کو بھول گئے کہ یہی قریش احد اور احزاب کی جنگوں میں کس طرح تمہارے خلاف چڑھائیاں کر کر کے آئے تھے اور یہ زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی تھی اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آتے تھے مگر آج یہی قریش تمہارے ساتھ امن و امان کا معاہدہ کر رہے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم سمجھ گئے۔ ہم سمجھ گئے۔ جہاں تک آپؐ کی نظر پہنچی ہے وہاں تک ہماری نظر نہیں پہنچتی مگر اب ہم نے سمجھ لیا ہے کہ واقعی یہ معاہدہ ہمارے لئے ایک بھاری فتح ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر سے پہلے حضرت عمرؓ بھی بڑے پیچ و تاب میں تھے۔ چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کی واپسی پر جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سفر میں تھے تو اس وقت مَیں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کچھ عرض کرنا چاہا مگر آپؐ خاموش رہے۔ مَیں نے دوبارہ سہ بارہ عرض کیا مگر آپؐ بدستور خاموش رہے۔ مجھے آنحضرتؐ کی اس خاموشی پر بہت غم ہوا اور میں اپنے نفس میں یہ کہتا ہوا کہ عمر تُو تو ہلاک ہو گیا کہ تین دفعہ تُو نے رسول اللہؐ کو مخاطب کیا مگر آپؐ نہیں بولے۔ چنانچہ مَیں مسلمانوں کی جمعیت میں سے سب سے آگے نکل آیا اور اس غم میں پیچ و تاب کھانے لگا کہ کیا بات ہے؟ اور مجھے ڈر پیدا ہوا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی قرآنی آیت نازل نہ ہو جائے۔ اتنے میں کسی شخص نے میرا نام لے کر آواز دی کہ عمر بن خطابؓ کو رسول اللہؐ نے یاد فرمایا ہے۔ مَیں نے کہا کہ بس ہو نہ ہو میرے متعلق کوئی قرآنی آیت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ مَیں گھبرایا ہوا جلدی جلدی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے آپؐ کے پہلو میں آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ پر اِس وقت ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ فتح کی آیات تلاوت فرمائیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا یہ صلح واقعی اسلام کی فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں یقیناً یہ ہماری فتح ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ تسلی پا کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 770 تا 772) (فرہنگ سیرت صفحہ 200، 243)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے صلح کر لی جس کی وجہ سے صحابہؓ کے اندر اس قدر بے چینی پیدا ہوگئی کہ حضرت عمرؓ جیسا آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم طواف کعبہ کریں گے یا کیا اسلام کیلئے غلبہ مقدر نہیں تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں! حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم نے دب کر صلح کیوں کر لی؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم طواف کریں گے مگر یہ نہیں تھا کہ اسی سال کریں گے۔‘‘ (خطبات محمود جلد 30 صفحہ 220)

حضرت عمرؓ کا یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ بھی چلتا جائے گا۔ اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کروں گا جن کے جنازے پڑھانے ہیں۔ اس میں سے پہلا ذکر مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب کا ہے جو شعبہ زودنویسی کے انچارج تھے۔ چھیاسی 86 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ انہوں نے 1952ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ ان کے بڑے بھائی نے ان کو ریل میں ملازمت دلوائی۔ اس وقت وہاں چیف انجنیئر میر حمید اللہ صاحب جو تھے وہ احمدی تھے۔ الفضل وہاں آیا کرتا تھا اور میر حمید اللہ صاحب تبلیغ بھی کرتے تھے۔ الفضل پڑھ کر یہ احمدی ہوئے۔ بہرحال جب ان کے گھر والوں کو پتہ لگا تو انہوں نے بڑا ڈرایا دھمکایا۔ جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں کہ احمدیت چھوڑ دو لیکن انہوں نے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور احمدیت کو نہیں چھوڑا۔ آخر جب بہت زیادہ خطرہ بڑھ گیا اور گھر بار جو چھوڑا تو وہ اس طرح تھا کہ ان کی والدہ نے انہیں ایک دن رات کو اپنے بیٹوں سے چھپا کر کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ اور یہاں کبھی نہ آنا ورنہ تمہاری جان کو خطرہ ہے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی میں ماسٹرز کیا اور پھر 1958ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1963ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے۔ پھر ملک سیف الرحمٰن صاحب کے ساتھ جو مفتی سلسلہ تھے، افتاء کے دفتر میں ان کی تقرری ہوئی۔ 1967ء میں ان کا تبادلہ زودنویسی کے شعبہ میں ہوا۔ جب مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب انچارج زودنویسی کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ان کی جگہ اپنے پاس زودنویسی کے شعبہ میں رکھ لیا۔ 1985ء تک یہ شعبہ زودنویسی کے انچارج رہے۔ زودنویسی کے دفتر میں آپ کے ذمہ خلیفۃ المسیح کے خطبات، خطابات، پروگراموں کی رپورٹس، دورہ جات کی رپورٹس وغیرہ تیار کرنے کا کام تھا۔ 1978ء میں کسرِ صلیب کانفرنس جو لندن میں ہوئی تھی اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرکت کی تھی اس میں بھی آپ حضورؒ کے ساتھ تھے اور رپورٹ تیار کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوانح فضل عمر کی تیاری میں بھی انہوں نے کافی معاونت کی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کا بڑے احسن رنگ میں ذکر کیا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1983ء میں آسٹریلیا، فجی اور سنگاپور کا دورہ کیا تو ملک یوسف سلیم صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے اور ہجرت کے بعد خطبات کی آڈیو کیسٹس کی کاپیاں تیار کرنے کا کام انہوں نے بہت احسن رنگ میں کیا اور کیونکہ احتیاط کرنی ہوتی تھی تو خود فیصل آباد جا کے کسی گھر میں یہ آڈیو کیسٹ تیار کرتے تھے اور پھر واپس لے کے آتے تھے۔ کچھ سال فیلڈ میں یہ مربی سلسلہ بھی رہے۔ طاہر فاؤنڈیشن میں خطبات طاہر پر کام کرنے کی ان کو توفیق ملی۔ پرائیویٹ سیکرٹری میں شوریٰ کی کارروائیاں لکھنے کی توفیق ملی۔ بہرحال ریٹائرمنٹ

کے بعدری ایمپلائی ہوتے رہے۔ پھرانہوں نے بیماری کی وجہ سے 2013ء میں رخصت لے لی۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی شادی سے ان کی ایک بیٹی پیدا ہوئی اس کے بعد ان کی اہلیہ فوت ہوگئیں۔ پھر دوسری شادی ہوئی جس سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

ان کی بیٹی قدسیہ محمود سردار کہتی ہیں کہ ہمارے ابا نے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا اور ہمیں بھی اس کی بہت زیادہ تلقین کی۔ نمازوں کی سختی سے پابندی کرواتے تھے۔ نماز لیٹ پڑھنے پر ناراض ہوتے۔ تہجد میں بہت گریہ وزاری کرتے تھے۔ قرآن کریم کا ایک پارہ روزانہ پڑھتے تھے اور بیماری میں بھی یہی تھا کہ پوچھتے رہتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا کہ نہیں۔ بڑی فکر تھی ان کو نماز کی۔ خلافت سے محبت اور اطاعت انہوں نے ہم میں کوٹ کوٹ کر بھری۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ کہتے تھے کہ اطاعتِ خلافت میں ہی ساری برکتیں ہیں۔ احمدیت کیلئے بڑی مشکلات برداشت کیں۔ رشید طیب صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ہیں، کہتے ہیں خلافت ثالثہ کے زمانے میں ملک محمد یوسف سلیم صاحب شعبہ زودنویسی میں آ گئے۔ اس شعبہ میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی اور تقاریر وغیرہ کو ضبط تحریر میں لاتے تھے۔ جماعتی اخبار الفضل کیلئے رپورٹیں تیار کرتے تھے۔ نہایت ذمہ داری سے اور منظم اور اعلیٰ طریق پر کام کرنے والے تھے۔ ادبی معیار بھی ان کا نہایت اعلیٰ ہوتا تھا۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ان کو بیرونی قافلوں میں یورپ میں بھی جانے کا موقع ملا۔ بڑی باریک بینی سے اپنا کام کیا کرتے تھے۔ ایک ایک لفظ کو غور وفکر کے ساتھ محتاط ہو کر لکھتے تھے اور دعا کر کے لکھتے تھے کہ کہیں اصل مفہوم سے کوئی فرق نہ رہ جائے اور جب 2013ء میں انہوں نے ریٹائرمنٹ لی ہے تب بھی شوریٰ کی رپورٹ کی تیاری میں اگر کوئی دقت آ رہی ہو تو پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں جب بھی آپ کو بلایا جاتا فوراً تشریف لے آتے اور ہمیشہ اس بات کا اظہار کرتے کہ میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں۔

میرے دماغ میں بھی ہمیشہ ان کے بارے میں یہی تصور ہے کہ ایک پُرسکون شخصیت جو اپنے کام میں مگن ہے اور انہوں نے وقف کا بھی حق ادا کیا۔ خاموشی سے سارے کام کرنے والے تھے۔ کوئی مطالبہ نہیں۔ بڑی سادگی سے رہنے والے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا ذکر مکرم شعیب احمد صاحب واقف زندگی کا ہے جو بشیر احمد صاحب کالا افغاناں مرحوم درویش قادیان کے بیٹے تھے۔ 56 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1987ء میں سلسلہ کی ملازمت اختیار کر لی۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں بطور کارکن اور افسر اور ناظر خدمت بجالاتے رہے۔ انچارج دفتر علیا اور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور ناظر بیت المال خرچ، ناظم وقف جدید مال، افسر جلسہ سالانہ اور صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے طور پر انہیں خدمت کی توفیق ملی۔ ان کا عرصہ خدمت تینتیس سال سے زائد ہے۔ عبادت کی طرف ان کی بھی بڑی توجہ تھی۔ نماز تہجد اور نوافل کی ادائیگی میں بڑی باقاعدگی تھی۔ خلافت کی اطاعت کا بھی اعلیٰ معیار تھا۔ ہمیشہ یہ کہتے تھے جو بھی ہدایت آئے فوری تعمیل کرنی ہے۔ قرآن مجید کا گہرا علم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی کتب کا بھی مطالعہ تھا۔ دینی معلومات بڑی وسیع تھیں۔ ہر موضوع پر تقریر کا ملکہ تھا۔ انتہائی خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ ہر طبقہ کے لوگوں سے پیار اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ ضرورتمندوں اور ماتحتوں کا پورا خیال رکھتے تھے۔ قادیان میں ہر شخص ان کی بڑی تعریف کر رہا ہے۔ بلند حوصلہ اور شکر گزار بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ یہ جلال الدین صاحب نیر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے داماد تھے۔

رفیق بیگ صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان لکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ اٹھارہ سال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور دفتر جلسہ سالانہ قادیان میں خدمت کا موقع ملا۔ آپ اپنے عملی نمونے سے خدمت کرنے والوں کو اپنے ساتھ لے کر چلتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں بھی رات تین چار بجے تک دفتر میں رہتے اور قیام گاہوں کا جائزہ لیتے۔ کہیں کمی بیشی نظر آتی تو فوراً جا کے اس کی درستگی کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا کماحقہ خیال رکھنے کی ہمیشہ ہر کارکن کو تلقین کیا کرتے تھے۔ اگر کسی کارکن سے زیادتی ہو جاتی تو مہمان سے خود معذرت کرتے۔ ان کے بہنوئی نے بھی لکھا ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا میں کبھی کسی سے عداوت نہیں کی۔ وکالت مال تحریک جدید کے ایک انسپکٹر لکھتے ہیں کہ انڈیا کے صوبہ جات کیرالہ، تامل ناڈو میں ان کا پچھتر یوم کا لمبا دورہ تھا۔ اس دوران مَیں بیمار ہو گیا تو میری تیمارداری بھی انہوں نے اس طرح کی جس طرح کوئی والدین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو، اہلیہ کو صبر وسکون عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

اگلا ذکر مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان کا ہے جو 18/مئی کو باون سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ مرحوم جماعت احمدیہ چارکوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا عرصہ خدمت تیس سال پر مشتمل ہے۔ ان کو امیر زون لکھنؤ اور تقریباً ایک سال مبلغ انچارج سرینگر خدمت کی توفیق ملی۔ 2017ء سے وفات تک فُل ٹائم مرکزی قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ قضا میں بڑی مستعدی کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔ درجنوں مقدمات کے فیصلے کیے۔ اپنے ذمہ کاموں کی بڑی فکر رہتی تھی۔ بلکہ جب بیمار تھے اور گذشتہ دنوں ہسپتال میں تھے، ان کو بھی کورونا ہو گیا تھا تو ہسپتال میں بھی کاموں کی فکر رہتی تھی۔ بڑے ملنسار، خوش مزاج، دلیر، معاملہ فہم اور مستعد واقف زندگی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور تین بھائیوں کے علاوہ اہلیہ اور تین بچیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی بچیوں کی بھی حفاظت فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگلا جنازہ ہے، ذکر ہے جاوید اقبال صاحب فیصل آباد کا، جو چھیاسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کے بیٹے طلحہ جاوید لکھتے ہیں کہ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا بابا چکی راکے ذریعہ سے آئی۔ جن کا نام ان کے پیشہ چکی بنانے اور اس کی مرمت کی وجہ سے مشہور تھا۔ گلیوں میں آوازیں لگا کر اپنا کام کیا کرتے تھے اور اس دوران وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار باآواز بلند گنگناتے رہتے تھے تاکہ تبلیغ کے رستے بھی کھلتے رہیں۔ اللہ کے فضل سے باقاعدہ نمازوں کے علاوہ تہجد گزار تھے، تہجد کا التزام کرنے والے تھے۔ گھر والوں کو بھی باجماعت نماز پڑھنے کی تلقین کرتے بلکہ گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کرتے، ساتھ ترجمہ بھی پڑھتے۔ خطبہ سننے کا خصوصی اہتمام تھا۔ تمام گھر والوں کو ساتھ بٹھاتے اور ایم ٹی اے پر خطبہ سنتے۔ خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ 84ء کے حالات کے بعد جب جماعتی آڈیو کیسٹس کے ذریعہ سے خلیفۂ وقت کا خطبہ جماعتوں میں پہنچایا جاتا تھا تو کیسٹ تھیلے میں ڈال کر سائیکل پر گاؤں گاؤں جا کر پہنچایا کرتے تھے اور جب ایم ٹی اے کا آغاز ہوا تو اپنے گھر میں ڈش لگوایا اور لوگوں کو گھر بلا کے خطبہ سنوایا کرتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ امۃ الباسط اور دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر مکرمہ مدیحہ نواز اہلیہ نواز احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کا ہے جو 16/اپریل کو چھتیس سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ گھانا میں ہی تھیں۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے شوہر مربی صاحب لکھتے ہیں کہ شادی کے سولہ سالوں میں خاکسار نے انہیں بے شمار خوبیوں سے مرصع پایا۔ بے حد حوصلہ مند، صبر کرنے والی، ہمدرد اور جذبۂ ایثار سے سرشار خاتون تھیں۔ بہترین ماں اور باوفا بیوی تھیں۔ گھانا میں جہاں بھی موقع ملتا بچوں کی کلاسیں لیتیں۔ اپنے بچوں کو ساتھ بٹھا کر قرآن پڑھاتیں۔ سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتیں اور کسی کی سخت گوئی کا کبھی جواب نہ دیتیں بلکہ برداشت کرتیں اور خاکسار کو بھی برداشت کرنے کا کہتیں۔ دعا کی تلقین کرتی رہتیں۔ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خلافت سے وابستگی کے لیے اکثر بچوں کے ساتھ خلافت کی برکات کا تذکرہ کرتی تھیں۔ ایک غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے فرات صفی عمر تیرہ سال، فیضیہ عمر آٹھ سال، زہراء عمر ایک سال شامل ہیں۔ سب بچے ماشاء اللہ وقف نو میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں ان کے بچوں کے حق میں قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
امن کی روشنی پھیلائے ہر سُو
یہی اک ذریعۂ وصل خدا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
کنارِ عافیت ، حبل متیں ہے
جوارِ رحمتِ خلدِ بریں ہے
خدا نے ہم پہ یہ احساں کیا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

خلافت سے ہے ہر اک کامیابی
خدا کا قرب اس کی ہمکلامی
رہیں جس کے لیے صدیاں ترستی
یہ وہ آئینۂ خالق نما ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

نبوت کا ہے اب فیضان جاری
خدا نے خود ہے یہ نعمت اُتاری
ہے واجب ہم پہ شکرِ ربّ باری
ہمیشہ دَر دُعاؤں کا کُھلا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی د وا ہے

نہ جانا جس نے اِس کا مرتبہ کچھ
نہ حاصل ہو گا اُس کو مرتبہ کچھ
وہی پائے گا اب رُشد و ہدایت
سرِ تسلیم جس نے خَم کیا ہے
ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے

(تنویر احمد ناصر قادیان)

نبیوں کا سردارؐ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

غرباء کے مالوں کی حفاظت

اسلام کی فتح کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے اموال آتے جنہیں آپ مستحقین میں تقسیم کر دیتے۔ ایک دفعہ بہت سا مال آیا تو آپ کی بیٹی فاطمہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یَا رَسُوْلَ اللہ! یہ دیکھئے میرے ہاتھ چکی پیس پیس کر زخمی ہو گئے ہیں اگر آپ مجھے ان اموال میں سے کوئی لونڈی یا غلام دے دیں تو وہ میرا ہاتھ بٹا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! میری بیٹی! میں تم کو لونڈی یا غلام رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں جب تم سونے لگو تو تم تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے زیادہ بہتر ہو گا۔

ایک دفعہ کچھ اموال آئے اور آپ نے اُن کو تقسیم کر دیا۔ تقسیم کرتے وقت ایک دینار آپ کے ہاتھ سے گر گیا اور کسی چیز کی اوٹ میں آ گیا۔ مال تقسیم کرتے کرتے آپ کے ذہن سے وہ بات اُتر گئی سب مال تقسیم کرنے کے بعد آپ مسجد میں آئے اور نماز پڑھائی۔ نماز پڑھانے کے بعد بجائے اس کے کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے جیسا کہ آپ کی عادت تھی یا لوگوں کو اپنی ضروریات کے پیش کرنے یا مسائل پوچھنے کا موقع دیتے آپ تیزی کے ساتھ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایسی تیزی کے ساتھ کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری گردنوں پر کودتے ہوئے آپ اندر کی طرف چلے گئے اور دینار تلاش کیا پھر واپس تشریف لائے اور باہر آ کر وہ دینار کسی مستحق کو دیتے ہوئے فرمایا یہ دینار گر گیا تھا اور مجھے بھول گیا تھا مجھے نماز پڑھاتے ہوئے یاد آیا اور میرا دل اِس خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آ گئی اور لوگوں کا یہ مال میرے گھر میں ہی پڑا رہا تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا اس لئے میں فوراً اندر گیا اور جا کر یہ مال نکال لایا۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ نے صدقہ کو اپنی اولاد کیلئے حرام کر دیا تا ایسا نہ ہو کہ آپ کے اعزاز اور احترام کی وجہ سے صدقہ کے اموال لوگ آپؐ کی اولاد میں ہی تقسیم کر دیا کریں اور دوسرے غریب محروم رہ جائیں۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے صدقہ کی کچھ کھجوریں لائی گئیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے نواسے تھے اور جن کی عمر اُس وقت دو اڑھائی سال کی تھی اُس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً انگلی ڈال کر اُن کے منہ سے کھجور نکالی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں۔ یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے۔

غلاموں سے حسنِ سلوک

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا آپ ہمیشہ وعظ فرماتے رہتے۔ آپ کا یہ ارشاد تھا کہ اگر کسی شخص کے پاس غلام ہو اور وہ اس کو آزاد کرنے کی توفیق نہ رکھتا ہو تو اگر وہ کسی وقت غصہ میں اُس کو مار بیٹھے یا گالی دے تو اُس کا کفارہ یہی ہے کہ اُس کو آزاد کر دے۔

اِسی طرح آپ غلاموں کو آزاد کرنے کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ پھر آپ فرمایا کرتے تھے غلام سے اتنا ہی کام لو جتنا وہ کر سکتا ہے اور جب اس سے کوئی کام لو تو اس کے ساتھ مل کر کام کیا کرو تا کہ ذلت محسوس نہ کرے۔ اور جب سفر کرو تو یا اس کو سواری پر اپنے ساتھ بٹھاؤ یا اس کے ساتھ باری مقرر کر کے سواری پر چڑھو۔ اس بارہ میں آپ اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جو اسلام لانے کے بعد ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ کی اس تعلیم کو اکثر سنتے رہتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے اگر اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کا موقع مجھے نہ مل رہا ہوتا اور حج کی توفیق نہ مل رہی ہوتی اور میری بڑھیا ماں زندہ نہ ہوتی جس کی خدمت مجھ پر فرض ہے تو میں خواہش کرتا کہ میں غلامی کی حالت میں مروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غلام کے حق میں نہایت ہی نیک باتیں فرمایا کرتے تھے۔

معرور بن سویدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ جیسے اُن کے کپڑے تھے ویسے ہی اُن کے غلام کے تھے۔ اِس کی وجہ پوچھی کہ آپ کے کپڑے اور آپ کے غلام کے کپڑے ایک جیسے کیوں ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو اُس کی ماں کا طعنہ دیا جو لونڈی تھی اِس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو ایسا شخص ہے جس میں ابھی تک کفر کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ غلام کیا ہیں؟ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری طاقت کا ذریعہ ہیں خدا تعالیٰ کی کسی حکمت کے ماتحت وہ کچھ عرصہ کے لئے تمہارے قبضہ میں آ جاتے ہیں پس چاہئے کہ جس کا بھائی اُس کی خدمت تلے آ جائے وہ جو کچھ خود کھاتا ہے اُسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اُسے پہنائے اور تم میں سے کوئی شخص کسی غلام سے ایسا کام نہ لے جس کی اُسے طاقت نہ ہو اور جب تم انہیں کوئی کام بتاؤ تو خود بھی ان کے ساتھ مل کر کام کیا کرو۔

اِسی طرح آپؐ فرمایا کرتے تھے جب تمہارا نوکر تمہارے لئے کھانا لائے تو اُس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کم سے کم تھوڑا سا کھانا ضرور کھلاؤ کیونکہ اُس نے کھانا پکا کر اپنا حق قائم کر لیا ہے۔

بنی نوعِ اِنسان کی خدمت کرنے والوں کا احترام

آپؐ اُن لوگوں کا خاص خیال رکھتے تھے جو بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنا وقت خرچ کرتے تھے۔ جب طَے قبیلہ کے لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی اور ان میں سے کچھ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو اُن میں حاتم کی جو عرب کا مشہور سخی گزرا ہے بیٹی بھی تھی، جب اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ ذکر کیا کہ وہ حاتم کی بیٹی ہے تو آپ نے نہایت ہی ادب اور احترام کا معاملہ اُس سے کیا اور اُس کی سفارش پر اُس کی قوم کی سزائیں معاف کر دیں۔

عورتوں سے حسنِ سلوک

عورتوں سے حسن سلوک کا آپ خاص خیال رکھتے تھے آپ نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے ورثہ کا حق قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکے اور لڑکیاں باپ اور ماں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اِسی طرح مائیں اور بیویاں بیٹیوں اور خاوندوں کے ورثہ میں اور بعض صورتوں میں بہنیں بھی بھائیوں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اِسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے۔ اِسی طرح آپ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے خاوند کو حق نہیں کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کر سکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔ عورتوں سے حسن سلوک میں آپ ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ عرب لوگ جو اِس بات کے عادی نہ تھے ان کو یہ بات دیکھ کر ٹھوکر لگتی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بعض دفعہ میری باتوں میں دخل دیتی تو میں اُس کو ڈانٹا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ عرب کے لوگوں نے کبھی عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا کہ وہ مردوں کو اُن کے کاموں میں مشورہ دیں۔ اِس پر میری بیوی کہا کرتی کہ جاؤ جاؤ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اُن کو مشورہ دیتی ہیں اور آپ اُن کو کبھی نہیں روکتے تو تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ اس پر میں اُسے کہا کرتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت لاڈلی ہے اُس کا ذکر نہ کرو، باقی رہی تمہاری بیٹی سو اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اپنی گستاخی کی سزا کسی دن پائے گی۔

ایک دفعہ جب کسی بات سے ناراض ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ دن آپ گھر سے باہر رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور مجھے اِس کی خبر ملی، تو میں نے کہا دیکھو جو میں کہتا تھا وہی ہو گیا۔ میں اپنی بیٹی حفصہؓ کے گھر میں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حفصہ! کیا ہوا؟ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ اُنہوں نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کیلئے گھر میں نہیں آئیں گے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حفصہ! میں تجھے پہلے نہیں سمجھایا کرتا تھا کہ تو عائشہؓ کی نقلیں کرتی ہے حالانکہ عائشہؓ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر پیاری ہے۔ دیکھ آخر تو نے وہی مصیبت سہیڑ لی جسکا مجھے خوف تھا۔ یہ کہہ کر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھردری چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور آپ کے سینہ اور کمر پر چٹائی کے نشان بنے ہوئے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا یَا رَسُوْلَ اللہ! یہ قیصر و کسریٰ کہاں مستحق ہیں اس بات کے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی نعمتیں ملیں مگر وہ تو کس آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کے رسول کو یہ تکلیف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! یہ درست نہیں اِس قسم کی زندگیاں خدا کے رسولوں کی نہیں ہوتیں یہ دنیا دار بادشاہوں کا شغل ہے۔ پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا جو میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ گزرا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری باتیں سن کر ہنس پڑے اور فرمایا عمر! یہ بات درست نہیں کہ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے تو صرف ایک مصلحت کی خاطر کچھ دنوں کیلئے اپنے گھر سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عورتوں کے جذبات کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ نماز میں آپ کو ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تو آپ نے نماز جلدی جلدی پڑھا کر ختم کر دی پھر فرمایا ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تھی میں نے کہا اِس کی ماں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی چنانچہ میں نے نماز جلدی ختم کر دی تا کہ ماں اپنے بچہ کی خبر گیری کر سکے۔

جب آپ ایسے سفر پر جاتے جس میں عورتیں بھی ساتھ ہوتیں تو ہمیشہ آہستگی سے چلنے کا حکم دیتے۔ ایک دفعہ ایسے ہی موقع پر جبکہ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں اور اُونٹوں کی نکیلیں اُٹھالیں آپ نے فرمایا: رِفْقًا بِالْقَوَارِیْرِ ارے کیا کرتے ہو؟ عورتیں بھی ساتھ ہیں اگر تم اس طرح اُونٹ دَوڑاؤ گے تو شیشے چکنا چور ہو جائیں گے۔

ایک دفعہ جنگ کے میدان میں کسی گڑ بڑ کی وجہ سے سواریاں بدک گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھوڑے سے گر گئے اور بعض مستورات بھی گر گئیں۔ ایک صحابی جن کا اُونٹ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتے ہوئے دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور کود کر یہ کہتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دَوڑے ''یَا رَسُوْلَ اللہ! میں مر جاؤں آپ بچے رہیں''۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں رِکاب میں اُلجھے ہوئے تھے آپ نے جلدی جلدی اپنے آپ کو آزاد کیا اور اُس صحابی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا'' مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ۔''

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اُس وقت سب مسلمانوں کو جمع کر کے جو وصیتیں کیں اُن میں ایک بات یہ بھی تھی کہ میں تم کو اپنی آخری وصیت یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرتے رہنا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں اور وہ اُن کو تعلیم دلائے اور اُن کی اچھی تربیت کرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔

عربوں میں رواج تھا کہ اگر عورتوں سے کوئی غلطی ہو جاتی تو اُنہیں مار پیٹ لیا کرتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں ان کو مت مارا کرو۔ مگر عورتوں کی چونکہ ابھی تک پوری تربیت نہیں ہوئی تھی اُنہوں نے دلیری میں آ کر مردوں کا مقابلہ شروع کر دیا اور گھروں میں فساد ہونے لگے۔ آخر حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ آپ نے ہمیں عورتوں کو مارنے سے روک دیا اور وہ بڑی بڑی دلیریاں کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں تو ہمیں اجازت ملنی چاہئے کہ ہم اُنہیں مار پیٹ لیا کریں۔ چونکہ ابھی تک عورتوں کے متعلق تفصیل سے احکام نازل نہیں ہوئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی عورت حد سے بڑھتی ہے تو تم اپنے رواج کے مطابق اُسے مار لیا کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ کسی اشد استثنائی صورت میں مرد اپنی عورتوں کو سزا دیتے، اُنہوں نے وہی پرانا عربی طریق جاری کر لیا۔ عورتوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آ کر شکایت کی تو آپ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا، جو لوگ اپنی عورتوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے یا اُنہیں مارتے ہیں میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ خدا کی نظر میں اچھے نہیں سمجھے جاتے۔ اِس کے بعد عورتوں کے حق قائم ہوئے اور عورت نے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی سے پہلی دفعہ آزادی کا سانس لیا۔

معاویہ القشیری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یَا رَسُوْلَ اللہ! بیوی کا حق ہم پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو خدا تمہیں کھانے کیلئے دے وہ اُسے کھلاؤ اور جو خدا تمہیں پہننے کیلئے دے وہ اُسے پہناؤ اور اُس کو تھپڑ نہ مارو اور گالیاں نہ دو اور اُسے گھر سے نہ نکالو۔

آپ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ آپ ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کیلئے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(324) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق ذاتی کا مطالعہ کیا جاوے تو خدا اور اس کے رسول کی محبت ایک نہایت نمایاں حصہ لئے ہوئے نظر آتی ہے۔ آپ کی ہر تقریر و تحریر ہر قول و فعل ہر حرکت و سکون اسی عشق و محبت کے جذبہ سے لبریز پائے جاتے ہیں۔ اور یہ عشق اس درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دشمن کی ہر سختی کو آپ اس طرح برداشت کر جاتے تھے کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں اور اس کی طرف سے کسی قسم کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی اور بدزبانی آپ کے اندر جوش و غیظ و غضب کی حرکت نہ پیدا کر سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے خلاف ذرا سی بات بھی آپ کے خون میں وہ جوش اور ابال پیدا کر دیتی تھی کہ اس وقت آپ کے چہرہ پر جلال کیوجہ سے نظر نہ جم سکتی تھی۔ دشمن اور دوست، اپنے اور بیگانے سب اس بات پر متفق ہیں کہ جو عشق و محبت آپ کو سرور کائنات کی ذات والا صفات سے تھا اس کی نظیر کسی زمانہ میں کسی مسلمان میں نہیں پائی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی زندگی کا ستون اور آپ کی روح کی غذا بس یہی محبت ہے۔ جس طرح ایک عمدہ قسم کے اسفنج کا ٹکڑہ جب پانی میں ڈال کر نکالا جاوے تو اس کا ہر رگ و ریشہ اور ہر خانہ و گوشہ پانی سے بھرپور نکلتا ہے اور اس کا کوئی حصہ ایسا نہیں رہتا کہ جس میں پانی کے سوا کوئی اور چیز ہو، اسی طرح ہر دیکھنے والے کو نظر آتا تھا کہ آپ کے جسم اور روح مبارک کا ہر ذرّہ عشق الٰہی اور عشق رسول سے ایسا بھرپور ہے کہ اس میں کسی اور چیز کی گنجائش نہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی مُطَاعِہٖ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ واقعی جو ایمان محبت سے خالی ہے وہ ایک کوڑی کے مول کا نہیں۔ وہ ایک خشک فلسفیانہ عقیدہ ہے جس کا خدا کے دربار میں کچھ بھی وزن نہیں۔ اعمال کا ایک پہاڑ جو عشق و محبت سے معرّا ہے محبت کے ایک ذرّہ سے جو اعمال سے خالی ہو وزن میں کمتر ہے۔ مجھے وہ وقت کبھی نہیں بھولتا جب میں نے حدیث میں یہ پڑھا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم جو قیامت کا پوچھتے ہو تو اس کیلئے تم نے تیاری کیا کی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کی تیاری تو زیادہ ہے نہیں مگر ہاں اللہ اور اس کے رسول کی محبت دل میں رکھتا ہوں'' مجھے وہ وقت نہیں بھولا کہ جب میں نے اس شخص کا یہ قول پڑھا اور میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی اور میں اس خوشی کو کبھی نہیں بھولوں گا اور نہ بھول سکتا ہوں کہ جب میری نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے اس جواب پر پڑی کہ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی ''تسلی رکھ تو وہیں رکھا جاویگا جہاں تیرے محبوب لوگ ہوں گے'' ایک اور دوسرے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان کو اس کے محبوب لوگوں کے پاس رکھا جاوے گا۔ میرا یہ مطلب نہیں حاشا وکلا کہ اعمال کے پہلو کو کمزور کر کے دکھاؤں۔ قرآن شریف نے مومن کی شان میں جہاں جہاں بھی ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں لازماً ساتھ ہی اعمال صالح کا بھی ذکر کیا ہے اور یہ بات عقلاً بھی محال ہے کہ محبت اور ایمان تو ہو مگر اعمال صالح کے بجالانے کی خواہش اور کوشش نہ ہو۔ عملی کمزوری ہو جانا ایک علیحدہ امر ہے مگر سنت نبوی کی اتباع اور اعمال صالح کے بجالانے کی خواہش اور کوشش کبھی ایمان سے جدا نہیں ہو سکتے اور جو شخص محبت کا مدعی ہے اور اپنے محبوب کے احکام اور منشاء کے پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ پس میرے اس بیان سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اعمال کی اہمیت کو کم کر کے دکھاؤں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اخلاص و محبت کی اہمیت کو واضح کروں اور اس حقیقت کی طرف اشارہ کروں کہ خشک ملانوں کی طرح آنکھیں بند کر کے محض شریعت کے پوست پر چنگل مارے رکھنا ہرگز فلاح کا راستہ نہیں ہے۔

(325) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ تمہارے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بچپن کی بے پروائی میں قرآن شریف کی کوئی بے حرمتی ہوگئی اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو اتنا غصّہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ نے بڑے غصّہ میں مبارک احمد کے شانہ پر ایک طمانچہ مارا جس سے اس کے نازک بدن پر آپ کی انگلیوں کا نشان اُٹھ آیا اور آپ نے اس غصّہ کی حالت میں فرمایا کہ اسکو اس وقت میرے سامنے سے لے جاؤ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مبارک احمد مرحوم ہم سب بھائیوں میں سے عمر میں چھوٹا تھا اور حضرت صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگیا تھا۔ حضرت صاحب کو اس سے بہت محبت تھی چنانچہ اسکی وفات پر جو شعر آپ نے کتبہ پر لکھے جانے کیلئے کہے اس کا ایک شعر یہ ہے:

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خُو تھا
وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر

مبارک احمد بہت نیک سیرت بچہ تھا اور وفات کے وقت اس کی عمر صرف کچھ اوپر آٹھ سال کی تھی۔ لیکن حضرت صاحب نے قرآن شریف کی بے حرمتی دیکھ کر اس کی تادیب ضروری سمجھی۔

(326) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں نبی بخش صاحب متوطن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں میں نے عرض کیا کہ میں حضور کے واسطے ایک انگوٹھی بنا کر پیش کرنا چاہتا ہوں اسکے نگینہ پر کیا الفاظ لکھے جاویں؟ حضرت صاحب نے فرمایا 'مولا بس' کے الفاظ لکھ دیں۔ چنانچہ میں نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ وہی انگوٹھی ہے جس کا سیرۃ المہدی حصّہ اول کی روایت نمبر 16 میں ذکر گزر چکا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ 'مولا بس' کے الفاظ گویا ایک طرح ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کا ترجمہ ہیں اور اس حالت رضا و فنا کو ظاہر کر رہی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے قلب صافی پر ہر وقت طاری رہتی تھی۔

(327) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُترے ہوئے کپڑوں کو ناک کے ساتھ لگا کر سونگھا ہے۔ مجھے کبھی بھی ان میں پسینہ کی بو نہیں آئی۔ یہ خیال مجھے اس طرح آیا کہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ (خاکسار کی نانی اماں) سے یہ سنا تھا کہ جس طرح اور لوگوں کے کپڑوں میں پسینہ کی بو ہوتی ہے اس طرح حضرت صاحب کے کپڑوں میں بالکل نہیں ہوتی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ظاہری صفائی کے متعلق اسلام میں بڑی تاکید کے ساتھ احکام پائے جاتے ہیں اور غسل کرنے اور کپڑے صاف رکھنے اور خوشبو لگانے کی بہت تاکید آئی ہے۔ کیونکہ علاوہ طبی طور پر مفید ہونے کے ظاہری صفائی کا باطنی صفائی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور روح کی شگفتگی اور بشاشت، جسم کی طہارت اور پاکیزگی سے متاثر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے انبیاء اور مرسلین کو خصوصاً ظاہری صفائی کا بہت خیال رہتا ہے اور وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو نہایت پاک و صاف حالت میں رکھتے ہیں اور کسی قسم کی عفونت اور بدبو کو اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دیتے کیونکہ ان کو ہر وقت خدا کے دربار میں کام پڑتا ہے اور فرشتوں سے ملاقات رہتی ہے جہاں کسی قسم کی بدبودار چیز کو رسائی نہیں ہو سکتی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جمعہ کے دن نماز میں سجدہ کیا کرتے تھے وہاں سے کئی کئی دن تک بعد میں خوشبو آتی رہتی تھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود بہت کثرت کے ساتھ خوشبو کا استعمال فرماتے تھے ورنہ جیسا کہ بعض وقت عوام سمجھنے لگ جاتے ہیں یہ کوئی معجزہ نہیں ہوتا اور نہ کوئی خارق عادت بات ہوتی ہے بلکہ غیر معمولی صفائی اور طہارت کے نتیجہ میں یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان جہاں اور خوبیوں کو کھو بیٹھے ہیں وہاں صفائی اور طہارت کی خوبی سے بھی اِلَّا ماشاء اللہ معرا ہیں اور جن لوگوں کو کچھ تھوڑا بہت صفائی کا خیال رہتا ہے ان کی نظر بھی صرف سطحی صفائی تک محدود رہتی ہے یعنی اوپر کے کپڑے جو نظر آتے ہیں وہ تو صاف رکھے جاتے ہیں لیکن بدن اور بدن کے ساتھ کے کپڑے نہایت درجہ میلے اور متعفن حالت میں رہتے ہیں۔

(328) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے بیان فرمایا کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے حدیث پڑھتا تھا تو ایک دفعہ گھر میں مجھ سے حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ میاں تم آج کل مولوی صاحب سے کیا پڑھا کرتے ہو؟ میں نے کہا بخاری پڑھتا ہوں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب سے یہ پوچھنا کہ بخاری میں نہانے کا ذکر بھی کہیں آتا ہے یا نہیں؟ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نہانے وغیرہ کے معاملہ میں کچھ بے پروائی فرماتے تھے اور کپڑوں کے صاف رکھنے اور جلدی جلدی بدلنے کا بھی چنداں خیال نہ رکھتے تھے اس لئے ان کو متوجہ کرنے کے لئے حضرت صاحب نے یہ الفاظ فرمائے ہوں گے۔

(329) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے تو شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم لاہوری نے اپنے مکان پر حضرت صاحب کو دعوت دی چنانچہ حضرت صاحب ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر مستری محمد موسیٰ صاحب نے حضرت صاحب سے سوال کیا کہ حضور لوگوں میں مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور آپ جب پاخانہ کرتے تھے تو زمین اسے فوراً نگل لیتی تھی کیا یہ درست ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ فضول باتیں ہیں جو یونہی بعد میں لوگوں نے بنالی ہیں اور پھر آپ نے چند منٹ تک اس قسم کے مسئلوں کے متعلق ایک مختصر سی اصولی تقریر فرمائی جس کا ماحصل یہ تھا کہ انبیاء اپنے جسمانی حالات میں دوسرے لوگوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اور خدا کے عام قانون کے باہر ان کا طریق نہیں ہوتا۔ میں اسوقت بچہ تھا مگر یہ باتیں اور اس مجلس کا نقشہ اب تک میرے ذہن میں اسی طرح تازہ ہے۔

(330) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے غصّہ کی حالت میں بھی گالی یا گالی کا ہمرنگ لفظ نہیں سُنا۔ زیادہ سے زیادہ بیوقوف یا جاہل یا احمق کا لفظ فرما دیا کرتے تھے اور وہ بھی کسی ادنیٰ طبقہ کے ملازم کی کسی سخت غلطی پر شاذ و نادر کے طور پر۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت صاحب کسی ملازم کی سخت غلطی یا بیوقوفی پر جانور کا لفظ استعمال فرماتے تھے، جس سے منشاء یہ ہوتا تھا کہ تم نے جو یہ فعل کیا ہے یہ انسان کے شایانِ شان نہیں بلکہ جانوروں کا سا کام ہے۔

(331) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے پچیس سال تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عادات و اطوار اور شمائل کو بغور دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ گھر میں بھی اور باہر بھی میں نے اپنی ساری عمر میں آج تک کامل طور پر تصنع سے خالی سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی کو نہیں دیکھا۔ حضور کے کسی قول یا فعل یا حرکت و سکون میں بناوٹ کا شائبہ تک بھی میں نے کبھی محسوس نہیں کیا۔

(332) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی کسی بچہ کا پہنچہ پکڑ لیا اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے یا بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب کی اس روایت نے میرے دل میں ایک عجیب درد آمیز مسرت و امتنان کی یاد تازہ کی ہے کیونکہ یہ پہنچہ پکڑ کر خاموش ہو جانے کا واقعہ میرے ساتھ بھی (ہاں اس خاکسار عاصی کے ساتھ جو خدا کے مقدس مسیح کی جوتیوں کی خاک جھاڑنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا) کئی دفعہ گذرا ہے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ورنہ ''ہم کہاں بزم شہریار کہاں۔''

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

2005-2006ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، امسال چار نئے ممالک برمودہ، اسٹونیا، بولیویا اور انٹی گوا میں احمدیت کا پیغام پہنچا، 1984ء سے اب تک 94 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا، دوران سال 171 نئی مساجد کی تعمیر ہوئی جبکہ 188 بنی بنائی مساجد جماعت کو ملیں، گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند احمدی مساجد کو شہید کیا گیا اور اب بھی یہ کوششیں جاری ہیں اس کے بالمقابل اللہ کے فضل و کرم سے جماعت کو 14135 مساجد حاصل ہوئیں

مختلف ممالک میں نئی بیعتوں اور نومبائعین سے رابطے، دوران سال مشن ہاؤسز کی تعداد میں 96 کا اضافہ

قرآن کریم کے تراجم و دیگر لٹریچر کی اشاعت عربی، فرنچ، بنگلہ اور چینی ڈیسک، مجلس نصرت جہاں، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ

جماعتی اداروں کی کارکردگی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے بے پایاں فضلوں اور نصرت و تائید کے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز اور ریڈیو کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے پیغام کی تشہیر اور ان کے نیک اثرات،

احمدیہ ویب سائٹ، تحریک وقف نو، ہیومینٹی فرسٹ، احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن وغیرہ جماعتی اداروں کی مساعی کا تذکرہ

اس سال 102 ممالک سے 270 قوموں سے تعلق رکھنے والے 2 لاکھ 93 ہزار 881 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے

مختلف ممالک میں بیعتوں کے ایمان افروز واقعات، بہت سے لوگوں کو رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق ملی

مخالفین کے عبرتناک انجام اور جماعت کی مالی قربانی کے واقعات کا روح پرور بیان

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 46ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر
29 جولائی 2006ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ـ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:19)

آج کے دن اس وقت کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے پورے سال میں جو جماعت پر فضل ہیں اور ان فضلوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بارش ہوئی ہے اُس کا کچھ حد تک ذکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا پورا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ اور اس کیلئے بھی جو مواد اکٹھا کیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ کافی وقت لگ جائے گا۔ پہلے ہی کافی وقت ہو گیا ہے۔ اور آپ لوگ میرا خیال ہے تھکنا بھی شروع ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو اعداد و شمار ہیں اِس میں ایک خاصی بڑی تعداد ہے جس کی دلچسپی ذرا کم ہوتی ہے۔ اِس لئے مَیں بیچ بیچ میں کچھ واقعات بھی سناتا جاؤں گا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ الحمدللہ۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد سے اب تک 94 نئے ممالک احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس سال 4 ممالک شامل ہوئے ہیں۔ مجھے تو ویسے بڑی فکر تھی کہ شاید اس دفعہ ایک آدھ ملک شامل ہو۔ لیکن میں نے پھر بھی وکیل التبشیر صاحب کو کہا تھا کہ جہاں جہاں سے نئے ممالک کی طرف توجہ دی جا رہی ہے ان ملکوں کو کہیں کہ کوشش کریں۔ ایک آدھ بھی ملک شامل ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل فرماتے ہوئے چار ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ الحمدللہ۔ ان میں Estonia، Antigua، Bermuda اور Bolivia شامل ہیں۔

Estonia جرمنی کے سپرد تھا۔ وہاں کے مبلغ منیر منور صاحب گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی۔

Antigua میں جو غرب الہند کا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ ٹرینیڈاڈ کے سپرد تھا۔ ابراہیم بن یعقوب صاحب جو وہاں کے ہمارے مشنری ہیں اور گھانا سے جن کا تعلق ہے انہوں نے وہاں جا کر تبلیغ کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو عیسائی خواتین اور ایک فلسطینی فیملی احمدی ہو گئی۔

پھر Bermuda اور Bolivia میں بھی جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔ یہ کینیڈا کے سپرد تھا اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ملی ہیں۔ اور یہاں مزید تبلیغ کی انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی۔

نومبائعین سے رابطہ

جو پرانے رابطے تھے جو کمزور ہو چکے تھے ان کے بارے میں کوشش ہو رہی تھی۔ Hungary میں جہاں پر کوئی رابطہ نہیں تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں رابطے بحال ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ رجسٹریشن کی کارروائی مکمل ہوئی ہے۔ مالٹا میں، رومانیہ میں، میسیڈونیا میں، ترکی میں۔ پھر Finland میں جماعت ہے۔ وہاں رجسٹریشن کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کمال یوسف صاحب جو ہمارے Scandinavia کے پرانے مبلغ ہیں وہ آج کل وہاں ہیں۔ اپنے طور پر ان کو بھیجا گیا تھا۔ ویسے تو وہ باقاعدہ سروس میں نہیں ہیں۔

اسی طرح نمیبیا، روانڈا، کیمرون، چاڈ اور ایکوٹوریل گنی، یہ سب ممالک ایسے ہیں جہاں رابطے بہت کمزور تھے اور جماعتیں منظم نہیں تھیں۔ اللہ کے فضل سے اس سال کافی حد تک منظم کر دی گئی ہیں۔

ملک وار نئی جماعتوں کا جہاں قیام ہوا ہے ان کی تعداد 945 ہے اور ان نوسو پینتالیس جماعتوں کے علاوہ 589 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 1534 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان میں ہندوستان سرفہرست ہے۔ جہاں 186 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نومبائعین سے بیعتیں کروانے کے بعد انتظامی کمزوری کی وجہ سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ ان کو مَیں نے کہا تھا کہ رابطے بحال کروائیں۔ نئے سرے سے رابطے کریں۔ ان میں جائیں دیکھیں کہ کس حد تک وہ لوگ ابھی تک اپنے آپ کو احمدیت سے منسلک کئے ہوئے ہیں اور اس حق کو جو انہوں نے پہچانا ہے اس پہ قائم ہیں؟ تو اس رابطے کی مہم میں گھانا سرفہرست ہے۔ انہوں نے 317 دیہات کے دو لاکھ سات ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اور تقریباً دو تہائی حصہ میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہو کر فعّال نظام شروع کر دیا گیا ہے۔

پھر بورکینا فاسو ہے۔ اِن کے ہاں بھی دیہاتوں میں دور دراز علاقوں میں جہاں جانا مشکل ہوتا ہے بیعتوں کے بعد پھر رابطے کمزور ہو گئے تھے۔ تو انہوں نے ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار سے رابطے بحال کئے۔

پھر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار رابطے بحال کئے۔

اور پھر آئیوری کوسٹ ہے۔ اس طرح پھر بنگلہ دیش ہے، سیرالیون ہے۔ کافی سارے ممالک ہیں۔ بینن ہے۔ تنزانیہ ہے۔ کینیا ہے۔ ایتھوپیا ہے۔ مالی ہے۔

اِن رابطوں کے سلسلے میں گوائٹے مالا کے قریشی قمر الحق صاحب جو ہمارے مبلغ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بہت ساری بیعتیں یہاں ہوئی تھیں لیکن ان احباب سے رابطہ نہیں رہا تھا۔ ہمارے پاس رابطے کیلئے اُن کے صرف ایڈریس تھے۔ لیکن ان میں سے بھی اکثر و بیشتر تبدیل ہو گئے تھے۔ تو انہوں نے ایک مقامی دوست کی مدد سے پروگرام بنایا کہ ان کو تلاش کیا جائے اور ایک مہم شروع کی۔ کہتے ہیں کہ ایک فیملی کا پتہ لے کر تلاش کرنے کیلئے نکلے اور جب ان کے گھر پہنچے تو پتہ لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سات افراد کا سارا خاندان باقاعدہ احمدیت پر قائم ہے اور گھر میں نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصویر وہاں نمایاں تھی اور اُن کی وفات کا اُن کو پتہ بھی نہیں تھا۔ اور سپینش ترجمہ قرآن بھی وہاں پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تین سال پہلے خود رابطہ کرتے ہوئے مشن میں گئے تھے۔ لیکن مشن بند تھا۔ تو ہم سمجھے کہ مشن بند ہو گیا ہے یا سینٹر بند ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کل رات مجھے خواب آئی کہ کل صبح کچھ مہمان آئیں گے۔ جس دن ہمارے مبلغ اور وفد نے جانا تھا۔ ان کی نشانی یہ بتائی گئی کہ نہ تم ان کو جانتے ہو نہ وہ تمہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ کہتے ہیں صبح اٹھ کر انہوں نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ ذرا جلدی کام ختم کر لو کیونکہ مجھے خواب آئی ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ مہمان آ جائیں۔ کہتے ہیں ہم صبح گیارہ بجے ان کے گھر پہنچ گئے۔ تو وہ کہتے ہیں دیکھو میری خواب کس طرح پوری ہوئی۔ ہمارا اس طرح رابطہ بحال ہوا۔ یہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ شاید مسجد بند ہو گئی ہے۔ اس لئے انہوں نے سوچنا شروع کیا کہ اب ہم اپنے علاقے میں ایک اور احمدیہ مسجد بنا لیں گے۔ اب بھی ان کی یہی سوچ ہے انشاء اللہ بنا لیں گے۔ اب ان کے باقاعدہ پروگرام ہوتے ہیں اور کچھ رابطے بحال ہوئے ہیں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ 359 نئی مساجد ملی ہیں جن میں سے 171 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ اور 188 بنی بنائی ملی ہیں۔

مختلف ممالک میں یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، کینیڈا میں بھی، افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر ہوئی ہیں۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں، انڈونیشیا میں، مشرقی بعید کے ممالک میں بھی اور نائیجیریا وغیرہ میں بھی۔ گھانا میں، نائیجیریا وغیرہ میں مخیر احباب نے خود اپنے طور پر، ذاتی طور

پر مساجد بنوائی ہیں۔ کیمرون، سوازی لینڈ، لیسوتھو اور ایتھوپیا میں جماعت کو اپنی پہلی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ بھی یہاں 53 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ بینن میں اس سال 21 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اور اب اللہ کے فضل سے کُل 251 تعداد ہوگئی ہے۔ نائیجر میں بھی امسال مزید دو مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ (ان اعداد وشمار میں بھی کبھی کبھی نعرہ لگادیں تاکہ لوگ نہ سوئیں)۔ بہرحال ایک لمبی فہرست ہے جس کو مَیں چھوڑتا ہوں۔

گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند مساجد کو شہید کیا گیا تھا اور اب بھی کوشش ہوتی رہتی ہے۔ اب بھی چند دن پہلے یا مہینہ پہلے بھی سیالکوٹ میں ایک مسجد شہید کی گئی یا تالے لگائے اور اپنے خیال میں ان لوگوں نے اسلام کی خدمت کیلئے بہت اہم کام سرانجام دیا۔ تو ان چند مساجد کے عوض اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 14135 مسجدیں بنانے کی توفیق عطا فرمائی یا بنی بنائی مسجدیں ملیں۔

نئے مشن ہاؤسز یا تبلیغی مراکز کا قیام

اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں ان میں بھی اس سال 96 کا اضافہ ہوا ہے جن میں یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ، ایشیا وغیرہ کے ممالک شامل ہیں جو قابلِ ذکر ہیں۔ جہاں مسجدیں تو بن رہی تھیں اور ایک سکیم کے تحت بن رہی ہیں۔ جیسے جرمنی وغیرہ میں ہر جگہ۔ افریقن ممالک میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بڑے عرصہ سے خاموشی تھی۔ جب مَیں دورہ پہ گیا ہوں تو اس وقت اُن کا خیال تھا کہ یہاں بڑا وسیع رقبہ ملنا بڑا مشکل ہے اور بڑا مہنگا ہوگا۔ لیکن بہرحال ان کو میں ساتھ لے کر ارد گرد علاقوں میں نکلا۔ مَیں نے کہا جگہیں دیکھتے ہیں۔ مختلف جگہیں دیکھیں۔ اُن کو بھی ذرا تھوڑی سی توجہ دلائی۔ تو بہرحال اُن کو احساس پیدا ہوا کہ اب ہمیں کچھ کرنا چاہئے۔ کیونکہ زیورک میں جو موجودہ مسجد ہے وہ چھوٹی سی ہے۔ جو اس کا مشن ہاؤس ہے اُس کے کمرے بھی اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ ایک پلنگ آجائے تو کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی۔ اللہ کے فضل سے اب وہاں جماعت بڑھ رہی ہے۔ تو وہاں اب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو زیورک کے ذرا سا باہر تقریباً سات ہزار مربع میٹر پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق دی ہے جس میں پندرہ کمروں اور دو ہال پر مشتمل ایک بلڈنگ بھی بنی ہوئی ہے۔ اور ایک ہال اُس کا قبلہ رُخ ہے جس میں اڑھائی سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ موجودہ مسجد میں تیس، پینتیس نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں بہت ساری روکیں بھی راستے میں آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی نصرت فرماتے ہوئے ساری روکوں کو دُور کر دیا۔ بلکہ مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک پادری نے ہمارے حق میں کونسل کو خط لکھے اور اس علاقے میں جا کر لوگوں کے ایک اجتماع میں ہمارے حق میں بیان دیا کہ مَیں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ اس جماعت سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ کونسل ایک اجلاس بلاتی ہے وہاں ووٹ لیتے ہیں لوگوں سے پوچھتے ہیں، رائے لیتے ہیں، تو پھر جو لوگ موجود تھے اُن میں سے بھی کئی لوگوں نے ہمارے حق میں تقاریر کیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جگہ مل گئی۔ گزشتہ سال ستمبر 2005ء میں جب زمین جماعت کے نام ہوگئی تو عمارت کی مرمت کا کام ایک فرم کو دیا گیا جس کا مالک ایک البانین مسلمان ہے۔ غیر احمدی مولویوں نے (جو ہر جگہ ''نیک کام'' کرنے کیلئے پہنچتے ہیں ناں) اس پر دباؤ ڈالا کہ احمدیوں کی مسجد تعمیر نہ کرو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ تم تو جہنم میں چلے جاؤ گے۔ اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ان کا ایمان ہے۔

جماعت احمدیہ یوکے (UK) کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال شیفیلڈ میں ایک بلڈنگ خریدنے کی توفیق ملی۔ جس کی ہمارے خیال میں جو قیمت تھی اس سے تین حصہ کم قیمت پر یہ جگہ مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تائید لگتی ہے۔ جماعت کا خیال تھا کہ اتنی قیمت میں نہیں مل سکتی مگر ایسی صورتحال پیدا ہوگئی کہ جماعت نے جو بولی دی تھی اُس سے کوئی بڑھا ہی نہیں۔

اسی طرح جامعہ احمدیہ کے قیام کیلئے اس سال میں ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ خرچ کر کے ایک بلڈنگ خریدی گئی جہاں اب جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ اور پھر یہ جلسہ گاہ خریدی گئی تھی۔ خرید تو لی گئی تھی لیکن فکر یہ تھی کہ یہاں علاقے کے لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے جلسہ شاید کچھ سال نہ ہوسکے۔ تو امیر صاحب نے پچھلے سال مجھ سے پوچھا کہ اس سال جلسہ وہاں کریں یا نہ۔ یا پہلے کچھ سال دیکھا جائے، جائزہ لیا جائے، پھر کریں گے۔ تو میں نے اُن کو کہا کہ اللہ کا نام لے کر 2006ء کے جلسہ کی یہاں تیاری کریں تاکہ جو بھی مخالفت ہونی ہے حالات سامنے آجائیں اور جو بلی کا جو جلسہ ہو اُس میں آپ کو سارے حالات کا علم ہو۔ اسکے مطابق پھر آپ نے علاقے کے لوگوں کو جس طرح بھی قائل کرنا ہے کرنے کا موقع مل جائے۔ بہرحال کوششیں کی گئیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس جگہ کے جو پہلے سابقہ مالک Mr Kieth ہیں۔ انہوں نے اس جلسہ گاہ کو اس حالت میں لانے میں ایک تو ہماری مدد کی ہے۔ ہمارے خدام الاحمدیہ کی طرح ہی پورے خاندان نے وقارِ عمل کیا ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ مل ملا کر کونسل کے ساتھ رابطے کر کے ہمارے حق میں بہت راہ ہموار کی اور ابھی تک وہ ہماری مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے پورے خاندان کو بھی جزا دے۔ آجکل بھی جلسے کے دنوں میں پورا خاندان اسی طرح ڈیوٹی دے رہا ہے جس طرح ہمارے احمدی کارکن۔

تراجم قرآنِ کریم

امسال تھائی لینڈ کی زبان تھائی میں ترجمۂ قرآنِ کریم کی دوسری جلد جو گیارہویں پارہ سے بیسویں پارہ پر مشتمل ہے، طبع کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ ہمارے مبلغ اوننگ کرنیا صاحب (اگر میں صحیح تلفظ بول رہا ہوں) کر رہے ہیں۔ ترجمہ کی چیکنگ میں جمعہ خان صاحب اُن کی مدد کرتے رہے۔

اس وقت تک جو تراجم قرآنِ کریم مکمل ہو چکے ہیں اور چیکنگ یا عربی متن کی پیسٹنگ اور طباعت کی تیاری وغیرہ کے مراحل میں ہیں۔ گزشتہ سال ان کی تعداد 21 تھی۔ اس سال ان میں قرغیز ترجمہ کا مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح تعداد 22 ہوگئی ہے۔ مختلف براعظموں کی مختلف زبانوں میں جو ترجمے ابھی تیار کروائے جا رہے ہیں اُن کی تعداد 12 ہے۔

دیگر کتب

دوسری کتب اور فولڈرز جو ہیں یہ بھی مختلف زبانوں میں 74 کے قریب تیار کروائے گئے۔ اور اس طرح کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ سامنے پڑی ہیں۔ سٹالوں پر موجود ہوں گی۔ دورانِ سال بورکینا فاسو کی زبان مورے میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا بھی ترجمہ ہوا۔ اسی طرح رسالہ الوصیت کا نیپالی زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور اب تک رسالہ الوصیت 11 زبانوں میں ترجمہ ہو کر چھپ چکا ہے۔

تفسیرِ کبیر عربی جلد ششم اس سال شائع ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا ہے۔ اور ان کے کافی ساتھی ان کے مددگار تھے۔

پھر قرآنِ کریم کے مشکل الفاظ کی ایک انگلش ڈکشنری جو ملک غلام فرید صاحب کے FiveVolume Commentories میں سے لے کر مرتب کی گئی ہے وہ بھی چھپ گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے اقتباسات کی تین جلدیں Essence of Islam کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ اس سال چوتھی جلد شائع ہوئی ہے۔ اور مواہب الرحمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے یہ شائع کی گئی ہے۔ 'آسمانی فیصلہ' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ 'تذکرۃ الشہادتین' کا فرانسیسی ترجمہ ہو گیا ہے۔ پھر 'فتح اسلام' کا بوسنین زبان میں ترجمہ کروایا گیا ہے۔ 'توضیح مرام' کا جرمن زبان میں ترجمہ کروایا گیا ہے۔ 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوا ہے۔ 'تجلیاتِ الٰہیہ' Divine Manifestation کے نام سے طبع ہوگئی ہے۔ 'القصیدہ' کا یوروبا میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ تحریکِ جدید قادیان کی طرف سے 'ہماری تعلیم' کا نیپالی میں ترجمہ شائع کروایا گیا ہے۔ اسکے علاوہ بہت ساری کتابیں ہیں۔ 'النبوۃ والخلافۃ' (عربی)، 'حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ' (انگریزی) 'شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں' اردو اور انگریزی میں۔ اس میں کچھ ایڈیشن کی گئی ہے۔ اور 'اسوۂ رسولؐ اور خاکوں کی حقیقت' (اردو وانگریزی)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب 'خود کاشتہ پودے کی حقیقت' اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تین خطبات کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

Thr true Islamic concept of Jihad, The national security of Indian muslims and the decisive role of Ahmadiyya Muslim Jama'at, Ahmadiyya Muslim Jama'at and the Palestinian Muslims.

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو لیکچرز ہیں۔ Message of love and brotherhood to Africa اور A message of peace and a word of warning یہ شائع ہوئے ہیں۔ وقفِ نو کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات شائع کروائے گئے۔ خطباتِ طاہر جو عیدین کے ہیں طاہر فاؤنڈیشن نے شائع کروائے ہیں۔ جماعت کا مشاورتی نظام شائع ہوا۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے تحت انوار العلوم کی جلد نمبر 16 شائع ہوئی۔ خدام الاحمدیہ نے خلفاء کے اقتباسات پر مشتمل مشعلِ راہ کی پانچویں جلد شائع کی ہے۔ سیرت حضرت اماں جانؓ شائع ہوئی۔ اور بہت سی کتب طبع ہوئی ہیں۔

نمائشیں

دنیا میں جو مختلف نمائشیں لگتی ہیں۔ 267 نمائشوں کے ذریعہ سے دو لاکھ اکہتر ہزار تک پیغام پہنچایا گیا۔ نائیجیریا میں جماعت کی نمائش کا visit کرتے ہوئے ایک صاحب نے لکھا کہ اگرچہ قبلہ کے والی عرب ہیں لیکن صحیح قرآن اور اسلام پیش کرنے کی ضامن جماعتِ احمدیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور آپ کی مدد فرمائے۔

ایک ڈاکٹر جو فلاسفی میں پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ میں عیسائی ہوں۔ لیکن آپ کی کتب دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات آپ کی جماعت کے ذریعہ ہی مل سکتی ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی جاننے کیلئے میں آپ کی مزید کتب پڑھنا چاہتا ہوں۔

ایک نمائش کے موقع پر ایک عیسائی پادری نے جب 'Review of Religions' کا 1902ء میں جو پہلا ایڈیشن تھا، دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ بہت بڑی بات ہے کہ یہ رسالہ بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں شروع ہوا اور اب تک محفوظ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس علمی خزانے کو آئندہ آنے والے لوگوں کیلئے محفوظ رکھا جائے۔ اگر یہ خزانے نظر نہیں آتے تو مولویوں کو نظر نہیں آتے۔

بکسٹالز

دنیا میں بے تحاشہ بک سٹالز، بک فیئرز لگے۔ 2422 بکسٹالز اور 63 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

رقیم پریس وافریقن ممالک کے پریس

رقیم پریس جو یہاں کام کر رہا ہے۔ اس کے تحت افریقہ کے چھ ممالک گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں۔ جن میں بے تحاشا کام ہو رہا ہے۔ دو نئے پریس بھی اس سال لگانے کیلئے یہاں سے مشینیں بھجوا دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک بورکینا فاسو میں، جہاں پہ فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔ اور دوسرا کینیا میں۔ انشاء اللہ یہ بھی جلد کام شروع کر دیں گے۔ اس طرح یہ جو اشاعتِ لٹریچر کا کام ہے جو مسیح ومہدی کا ایک اہم کام ہے۔ اس کے تحت اب یہ آٹھ چھاپہ خانے یا پریس ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی لگیں گے۔ گھانا میں پریس کی ایک نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔ اسی طرح تنزانیہ، گیمبیا وغیرہ میں بھی۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے انچارج مومن طاہر صاحب ہیں۔ امسال ان کو اللہ کے فضل سے چھ مزید کتب شائع کرنے کی توفیق ملی۔ مواھب الرحمان۔ تفسیرِ کبیر کی چھٹی جلد کا عربی زبان میں ترجمہ۔ دیباچہ تفسیر القرآن کا عربی ترجمہ، السیرۃ المطھرۃ، النبوۃ والخلافۃ، المؤامرۃ الکبریٰ۔ اسکے علاوہ اور بہت ساری کتابیں ہیں۔ جن کا مصطفی ثابت صاحب اور حسین قزق صاحب، منیر ادلبی صاحب وغیرہ ترجمہ کر رہے ہیں اور کچھ ہو چکے ہیں۔

ایک عیسائی پادری نے ایک عربی چینل پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراضات پر مبنی ایک پروگرام پیش کیا اور چیلنج دیا کہ کسی کے پاس اسکا جواب ہو تو سامنے آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مصطفی ثابت صاحب کو اس چیلنج کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ان کے جواب کی ریکارڈنگ کروائی گئی۔ جو ایم ٹی اے پر ایک سے زائد دفعہ نشر ہو چکی ہے۔ یہ جواب جو ہے اَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کے نام سے کتابی شکل میں بھی شائع ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے الازھر والوں کو جو مصر میں بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے۔ ان اعتراضات کا جواب لکھنے کیلئے دوسرے مسلمانوں نے جو عرب ملکوں کے رہنے والے ہیں، بہت زور دیا کہ اسکا جواب دیں۔ لیکن انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اب جبکہ مصطفی ثابت صاحب نے یہ ردّ لکھا ہے تو الازھر والوں نے اسے اپنی طرف سے رسمی جواب کے طور پر لے لیا ہے اور اپنے اخبار میں قسط وار شائع کر رہے ہیں۔ بہرحال انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔

عیسائیت کے حملے کے جواب کے follow up کے طور پر عیسائی عقائد اور خیالات کو ردّ کرنے کیلئے عربی زبان میں ہر ماہ تین روز ایم ٹی اے پر ایک Live پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر قائم ہوا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں emails آ رہی ہیں۔ لوگ جذباتی رنگ میں جماعت کے اس اقدام کو سراہتے ہیں اور ریکارڈ کر کر کے پروگرام دے رہے

ہیں۔ یہ پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِرُ کے نام سے آتا ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست ناصر علی صالح صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے کہ آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کیا ہے اور عیسائی ضَآلِّیْن اور مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ اور صَابِئِیْن کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ ایسے پروگرام مزید بھی پیش کریں۔ ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے مخصوص کردیں۔ یہ کام جلدی کردیں تا اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ثابت ہوسکے۔

سعودی عرب سے ایک غیر از جماعت خاتون نے اس پروگرام کے دوران فون پر کہا کہ میں روزانہ تہجد میں رو رو کر دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا! ٹھیک ہے ہم کمزور ہیں، ہم بے عمل ہیں، لیکن مسئلہ تیرے نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ کیا عالمِ اسلام میں کوئی ایک بھی عالم ایسا نہیں رہا جو اس پادری کا منہ بند کرے۔ آج اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِرُ میں جواب سن کر میری عجیب کیفیت ہے۔ یقیناً میرے خدا نے میری تہجد کی دعائیں سن لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

دبئی کے ایک شخص نے اس پروگرام کے دوران بات کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ کوئی عربی چینل اس کے جواب کی اجازت نہیں دے گا۔ لیکن ان کی توقع کے خلاف ایم ٹی اے میدان میں آگیا۔

کہتے ہیں بہت سے مسلمانوں نے لکھا کہ یہ پروگرام دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آگئے۔ کسی نے کہا کہ خدا کی قسم آپ ہماری مدد کو آئے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد اور راہنمائی فرمائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

کسی نے لکھا ہے کہ ہمیں آپ کا قرآنِ کریم کی تفسیر کرنے کا انداز بہت پسند آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے عرب دنیا میں احمدیت کا بہت تعارف ہوا ہے۔ اُس عیسائی کی اس کوشش سے جو اسلام کو بدنام کرنے کیلئے تھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے راستے کھول دیئے ہیں۔

عبدالسلام محمد جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، اندازِ بیان نہایت مہذب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے۔ کیونکہ آپ نے دینِ اسلام کے خلاف شبہات کا رد کر کے ہمارے دلوں کو خوش کردیا ہے۔ ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں۔

لکھتے ہیں کہ افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔ رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ ان کا سارا اسلام فروعی اسلام، داڑھی اور نقاب وغیرہ میں اور جن بھوت اور ٹونے ٹوٹکے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔ اس بارے میں یہ لوگ ایک دوسرے کے موٴقف کے برعکس فتوے دیتے اور امّت کو مزید بانٹتے ہیں۔

پھر الجزائر سے ایک دوست نے لکھا: مَیں ان پروگراموں کو خود ریکارڈ کر کے آگے لوگوں میں پھیلاتا ہوں تاکہ وہ بھی عیسائیت کے مقابلہ کیلئے اسلحہ سے لیس ہو جائیں۔

ایک بڑی عمر کے غیر از جماعت دوست نے پروگرام میں فون پر کہا: مَیں نے آپ کے خلاف بہت پڑھا ہے۔ لیکن آج میں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ دنیا جو مرضی کہتی پھرے لیکن اسلام یہی اسلام ہے اور اصل مسلمان یہی جماعت ہے۔

آئر لینڈ سے ایک عراقی دوست نے کہا: میری بیوی آئرلینڈ کی ہے۔ اسکی ماں راہبہ ہے۔ ایک دن اس پروگرام کا میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ ان کو سنا رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں مسلمان تو نہیں ہوں گی۔ لیکن آج کے بعد میں ایمان لاتی ہوں کہ اللہ ایک ہے۔

اِس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری عبدالمسیح کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں ہر بار گھنٹے سے بھی زیادہ مسلسل گفتگو کی گئی۔ اس پادری کی کئی ایک تصانیف بھی ہیں۔ اور مصر میں عیسائیت پھیلانے کے لحاظ سے بھی کافی مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر بھی اتمامِ حجت کرنے کی توفیق بخشی جسکی وجہ سے کئی عیسائیوں نے بھی جوش میں آکر فون کئے اور بعض نے کہا کہ اس پادری کو جواب دینے کا طریق نہیں آتا وغیرہ۔ آخر لاجواب ہوگیا اور راہِ فرار اختیار کی کہ میں آئندہ آپ سے گفتگو نہیں کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود عیسائیوں کی اس پروگرام میں شرکت جاری ہے۔

عربی کی ویب سائٹ بھی اللہ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے اور کام کر رہی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں عبدالغنی جہانگیر صاحب کام کرتے ہیں۔ اِن کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمانی کا کام جاری ہے۔ اور قرآنِ کریم کا اور مختلف کتابوں کا فرنچ زبان میں ترجمہ کا کام کر رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک میں فیروز عالم صاحب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ساٹھ مجالسِ سوال و جواب کے ترجمے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ریکارڈ کرتے ہیں۔ میرے خطبوں کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ٹھیک کر کے دیا جاتا ہے۔ اور بنگلہ دیش میں جب مخالف حالات پیدا ہوئے ہیں تو اس بارے میں بھی انہوں نے لوگوں سے رابطے کئے ہیں۔

چینی ڈیسک ہے جس کے انچارج عثمان چینی صاحب ہیں۔ انہوں نے چینی ترجمہ قرآن کے علاوہ جو مختلف کتابیں شائع کی ہیں اُن کی تعداد 14 ہوگئی ہے۔ احمدیت کے تعارف میں انہوں نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اور ایک چینی زبان کی کیٹلاگ بنائی ہے۔

مجلس نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 34 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے باہر سے گئے ہوئے 33 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اِسکے علاوہ 11 ممالک میں 494 ہائیر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔ اور اس سال کینیا میں شیانڈا کے مقام پر نئے ہسپتال کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ فرنچ ممالک میں ڈسپنسریوں کی منظوری دی گئی تھی۔ وہاں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ Benin وغیرہ میں اور ایسٹ افریقہ میں کینیا میں بھی کچھ پرائمری سکولوں کا پروگرام بن چکا ہے۔ انشاء اللہ شروع ہو جائیں گے۔ زیمبیا میں پہلے سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اِن ہسپتالوں کے بارے میں مریضوں کے تاثر یا علاج کس طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح نصرت فرماتا ہے اور ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھتا ہے۔ اس بارہ میں کینیا سے ڈاکٹر محمد اکرام لکھتے ہیں کہ ہمارے کلینک پر ایک ایسے مریض کو لایا گیا جسے ہرنیا کی تکلیف تھی۔ اِس کا علاج صرف اپریشن ہے۔ خاکسار کے پاس اپریشن تھیٹر کی سہولت تو موجود نہیں ہے۔ عام ٹیوب لائٹ کی روشنی میں اس کا آپریشن کیا اور آپریشن کامیاب ہوگیا جس کی وجہ سے کلینک کی بہت مشہوری ہوئی۔ یہ بوہرہ کمیونٹی کا مریض تھا۔ اب بوہرہ کمیونٹی کی بہت ساری فیملیاں یہیں سے علاج کرواتی ہیں۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ایک بچی جو تقریباً چھ ماہ کی تھی اور ذہنی طور پر معذور پیدا ہوئی تھی۔ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ بچی کے والدین نے مختلف child specialist کو دکھایا۔ وہ نیند آور دوائیاں دے دیتے تھے تاکہ سوئی رہے۔ اور اُسکے بعد پھر بچی اُسی طرح شور مچاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ بچی کے والدین اُس کو میرے کلینک میں لائے۔ اُن کو مَیں نے ہومیوپیتھی دوائی دی۔ تو اللہ کے فضل سے پندرہ دن میں بچی بالکل ٹھیک ہوگئی اور اس کا علاقے میں بڑا اثر ہے۔

ڈاکٹر ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ کی ٹانگ پر آٹھ سال سے زخم تھا۔ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ انگلینڈ سے امریکہ سے بھی علاج کروایا تھا لیکن آرام نہیں آتا تھا۔ ہومیوپیتھی کے ساتھ ایلوپیتھی دوائی بھی دی اور کہتے ہیں کہ مَیں نے اللہ کے حضور دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں میں وہ زخم ٹھیک کردیا اور پھر مکمل طور پر ٹھیک ہوگیا۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ، فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

اللہ کے فضل سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی نئی عمارت بن گئی ہے۔ اور باقاعدہ تمام نئی سہولیات پوری طرح اُس میں میسر ہوں گی۔ اُسکے علاوہ اِسکے بنانے میں جماعتِ احمدیہ امریکہ نے بڑی مالی معاونت کی ہے۔ جو لوگ بھی اِس میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے۔ کہتے ہیں کہ اس کیلئے جماعت میں ہم نے تحریک کی۔ اُس میں 97 فیصد احباب نے حصہ لیا۔ کسی جگہ پچانوے فیصد احباب نے حصہ لیا۔ کسی نے کہا کہ باقی جو کمی رہ گئی ہے وہ مَیں پوری کردوں گا۔ کسی نے یہ کہا کہ فی کس جتنا حصہ آتا ہے مَیں دوں گا۔ وہ گئے اور اپنے بیوی بچوں سمیت اُس حساب سے چیک کاٹ کر لے آئے۔ ایک جگہ دوست لینے گئے تو انہوں نے ایک ہزار ڈالر کا چیک کاٹا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک صفر کا اور اضافہ کر دیں۔ تو انہوں نے بغیر کسی حیل وحجت کے دوسرا چیک نو ہزار کا فوری طور پر کاٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے جنہوں نے اس مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن سیل

پریس اینڈ پبلیکیشن کے انچارج آجکل سید محمد عارف ناصر ہیں۔ بیس، اکیس سال تک مرحوم چوہدری رشید احمد صاحب نے اس میں کام کیا ہے اور اللہ کے فضل سے خوب نبھایا۔ اور اس کے علاوہ بچوں کی کتابیں لکھنے کا بھی کام کرتے رہے۔ رابطے بھی اُن کے بڑے وسیع تھے۔ اُن کی وفات پر یہاں بھی مختلف اخباروں نے اور ہندوستان میں بھی اخباروں نے لکھا۔ اُن کی خدمات اللہ تعالیٰ کے فضل سے قابلِ ذکر ہیں جو اِس عرصے میں انہوں نے کیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ اب یہ کام ناصر صاحب کر رہے ہیں اور اُن کے ساتھ سات افراد کی ٹیم ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا اب جو ایک سیٹلائٹ کا نیا معاہدہ ہوا ہے اس میں اب افریقہ وغیرہ کے ممالک میں بہت چھوٹی ڈش سے ایم ٹی اے سنا جا سکتا ہے۔ پہلے دو سیٹلائٹس کے ساتھ معاہدہ تھا اب ایک کے ذریعہ سے ہوگیا ہے اور اچھی کوریج ہوگئی ہے اور شرائط بھی بہتر ہیں۔

اسی طرح ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل ٹرانسمیشن کا آغاز بھی ہوگیا ہے۔ اور آٹھ زبانوں میں بیک وقت نشریات کی سہولت موجود ہے۔ نیوزی لینڈ سے تو بڑی اچھی response آئی ہے کہ ہمیں اِس کا بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔ پہلے ڈیجیٹل ٹرانسمیشن تو شروع ہوگئی تھی لیکن اب ایم ٹی اے انٹرنیٹ پر بھی آنے لگ گیا ہے اور اِسکا بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔ بعض ایسی جگہوں پر جہاں ڈش نہیں لگ سکتی وہاں یہ سنا جا رہا ہے۔

اِسی طرح اِس سال قادیان سمیت دنیا کے تقریباً پانچ، چھ ممالک سے میرے دورے کے دوران ایم ٹی اے کی براہِ راست نشریات خطبہ جمعہ کے دوران سنی گئیں۔ یہ بھی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے۔

پاکستان سے ایک مربی صاحب لکھتے ہیں کہ پچھلے دنوں خاکسار کو اپنے دو مربی ساتھیوں کے ساتھ تربیتِ نومبائعین کے سلسلہ میں وادیِ سوات میں مینگورا اور بشام جانے کا موقع ملا۔ کہتے ہیں رات کو ایک ہوٹل میں رہنا پڑا۔ ہوٹل کے ملازم نے چینل تبدیل کیا تو ایم ٹی اے آگیا۔ ہم نے کہا کہ یہ لگا رہنے دو۔ ہوٹل والا کہنے لگا کہ ہم تمام ہوٹل والے اس چینل کو روزانہ دیکھتے ہیں اور ہمیں یہ بہت پسند ہے۔ اس طرح الیوری میں ایک اور صاحب جو سابق ڈی ایس پی ہیں۔ اُن کا بیٹا ہے وہ ملے۔ وہ کہنے

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(سورة آل عمران: 32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ہَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الْجٰہِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(سورة الفرقان: 64)

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں
اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

لگے کہ میں اپنے دوستوں کو خطبہ جمعہ ضرور سنواتا ہوں۔ تو ایسے علاقوں میں جہاں مخالفت بھی ہے اور ہمارا پیغام صحیح طرح پہنچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پیغام پہنچوا رہا ہے۔

اِس سال ایم ٹی اے کے علاوہ جو دیگر ٹیلی ویژن اور ریڈیو پروگرام ہیں اُن کے ذریعہ سے مختلف ممالک میں ایک ہزار دو سو تینتالیس (1243) ٹی وی پروگرام دکھائے گئے جو پانچ سو آٹھ (508) گھنٹے پر مشتمل تھے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ سات کروڑ افراد تک اُن کو سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اس طرح سات کروڑ افراد تک پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ اور ریڈیو پروگرام بھی بارہ ہزار دو سو انچاس (12249) گھنٹے پر مشتمل ہیں۔ اور اِس کے ذریعہ سے بھی جماعت کو پانچ کروڑ افراد تک پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملا۔ بورکینا فاسو میں تو باقاعدہ انتظام ہے۔ ہمارا ریڈیو چلتا ہے۔ بڑا اچھا سنا جاتا ہے۔

ایک خاتون جو احمدی نہیں ہیں لیکن اسلام سے بڑی سچی محبت رکھتی ہیں۔ پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں۔ انہوں نے نماز وغیرہ ہمارے احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے سیکھی۔ ایک دن ہمارے ریڈیو سٹیشن پر آئیں اور کہنے لگیں کہ پہلے تو مجھے کچھ بھی نہیں آتا تھا۔ نہ نماز، نہ قرآن۔ مگر ایک سال مسلسل ریڈیو سننے کے بعد اب میں نے نماز بھی سیکھ لی ہے اور قرآن کی کئی سورتیں بھی یاد کر لی ہیں۔

پھر سَوَادَوْ غَوْ اِدْرِیْس صاحب نو احمدی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ریڈیو سٹیشن کی نشریات تو یوں اُن کی زندگی کا حصہ بن گئی ہیں جیسا کہ وہ سانس لیتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں۔ کہنے لگے کہ بیعت سے پہلے وہ بہت سے دوسرے مُلّاؤں کی کیسٹس خرید کر سنا کرتے تھے۔ مگر جب سے ریڈیو کے ذریعہ مجھے حقیقی روشنی نصیب ہوئی ہے مَیں نے تمام کیسٹوں کو خیر باد کہہ دیا ہے۔

مریم نامی ایک خاتون جو احمدی تو نہیں لیکن ایک دن وہ ہمارے ریڈیو سٹیشن آئیں اور کہنے لگیں کہ بوبو جو شہر ہے جہاں ریڈیو سٹیشن ہے۔ اس کے علاوہ ساتھ ایک دوسرا شہر بنفورہ (Banfora) ہے کیا وہاں بھی ریڈیو اسلامک احمدیہ کی آواز پہنچتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ تو بہت دُور ہے۔ وہاں اس کی نشریات نہیں جارہیں۔ یہ اُس علاقے کو cover نہیں کرتا۔ تو کہنے لگیں کہ میرا ارادہ اُس جگہ جا کر آباد ہونے کا تھا۔ لیکن اگر آپ کا ریڈیو وہاں تک نہیں جاتا تو مَیں پھر اپنا پروگرام ملتوی کرتی ہوں اور اب مَیں یہیں رہوں گی تا کہ مجھے ریڈیو اسلامک احمدیہ سننے کا موقع ملتا رہے۔

ڈنمارک کے اخبار میں جب توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت ہوئی اور جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر خطبات کا سلسلہ شروع کیا تھا تو امیر صاحب بورکینا فاسو کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے یہ خطبات لوکل زبان میں ترجمہ کر کے اپنے ریڈیو پر نشر کئے۔ ان خطبات کو سن کر ایک عیسائی شخص نے کہا کہ اگرچہ مذہباً عیسائی ہوں۔ لیکن جس عمدہ انداز سے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کو ملا ہے اِس سے میرا دل اسلام سے قریب ہوا ہے۔ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر آج مجھے دکھائی گئی ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو خدا کی قسم اسلام جیسا مذہب دنیا میں کوئی نہیں۔ کہتے ہیں اِن کے گرد بہت سے مسلمان بیٹھے تھے۔ اس عیسائی نے کہا کہ آج اگر مَیں عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں تو سوائے احمدیت کے مَیں کہیں اَور نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ جب بھی اِن کا پیغام سنا ہے دل ہمیشہ مطمئن ہوا ہے۔ مولویوں نے اُن کو اتنا پکا کیا ہوا ہے کہ جو مسلمان اُن کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے کہا احمدیت تو عیسیٰ علیہ السلام کو مارتی ہے آپ کیسے اُن کو سچا مان رہے ہیں؟ اُس نے کہا کہ جو کچھ آج مَیں نے سن لیا ہے اِس نے میرے دل کو پھیرا ہے۔ اِس سے قبل مَیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور ہمیشہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو terrorist سمجھتا تھا۔ آج کے پروگرام نے مجھے حقیقی چہرہ دکھایا ہے اور میرا دل بدل دیا ہے۔

پھر بورکینا فاسو سے ایک معلم زارح الیاس صاحب لکھتے ہیں۔ ایک دن ریڈیو کے ڈائریکٹر نے اُن کو کہا کہ بہت سے لوگ آ کر آپ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کیونکہ آپ کا پروگرام مستقل چل رہا ہے اور لوگ بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں اور بعض لوگ احمدیت میں داخل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ اس پر معلم صاحب نے کہا کہ میں اِس وقت ریڈیو اسٹیشن پہ ہوں۔ جو بھی مجھے ملنا چاہتا ہے وہ ریڈیو اسٹیشن آ جائے۔ تو سب سے پہلے ایک بڑی فیملی کے سربراہ پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چھ ماہ سے آپ کا پروگرام سن رہا ہوں۔ میرا دل مطمئن ہے اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اِس کے علاوہ بعد میں پھر اور آدمیوں نے رابطہ کیا۔

اِسکے علاوہ دوسرے ملکوں کے جو مختلف اخبارات ہیں ان میں بھی جماعت کے متعلق خبریں آتی رہتی ہیں۔ اور جماعت کے انٹرفیتھ وغیرہ کے بارے میں جو مختلف پروگرام ہوتے ہیں اور بین المذاہب کی جو کانفرنس وغیرہ ہوتی ہے، اُس کی خبریں یہ اخبار شائع کرتے ہیں جس سے احمدیت کا اس علاقے میں اِن ملکوں میں کافی حد تک تعارف ہو جاتا ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

پھر alislam کے نام سے احمدیہ ویب سائٹ جو ہے اُس میں بھی سارے خطبات ہیں۔ ہر ہفتے نشر کئے جاتے ہیں۔ 170 کتابیں آن لائن آ گئی ہیں۔ تفسیرِ کبیر، تفسیرِ صغیر، حقائق الفرقان اور تعلیم فہم القرآن وغیرہ اُن میں شامل ہیں۔ حضرت مصلح موعود کے خطبات، انوار العلوم اور اس طرح بہت ساری دوسری کتابیں، دیباچہ تفسیر القرآن، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ترجمۃ القرآن کلاسز اور جو مختلف جماعتی رسائل ہیں، یہ ساری چیزیں ویب سائٹ پہ موجود ہیں۔

تحریک وقفِ نَو

تحریک وقفِ نو جو ایک عظیم تحریک تھی اور ہے اور جس کے پکے پھل انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چند سالوں میں جماعت کو نظر آئیں گے اور اُن کے نتائج بھی انشاء اللہ نظر آئیں گے۔ اللہ کے فضل سے اس سال واقفینِ نو کی تعداد میں تین ہزار ایک سو اسّی (3180) کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اب واقفینِ نو کی تعداد تینتیس ہزار ایک سو نوے (33190) ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد اکیس ہزار چھ سو بیاسی (21682) اور لڑکیوں کی تعداد گیارہ ہزار پانچ سو آٹھ (11508)۔ اِس طرح یہ جو دو اور ایک کی نسبت ہے وہ ابھی تک تقریباً قائم ہے۔ اِس میں سے زیادہ تعداد پاکستان کے واقفینِ نو کی ہے جو بیس ہزار دو سو ستر (20,270) ہے۔ اور ان میں بھی پاکستان میں ربوہ میں سب سے زیادہ چھ ہزار ایک سو سینتالیس (6147) ہیں۔ جبکہ بیرونِ پاکستان بارہ ہزار نو سو بیس (12920) ہے اُس کے علاوہ دوسرے نمبر پر پھر انڈیا ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ انگلستان ہے۔ انڈونیشیا ہے۔

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق

اللہ تعالیٰ ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق کا جو موقع جماعت کو دے رہا ہے۔ اِس میں بھی اِس سال یو کے میں 31 ڈسپنسریز سے 37,412 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ یہ تعداد تو بہرحال مجھے کم لگتی ہے۔ پوری طرح رپورٹس نہیں آئیں۔ اللہ کے فضل سے اِس سے بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ ربوہ میں ڈاکٹر وقار بسرا صاحب کی نگرانی میں جو طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اِس کے مطابق کل ایک لاکھ اکیس ہزار تین سو نوے (1,21,390) مریضوں کا علاج کیا گیا جس میں اکتالیس ہزار پانچ سو ساٹھ (41560) غیر از جماعت لوگوں کا علاج کیا گیا۔ اور اِن میں مختلف جگہوں کے اور مختلف طبقات کے پڑھے لکھے لوگ بھی تھے۔

ہومیوپیتھی کے علاج کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ شفا کے عجیب عجیب نظارے دکھاتا ہے۔ مبلغ انچارج سپین لکھتے ہیں کہ پیدرو آباد جماعت کی ایک خاتون پر شدید برین ہیمرج کا حملہ ہوا اور سارا جسم مفلوج ہو گیا۔ ڈاکٹرز علاج کر رہے تھے۔ لیکن بہتری کی بجائے حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ تیسرے دن ڈاکٹروں نے تقریباً جواب دے دیا تو انہوں نے یہاں فون کیا۔ اور ہماری ہومیوپیتھی ڈسپنسری سے دوائی لی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک خوراک ہی کھلائی تھی کہ صبح ہونے تک پہلے ٹانگوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ ڈاکٹرز چیک کر کے حیران رہ گئے۔ اور پھر استعمال سے اللہ کے فضل سے مریضہ خود چلنے کے قابل ہو گئی ہیں۔

پھر اولاد کی نعمت سے محروم بعض لوگوں کو اِس سے بڑا فائدہ ہوا۔ اور اِس طرح اللہ کے فضل سے اس سے بھی جماعت کا نام دنیا میں متعارف ہو رہا ہے۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

جماعت اللہ کے فضل سے نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد میں بھی کافی کام کر رہی ہے۔ اور مختلف جگہوں پر ہسپتالوں کے ذریعہ سے بھی اور کیمپوں کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ بورکینا فاسو میں آنکھوں کے آپریشن کیلئے کیمپ لگایا گیا۔ انہوں نے پہلے ایک مہینے میں 100 کی اجازت لی تھی۔ لیکن اللہ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا اور موتیا کے 205 مریضوں کے آپریشن کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ جو مریض آپریشن کروا کے جاتے ہیں اُن کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ایک معمر آدمی جس کی تقریباً پندرہ، بیس سال سے نظر بند تھی۔ آپریشن کے بعد جب اُس کی نظر بحال ہوئی تو ہر ایک سے کہہ رہا تھا کہ اُس کا خیال تھا کہ اب موت تک وہ اِس طرح اندھا رہے گا۔ لیکن اب آپریشن کے بعد وہ دیکھ سکتا ہے، ہر رنگ دیکھ سکتا ہے۔ وہ لوگوں کو بلا بلا کے کہہ رہا تھا کہ دیکھو یہ فلاں رنگ ہے، فلاں رنگ ہے اور اُس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

Leo region کے ایک گاؤں Firdo میں ایک پندرہ سالہ لڑکا بینائی سے محروم تھا۔ جب آپریشن کے بعد یہ Leo شہر پہنچا تو رات کا وقت تھا۔ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ اور ضد یہ تھی کہ ابھی میں اپنے گاؤں واپس جاؤں گا۔

پھر Dori region کی ایک لڑکی کا آپریشن ہوا۔ تھوڑا تھوڑا جب اُس کو نظر آنے لگا تو اُس نے پوری آنکھیں کھولیں اور خوشی سے کانپتے ہوئے اپنے باپ کو بتایا کہ دیکھیں اب میں صاف دیکھ سکتی ہوں۔

ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity first)

Humanity first کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمتِ انسانیت کا کام ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے 19 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ حال ہی میں UNO نے بھی اِس کو اپنے اداروں میں رجسٹرڈ کر لیا ہے۔ اِس سال جو زلزلہ پاکستان میں آیا تھا۔ اُس میں ہیومینیٹی فرسٹ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے۔ کینیڈا، امریکہ، جرمنی، یوکے، ہالینڈ وغیرہ سے ڈاکٹروں اور رضا کاروں وغیرہ کی ٹیمیں گئی ہیں اور وہاں کام کرتی رہی ہیں۔ اور انہوں نے چھ مہینے سے زائد عرصہ تک مسلسل کام کیا ہے۔ UNO نے اصل میں تو اسی کام کو دیکھتے ہوئے ہماری اس تنظیم کو رجسٹر کیا ہے۔ وہاں پاکستان میں پچہتر ہزار (75000) زخمیوں اور مریضوں کو ہمارے ڈاکٹروں نے دیکھا۔ پانچ لاکھ بیس ہزار کلو گرام امدادی سامان خوراک اور دوسری چیزیں دی گئیں۔ انتالیس ہزار متاثرین کو عارضی رہائشگاہ کی سہولت دی گئی جن میں ٹینٹ اور جستی چادروں کے شیلٹر وغیرہ شامل تھے۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے اسلام آباد میں ایک میڈیکل ریلیف سینٹر قائم کیا جہاں شدید زخمیوں، متاثرین اور اُن کے خاندانوں کو 132 دن رکھا گیا اور ہر ممکن دیکھ بھال کی گئی۔ ایک سو پچیس شدید زخمی اور اُن کے آٹھ سو پچاس افرادِ خاندان کو جب رکھا گیا تو ساتھ کھانا بھی مہیا کیا گیا۔ چوبیس گھنٹے سہولتیں فراہم تھیں۔ تین لاکھ چھپن ہزار چار سو سے زائد کو کھانے مہیا کئے گئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے رضا کاروں نے کُل چار لاکھ اکاسی ہزار 192 مین آورز (Main hours) فیلڈ آپریشن میں خرچ کئے۔ اب یہ انسانیت کا کام تھا جو ہم نے کرنا تھا۔ قطع نظر اِس کے کہ ہمیں وہاں کیا سمجھا جاتا ہے اور کیا کہا جاتا ہے۔

افریقہ میں بھی اِس کے تحت کام ہو رہا ہے۔ آئی ٹی سینٹرز، کمپیوٹر سینٹرز کھل رہے ہیں۔ گیمبیا میں ایک ستائیس ایکڑ زمین پر مختلف پروجیکٹس کا کام ہو رہا ہے۔ اس میں سیکنڈری سکول بھی شامل ہے۔ مالی میں، نائیجر میں، اِسی طرح مختلف ملکوں میں نلکے اور طبی سہولتوں کو مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انڈونیشیا میں جو سونامی آیا تھا اُس میں مدد کی گئی ہے۔ اور اب جو پچھلے دنوں جاوا میں آیا ہے اُس میں بھی سب سے پہلے جو ٹیم پہنچی وہ ہماری ہیومینیٹی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے

اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اسکو اس رنگ میں شہرت دے گا کہ آخر کار اسکے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

فرسٹ کی تھی۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے ذمہ مَیں نے کام لگایا تھا کہ افریقہ میں کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع تلاش کرنا۔ غریب ممالک میں پینے کیلئے صاف پانی مہیا کرنا۔ عمارات کی تعمیر اور ڈیزائن کیلئے جو انجینئرز ہیں وقفِ عارضی کریں اور ڈیزائن کرکے دیں۔ چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں یورپین چیپٹر نے کافی کام کیا ہے۔ سولر سیل (Solar Cell) کی ٹیکنالوجی اور وِنڈ ٹربائن (Wind Turbine) جو ہیں اس ٹیکنالوجی کے گھانا میں تین پائلٹ پروجیکٹ (Pilot Project) لگائے ہیں۔ چائنا (China) جا کر اس ٹیکنالوجی کی مزید معلومات حاصل کی گئیں۔ اور اسی طرح تیس عدد سولر اور وِنڈ (Wind) سسٹم چائنا سے خریدے گئے۔ کافی تعداد میں سولر لائٹس خریدی گئیں۔ اس کیلئے آسٹریلیا سے معلومات لی گئیں۔ وہاں بھی وفد گیا۔ افریقہ میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے عملی اقدامات کئے گئے۔ غانا میں ڈرِلنگ اور جیو فزیکل (Geo Physical) ٹیسٹنگ وغیرہ کے کام کئے۔ اور بورکینا فاسو میں ہینڈ پمپ (Hand Pump)، ہینڈ وَیل (Hand Well) وغیرہ لگائے گئے۔ جو پرانے بند ہو گئے تھے اُن کو دوبارہ چالو حالت میں کیا گیا۔ اور کچھ نئے بھی لگائے گئے۔ کینیڈا کی انجینئرز ٹیم بھی اس میں شامل ہوئی تھی۔ پھر ہالینڈ، سپین، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، پرتگال، ناروے وغیرہ کی جو مساجد وغیرہ کی جماعتی تعمیرات ہیں اِن میں اِنہوں نے کافی کام کیا۔ اِس کے علاوہ گیمبیا، آئیوری کوسٹ کے پروجیکٹ میں بھی کام کیا۔ قادیان کے بہشتی مقبرہ کے تعلق میں بھی کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح منارۃ المسیح کے محفوظ رکھنے کیلئے بھی یہاں کے انجینئرز کام کر رہے ہیں۔

بیعتیں

اِس سال جماعت نائیجیریا کو مجموعی طور پر ایک لاکھ پندرہ ہزار چھہتر (1,15,076) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ اِس میں اکتالیس (41) اماموں نے احمدیت قبول کی۔ اور اٹھہتر (78) مقامات پر پہلی بار جماعت کا نفوذ ہوا۔ جماعت نائیجیریا کو ہمسایہ ملک Cameroon اور Chad، Equatorial Guinea میں بھی نمایاں کامیابیاں ملیں۔

امسال ملک کے دارالحکومت Abuja میں انہوں نے ایک لاکھ پاؤنڈ کے اخراجات سے 81 ایکڑ زمین خریدی ہے۔

مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع داعی الی اللہ علی ہارون صاحب تبلیغ کیلئے بہت جوش رکھتے ہیں۔ انکپا شہر کے رہنے والے ہیں۔ انہیں پورے شہر میں جماعت کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ اپریل میں جب اس شہر اور اسٹیٹ کے امیر ملک سے باہر گئے ہوئے تھے تو یہاں کے مختلف علماء نے موقع پا کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی۔ جماعت کے معلم صاحب کو ڈرایا دھمکایا کہ یہ علاقہ چھوڑ جائیں اور سب معززین اور علماء اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ایک دن اُن کو پکڑ لیا کہ یا تو اعلان کرو کہ تم ہمارے ساتھ ہو یا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہو۔ آج فیصلہ ہو گا۔ تو علی ہارون صاحب چند لمحے خاموش رہے۔ پھر سب کے سامنے تشہد اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام خدا کی طرف سے ہیں۔ اور مَیں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہوں اور رہوں گا۔ یہ بات سن کر، پتہ نہیں اللہ میاں کا ایسا تصرف ہوا کہ مولویوں کا جو جوش تھا وہ سب وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ اور اُس کے بعد اللہ کے فضل سے وہاں ہزاروں کی تعداد میں بیعتیں ہوئی ہیں۔

پھر یہاں نائیجیریا میں ہی اَزارے (Azare) شہر سے دو کلومیٹر دُور ایک گاؤں پٹارا (Patara) ہے۔ وہاں چیف سمیت لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔ گاؤں کے چیف نے امام صاحب کو سمجھایا۔ لیکن جب وہ نہ مانے تو چیف نے احمدی نائب امام کو اپنا امام بنا دیا۔ اس پر امام صاحب نے باہر کے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب گاؤں میں کسی نے ساتھ نہ دیا تو خاموش رہ گئے۔ اس گاؤں کی مسجد بہت خوبصورت ہے اور شہر کے ایک امیر آدمی نے گاؤں کیلئے بنائی تھی۔ یہ آدمی خود تیجانیہ فرقہ کا ہے۔ وہاں تیجانیہ فرقہ کافی ہے۔ تو اِس مخالف نے نومبائعین سے کہہ دیا کہ اگر آپ احمدی ہو گئے تو آپ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یہ مسجد تیجانیہ فرقہ کیلئے بنوائی گئی ہے۔ اس پر نومبائعین نے صاف جواب دے دیا کہ ہم تو احمدی ہو چکے ہیں۔ تم نے ہمیں نماز نہیں پڑھنے دینی تو اپنی مسجد اٹھا کر لے جاؤ۔ اس پر اُس آدمی نے جماعت سے درخواست کی کہ مجھ سے مسجد خرید لیں۔ چنانچہ ایک احمدی دوست نے پیسے دے کر وہ مسجد خرید لی۔

اِس سال جماعتِ احمدیہ غانا کو ایک لاکھ تین ہزار آٹھ سو (1,03,800) بیعتیں کروانے کی توفیق ملی ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد صرف گیارہ ہزار چھ سو تہتّر تھی۔ اس دفعہ انہوں نے دس گنا کا jump لیا ہے۔ اور 51 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ دو پیراماؤنٹ چیف، آٹھ چیفس اور چھیالیس امام احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اِن کا مختلف قوموں سے تعلق ہے۔ اِس سال غانا میں جلسہ گاہ کیلئے اور باقی مختلف پراجیکٹس کیلئے چار سو ساٹھ ایکڑ زمین خریدی گئی ہے۔ ہائی وے (Highway) پہ بڑی باموقع اور ایک شہر کے تقریباً ساتھ ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ملکوں کی زمینیں بھی عطا فرما رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ یہ تمام زمینیں احمدیت کی آغوش میں آنے والی ہیں۔

غانا میں غیر احمدیوں کے ایک استاد جلسہ سالانہ لندن میں شریک ہوئے۔ جب واپس آئے تو حافظ جبرائیل صاحب کہتے ہیں کہ اُن کے ایک بھتیجے نے پوچھا کہ لندن سے کیا تحفہ لائے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ایک کتاب ہے ''القول الصریح'' بھتیجا ایک عالمِ دین تھا۔ انہوں نے کتاب لی اور پڑھ کر کہنے لگے کہ کتاب سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ احمدیت سچی ہے اور اِس میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اِس پر امام صاحب نے کہا کہ بے شک شامل ہو جاؤ۔ اُس بھتیجے نے احمدیت قبول کر لی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب چلے گئے۔ حج کے موقع پہ غانا کے کچھ احمدی بھی سعودی عرب گئے تھے۔ یہ صاحب احمدیوں سے ملے۔ وہ اُن احمدی احباب کو پہلے نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ تو احمدی جو غانا سے گئے ہوئے تھے انہوں نے اُس سے بڑا حیران ہو کر پوچھا کہ آپ کو کس طرح پتہ چلا کہ ہم احمدی ہیں۔ تو وہ دوست کہنے لگے کہ احمدی اپنی نمازوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس یہ احمدی کا طُرّۂ امتیاز ہے جو ہر جگہ اور ہر وقت ہونا چاہئے۔

Benin میں بھی ہزاروں میں بیعتیں ہوئی ہیں۔ Benin کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ بینن کے نیشنل چیف آف ملٹری پولیس گزشتہ کچھ ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ مجھے لکھا کہ مَیں آپ کو بھی دعا کیلئے لکھتا رہا، خود بھی دعا میں مصروف رہا۔ اُن کو 9 جولائی کو مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ اُن کیلئے مَیں تیاری کر رہا تھا اور ایم ٹی اے روٹین کے مطابق چل رہا تھا۔ مَیں یہ دعا کر رہا تھا کہ کوئی ایسا موقع پیدا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا سینہ ایمان کیلئے کھول دے۔ کہتے ہیں کہ اچانک مَیں نے دیکھا کہ ایم ٹی اے پر انڈونیشین سروس میں سرکاری اہلکار جماعت کے کلمہ والا بورڈ اکھاڑ رہے ہیں اور آریوں سے کاٹ رہے ہیں۔ اُسکے بعد خدام کا جوش اور غم وغصہ کا Scene اور پھر ایک عہدیدار کا اونچی آواز میں اُن کو اپنی طرف بلا کر انڈونیشین میں مختصر خطاب۔ اور پھر اُن کے ہاتھ دعا کیلئے بلند ہوئے تو ہر روح خدا کے حضور تڑپنے لگی۔ چیخوں اور سسکیوں کے درمیان آمین، آمین کی آواز بلند ہونے لگی۔ کہتے ہیں یہ سِین مَیں نے ریکارڈ کر لیا۔ جب آرمی چیف آئے تو انہوں نے سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا اور پھر مجھے کہنے لگے کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو احمدیت نے طرّۂ امتیاز کے طور پر آپ کو دی ہو اور ہم مسلمانوں کے پاس نہ ہو۔ تو مَیں نے کہا ٹھیک ہے مَیں آپ کو وہ بتاتا ہوں بلکہ آپ کو دکھاتا ہوں۔ یہ خدائی تقدیر ہے کہ آپ کے آنے سے آدھ گھنٹے پہلے ہی پروگرام آ رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے وہ پروگرام جو ریکارڈ کیا تھا اُن کو دکھایا تو انہوں نے یہ سارا منظر دیکھا۔ جب دعا کا سِین آیا تو اُن کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ ہے ہمارا طُرّۂ امتیاز جو ہمیں امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اور خلافت کی برکت سے ملا ہے کہ ہم ہر حال میں اپنی غمی اور خوشی میں خدا کے وفادار ہیں اور کبھی ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے اور ہمیشہ نظامِ جماعت کے ماتحت چلتے ہیں۔ اطاعت، فرمانبرداری اور قربانی کے سنہری اصولوں پر ہمیشہ کاربند رہتے ہیں۔ اور یہ باتیں خلافت کے دامن سے بندھے بغیر ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا اگر یہ سب امام مہدی اور خلافت کی برکت ہے تو میں کیوں نہ اپنے دامن میں بھروں۔ اور فوراً بیعت فارم طلب کیا اور sign کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ الحمد للہ

تو Burkina Faso سے ہی ایک مبلغ فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ ڈوری ریجن کی ایک جماعت کوریا کے ایک انتہائی ضعیف داعی الی اللہ ہیں۔ اُن کی طرف سے ایک دن ایک آدمی آیا کہ سخت بیمار ہیں اور انہوں نے اپنے بھتیجے کو بلایا ہے جو ڈوری مشن ہاؤس میں ملازم ہے۔ ہمارے مبلغ بھی عیادت کرنے کیلئے معلم کے ساتھ چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو اُس بزرگ نے اپنے بھتیجے کے گلے لگ کر زار وقطار رونا شروع کر دیا اور اُسے تاکیداً کہا کہ رات مجھے خواب میں بتایا گیا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ایک سچی جماعت ہے اور اِسی کے ساتھ چمٹنے میں بھلائی ہے اور خیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس لئے فوری بلایا ہے کہ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میری تمہیں نصیحت ہے کہ اِس جماعت سے ہمیشہ وفا کرنا اور کبھی بھی اِس سے اپنا تعلق نہیں توڑنا۔

پھر سیرالیون ہے۔ وہاں بھی اِس سال اللہ کے فضل سے اچھی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اِس سال گزشتہ سے پچھلے جمعہ اُن کے ملک کے صدر صاحب بھی یہاں آئے تھے۔ وہ اپنے سرکاری دورے پر آئے ہوئے تھے لیکن جمعہ پڑھنے ہماری مسجد میں آئے۔ وہاں جب بھی سرکاری تقریبات ہوتی ہیں تو جماعت کو خاص طور پر دعوت دی جاتی ہے اور سرکاری حلقوں میں جماعت کا اللہ کے فضل سے اچھا اثر ہے۔

وہاں کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک علاقے میں دو فرقوں کے آپس میں عرصہ دس سال سے اندرونی اختلافات تھے۔ دو مساجد بنائی گئی تھیں اور باوجود انتہائی کوشش کے دونوں فرقوں کے اختلافات ختم نہیں ہوتے تھے۔ تو یہ مبلغ کہتے ہیں کہ میں نے گاؤں کے سرکردہ افراد سے بات چیت کی اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ اُس کے نتیجہ میں افراد نے فیصلہ کیا کہ ہم احمدیت قبول کرتے ہیں اور اِس جھگڑے کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ جو بھی فیصلہ کرے گی وہ انہیں قبول ہو گا۔ تو بات چیت کے بعد اُن کے جو بڑے افراد تھے، لیڈر تھے اُن کو سمجھایا گیا۔ سب جھگڑا ختم کرنے میں متفق ہو گئے۔ چنانچہ اُن سب کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا کہ کیونکہ اِن مساجد کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہو رہا ہے۔ اِس لئے دونوں مسجدوں کو گرا دیا جائے اور اُس کے سامان کے ذریعہ سے ایک نئی مسجد تعمیر کی جائے جو احمدیہ مسجد ہو گی۔ چنانچہ اِن دونوں مساجد کو گرا کر اَب علاقے میں احمدیہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اِس طرح اِس علاقے میں احمدیت کے پھیلنے سے یہ جھگڑا جو کئی سال کا تھا ختم ہو گیا۔

ہندوستان سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ گاؤں چولا کرلائی میں گزشتہ سال احمدیت کا پیغام پہنچایا جس کے نتیجہ میں ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والی ایک بیوہ عورت اپنی فیملی سمیت احمدی ہو گئی۔ اِن کے گھر ایک دن معاندِ احمدیت پیر بھی آیا اور کہا کہ تم لوگوں نے قادیانی جماعت میں داخل ہو کر کفر کا طریق اختیار کیا ہے۔ (ہندو سے احمدی ہوئی ہے۔ اُس کو کہہ رہے ہیں کہ کفر اختیار کیا ہے) اُسے چھوڑ کر اسلام قبول کرو ورنہ اچھا نہ ہو گا۔ یہ کہہ کر اُس نے جماعت کو سخت گالیاں دیں۔ اُس نو احمدی خاتون اور اُسکے بچوں نے اِس پیر کو گھر سے نکال دیا۔ مگر اِسکے الفاظ سے ان کے دل میں وساوس پیدا ہوئے کہ نہ جانے اب کیا ہو گا۔ کیونکہ ایک لمبے عرصے سے ہندو تھے۔ بہر حال ہندو توہم پرست بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر بھی احمدیت کے قبول کرنے کی وجہ سے ایمان میں کچھ مضبوطی آ رہی تھی لیکن ساتھ وسوسے بھی چل رہے تھے۔ تو کہتے ہیں کہ وسوسہ تو پیدا ہو گیا اور فکر بھی ہوئی۔ لیکن یہ پیر صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آواز آرہی ہے یہ فونو گراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک وصاف سے کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے شکر رب عز وجل خارج از بیاں جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

گاؤں سے نکل کے جب main road پر گئے تو جاتے ہی ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اتنا خوفناک ایکسیڈنٹ تھا کہ اُن کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی۔ اِس وجہ سے وہ عورت جو تھی اپنے ایمان میں اللہ کے فضل سے پختہ ہو گئی۔

کینیا میں بھی اللہ کے فضل سے اِس سال بیعتیں ہوئی ہیں۔ تعداد ہزاروں میں ہی ہے۔ پھر یورپین ممالک میں بھی، انڈونیشیا، بوسنیا، بنگلہ دیش وغیرہ میں بیعتیں ہوئی ہیں۔

اللہ کے فضل سے اِس سال بیعتوں کی جو کُل تعداد ہے وہ دو لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو اکیاسی (293881) ہے اور ایک سو دو (102) ممالک سے دو سو ستر (270) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے لوگوں کو حق دکھاتا ہے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ فرانس سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الجزائر کے ایک دوست Bauhas Chebab احمدیت قبول کرنے سے قبل اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ خواب میں مَیں نے محسوس کیا کہ میں ہوا میں اڑ رہا ہوں۔ بلندی سے نیچے دیکھا کہ کسی جگہ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ انہوں نے پاکستانی لباس سیاہ اچکن اور سفید شلوار قمیص اور جناح ٹوپیاں پہنی ہوئی ہیں۔ پھر مجھے کمرے میں لے جایا گیا جہاں یہ لوگ موجود تھے اور اُن کے درمیان ایک باریش شخص تھا۔ جس نے مختلف رنگ کا لباس اور سبز رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ سب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور رو رہے تھے۔ مَیں نے سوال کیا کہ یہ سب کیوں رو رہے ہیں؟ مجھے جواب ملا کہ حضور کی وفات کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ اِس پر ایک آواز آئی کہ اُس شخص کی طرف دیکھو جو درمیان میں ہے۔ یہ پانچویں خلیفہ ہیں اور صرف یہی سبز رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ یہ کس طرح ہوا؟ تو آواز آئی کہ تمہیں یقین نہیں آرہا تو سبز کوٹ کو دیکھو، سبز کوٹ کو دیکھو، سبز کوٹ کو دیکھو۔ یہ آواز مجھے تین دفعہ سنائی دی۔ جمعہ کے دن جب مَیں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کیلئے ایک احمدی دوست کے گھر گیا تو وہاں سب لوگ ایم ٹی اے دیکھ رہے تھے۔ جب میں نے ٹی وی کی طرف دیکھا تو مجھے وہی کچھ نظارہ نظر آیا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ پہلے مَیں احمدی نہیں تھا، احمدیت کے بارے میں شکوک وشبہات تھے۔ یہ دیکھ کر میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور احمدیت کی صداقت پر یقین ہو گیا۔

فرانس کے اسی نوجوان کی والدہ نے بھی اپنا خواب بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں خواب میں نماز ادا کر رہی ہوں تو دیکھا کہ میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور وہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ خواب پانچ، چھ سال قبل کا ہے۔ ایک سال قبل میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ وہاں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ یہی وہ بزرگ تھے جن کو میں نے پانچ، چھ سال قبل خواب میں دیکھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اِس پر میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ جلسے کے پروگرام دیکھے تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اب مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

جرمنی کے ایک صدر جماعت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک تبلیغی سٹینڈ لگایا تو ایک کُرد مسلمان قاسم دَال اپنی جرمن بیوی اور تین بیٹیوں کے ساتھ وہاں تشریف لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر سے بات شروع ہوئی۔ اور خوب غصہ سے بولے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون آسکتا ہے۔ تقریباً پندرہ منٹ کی بحث کے بعد ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے اُن کا فون نمبر لے لیا اور وہ چل دیئے۔ اگلے ہی دن انہیں کھانے پر بلایا گیا اور تین گھنٹے کی تبلیغی نشست ہوئی۔ انہیں کتابیں دی گئیں۔ پھر دو دن بعد اُن کا فون آیا کہ جو کتابیں آپ نے مجھے دی تھیں وہ میں نے جلا دی ہیں کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے اور میں رابطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ ہمارے سیکرٹری صاحب تبلیغ نے کہا کہ ہماری دوستی تو اب نہیں ٹوٹ سکتی۔ اس لئے آپ آج بے شک نہ آئیں لیکن جمعرات کو تشریف لائیں آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ تو اس دوران وہ جماعت کے متعلق اتنے بددل ہو چکے تھے کہ وہ آئے تو سہی لیکن روزہ رکھ کر آئے کیونکہ وہ احمدیوں کے گھر کھانا پینا بھی نہیں چاہتے تھے۔ بہرحال تبلیغی بحث جب لمبی ہو گئی تو افطاری کا وقت ہو گیا۔ اُن کو آخر مجبور ہو کے روزہ افطار کرنا پڑا۔ پھر سیکرٹری تبلیغ نے اُن کو کہا کہ ایک وعدہ کریں کہ مولوی کی بات ایک طرف اور خدا تعالیٰ کے وعدے ایک طرف۔ آپ ایسا کریں کہ چالیس روز پاک دل ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور مسیح پاک علیہ السلام کی سچائی کے بارے میں دردِ دل سے دعا کریں اور کسی تعصب کو جگہ نہ دیں۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہتے ہیں کہ تیسرے دن اُن کا ٹیلیفون آیا اور وہ اپنے کام کی جگہ پر تھے کہ تمہارے پاس موجودہ خلیفہ کا کوئی فوٹو ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہے۔ جواب دیا کہ مَیں ابھی کام چھوڑ کر آرہا ہوں۔ سیکرٹری تبلیغ نے وجہ پوچھی تو کہا کہ مجھے غائبانہ آواز آئی ہے کہ ثبوت کیا مانگتے ہو۔ ثبوت تو ہم تمہیں دکھا چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن کو وہ خواب یاد دلائی گئی جس میں خلیفۃ المسیح الخامس کو کمانڈر انچیف کے طور پر کھڑا دیکھا تھا۔ جن کے اوپر نور کا سایہ تھا اور ایک فوج سامنے کھڑی تھی۔ اور وہ فرشتوں کی جماعت کے طور پر دکھائے گئے۔ لمبی خواب ہے۔ بہرحال جونہی وہ سیکرٹری تبلیغ کے گھر پہنچے تو تصویر دیکھ کر کہنے لگے کہ یہی مَیں نے تصویر دیکھی تھی۔ پچھلے سال انہوں نے لندن کے جلسے میں شرکت کی اور اُس کے بعد احمدیت قبول کر لی۔

پچھلے سال بیعت میں ایک چیز جو انہوں نے خواہش کی وہ بعد میں انہوں نے اب لکھی کہ میری خواہش تھی کہ مَیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کروں۔ اور اُن کو بتایا گیا کہ نظام کے تحت بیعت ہوتی ہے۔ آپ پتہ نہیں سامنے آئیں گے کہ نہیں۔ لیکن گزشتہ سال مَیں نے کہا کہ جو نو مبائعین ہیں وہ سامنے آکر بیٹھیں۔ تو اتفاق سے جرمنی سے اُنہی کا نمبر آیا اور وہ بیٹھے اور اس طرح اُن کی خواہش پوری ہو گئی۔ اُس پہ وہ مزید بڑے خوش تھے۔

محمد اشرف صاحب بلغاریہ سے لکھتے ہیں۔ ایک دوست Olek صاحب زیر تبلیغ تھے۔ عیسائی تھے۔ اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت نہ کی۔ ایک دن سینٹر میں آئے اور کہنے لگے کہ مَیں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے میرا کہا کہ وہ مجھے خواب میں آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ تم میرے پاس اگر نہیں آتے تو مَیں تمہارے پاس آجاتا ہوں۔ اس پر کہتے ہیں کہ مجھے بڑی شرمندگی ہوئی اور مَیں جماعت میں شامل ہونے کیلئے آگیا ہوں۔ سعید فطرت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی۔

اسی طرح ایک عیسائی عورت ہیں۔ وہ بھی اپنی خواب کے ذریعہ سے احمدی ہوئیں۔

صوبہ جموں کے ضلع اودھم پور میں ایک قصبہ چسانہ ہے۔ وہاں کی آبادی زیادہ تر ہندوؤں کی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ایک شخص درشن سنگھ نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اُس نے اپنی ایک خواب سنائی کہ ایک رات غالباً تین بجے کا وقت تھا۔ مَیں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ میرے دائیں طرف سورج اور بائیں طرف چاند ہے اور میرے سامنے ایک سفید داڑھی والے بزرگ ہیں جن کے چہرے پر بکثرت آسمان کے ستارے نور کی شکل میں جگمگا رہے ہیں۔ اُن ستاروں کی وجہ سے اُن بزرگ کا چہرہ نورانی دکھائی دیتا ہے۔ وہ بزرگ میری پیٹھ تھپتھپا کر فرما رہے ہیں کہ تمہارے چلّو بھر پانی کے ضائع ہونے کا بھی اندیشہ نہیں ہے۔ تم مت گھبراؤ۔ تمہارا فیصلہ درست ہے۔ یہ صاحب جلسہ سالانہ 2005ء میں شامل ہوئے تھے اور میرے سے ملاقات بھی کی تھی۔ آخری روز بیعت کرنے کی سعادت بھی اُن کو مل گئی۔ واقعہ بیان کرنے والے دوست لکھتے ہیں کہ جب وہ مجھے ملنے آئے تو دیوار پر خلفاء کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ اُن تصاویر کو دیکھ کر وہ ایک دم حیران ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ مجھے خواب میں جو بزرگ دکھائے گئے تھے وہ یہی بزرگ تھے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

خوابوں کی تو بڑی لمبی فہرست ہے۔

اسی طرح قبولیتِ دعا کے واقعات ہیں۔ ایک دو کا ذکر کر دیتا ہوں۔ ایتھوپیا سے ایک معلم علی نور داوے صاحب کہتے ہیں کہ ایک سنی لیڈر احمد گوراچا، حسین مُسافہ اور ڈسٹرکٹ پولیس افسر کی وجہ سے مجھے جیل جانا پڑا اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ اب یہاں کوئی بھی احمدیت کا نام نہیں لے گا۔ کہتے ہیں میں چودہ دن بعد جیل سے رہا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ بس کے ایک حادثے میں احمد گوراچا ہلاک ہو گیا۔ اور جو پولیس افسر تھا وہ بھی شدید زخمی ہوا اور اس کے علاوہ پولیس افسر پر رشوت لینے کا الزام بھی ثابت ہوا اور اسے چار سال کی قید ہو گئی۔ اِن تینوں نے کہا تھا کہ اب یہاں احمدیت کا کوئی نام نہیں لے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس سال آٹھ جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور پندرہ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اور سولہ سو پینسٹھ (1665) بیعتیں ہوئی ہیں۔

Burkina Faso سے کمباری محمد فادا صاحب لکھتے ہیں کہ ایک وہابی مخالفِ احمدیت کی بیوی کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ الٹیاں وغیرہ نہیں رکتی تھیں۔ جو کچھ کھاتی تے آجاتی۔ ایک دن اُس کی بیمار پرسی کیلئے اُن کے گھر گئے تو دیکھا کہ ساری فیملی اب اس انتظار میں بیٹھی ہے کہ یہ صرف چند دن کی مہمان ہے۔ اِسکا بچنا بہت مشکل ہے اور مولوی صاحب جو تھے وہ احمدیوں سے بہت کتراتے تھے۔ جب دیکھتے راستہ بدل جاتے۔ کہتے ہیں ایک دن مجھے روک کر کہنے لگے کہ احمدی کافر ہیں تم اُن کو چھوڑ دو۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ کی بیوی بہت بیمار ہے۔ آپ سب اُسکی زندگی سے مایوس ہو چکے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ امام مہدی علیہ السلام جن کو میں نے مانا ہے اگر وہ سچے ہیں تو مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ میرے پاس ایک دوائی ہے یہ دوائی اپنی بیوی کو دو۔ سورج نہیں ڈھلے گا کہ وہ انشاء اللہ شفا پا جائے گی۔ یہ ایک دیسی دوائی تھی۔ یہ دوائی لے کر مَیں اُسکے گھر گیا اور اُس کو تھوڑی تھوڑی کر کے چٹانا شروع کی اور اُسے کہا کہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے چاٹتی رہو۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اُس کو شفا دی اور جوں جوں وہ دوائی لیتی گئی اُس میں زندگی کے آثار نمایاں ہوتے گئے اور بالکل صحتیاب ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی لاج رکھ کر آپؑ کی صداقت اُس پر ثابت کر دی اور مولوی نے مخالفت چھوڑ دی۔ شریف مولوی تھا۔

غانا سے ایک داعی الی اللہ عبداللہ ابراہیم لکھتے ہیں کہ ہمیں مارچ میں تُلوِے کے علاقے میں تبلیغ کیلئے بھجوایا گیا۔ ان دنوں یام کی کاشت کی تیاری کی جارہی تھی۔ بارش نہیں ہو رہی تھی۔ عام لوگ اِس وجہ سے پریشان تھے۔ سلاگا سے بعض علماء کو اور معلمین کو بلایا گیا کہ وہ دعا کریں۔ مَعلَم اُن کے ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی دعا کا کوئی اثر نہ ہوا۔ کہتے ہیں جب ہم وہاں پہنچے تو چیف نے درخواست کی کہ دعا کریں کہ بارش ہو۔ ہماری ٹیم نے سب لوگوں کے ساتھ مل کر دعا کی۔ اُسکے بعد ہم وہاں سے اگلی منزل کو روانہ ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ دو دن کے بعد تُلوِے کے چیف نے ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھجوایا کہ اللہ نے آپ کی دعا سن لی ہے جبکہ دوسرے علماء کی دعا نہ سنی گئی۔ سارے علاقے میں اللہ کے فضل سے بارش ہوئی اور کسان خوشحال ہو گئے۔

عبدالرحمن تراورے صاحب معلم Kolangeba لکھتے ہیں کہ ہم نے شہر میں مدرسے کے ذریعہ احمدیت کا تعارف کروایا تو شہر کے ایک مولوی عثمان سنگارنے جو سعودی عرب سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے اور شہر کا بڑا امام ہے احمدیت کی مخالفت شروع کر دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لوگوں کو دکھاتا اور کہتا کہ احمدی اس آدمی کو نبی مانتے ہیں اور احمدی کافر ہیں۔ شہر کے گورنر نے دونوں فریقوں کو بلایا تو خاکسار نے قرآن وحدیث کے حوالے سے ختمِ نبوت اور جماعت کی صداقت پر بات کی۔ اُن کے مولوی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ تو گورنر نے کہا کہ آپ لوگ حق پر ہیں۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ اِس طرح مولوی کو ذلّت دیکھنی پڑی اور اللہ کے فضل سے جماعتی مدرسہ حکومتی طور پر بطور عربی سکول کے رجسٹرڈ ہو گیا اور بچے احمدیہ سکول میں آنے لگے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے
اسکے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ ہیں

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 321)

طالبِ دعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ یارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 8)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

بعض لوگوں کا عبرتناک انجام

بشارت احمد صاحب مبلغ کینیا لکھتے ہیں کہ Eldoret سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا ٹاؤن مٹونڈا (Matonda) ہے۔ وہاں غیر احمدیوں نے ہمارے معلم علی جمعہ کو تبلیغ کی گفتگو کیلئے اپنی مسجد میں بلوایا۔ جب غیر احمدی کوئی دلیل نہ دے سکے تو اِس معلم کو مارنا شروع کر دیا اور دھکے دے کر مسجد سے نکال دیا۔ اس واقعہ پر معلم صاحب کو اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑنے اور صبر اور دعا کی تلقین کی گئی۔ چند دنوں بعد اللہ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ مارنے والوں میں جو سرغنے تھے اُن میں سے ایک رات کو سوتے میں قتل ہو گیا۔ اور قاتلوں کا کوئی پتہ نہ چلا اور دوسرا سادہ لوح طلباء کو جہاد کے نام پر اکسانے اور لڑانے کی وجہ سے جیل میں بند ہو گیا۔

گیمبیا سے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام عثمان ٹنکارا تھا بڑا شرارتی بلکہ شرارتیوں کا سرغنہ تھا اور کہا کرتا تھا کہ احمدیوں کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ عمارت جس کو تم لوگ مسجد کہتے ہو اِس کا اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی مقام نہیں ہے۔ یہ صرف مونگ پھلی اور چارہ رکھنے کا ایک سٹور ہے۔ اور مسجد میں آ کر اُس نے زبردستی بیٹھ کر سگریٹ پینا شروع کر دیا۔ جماعت کے لوگوں نے اُسے ایسا کرنے سے روکا لیکن اُس نے کوئی بات نہیں مانی اور کہا کہ احمدیہ مسجد پر خدا کی لعنت ہے۔ اُس کی بات سن کر ایک احمدی دوست نے اُسے کہا کہ اُسے یہ یقین ہے کہ یہ سگریٹ جو تم نے مسجد میں پیا ہے یہ تمہارا آخری سگریٹ ہوگا۔ اَب یہ سگریٹ کبھی باہر بھی نہیں پی سکے گا۔ چنانچہ کہتے ہیں اگلے ہی دن صبح جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو اُس کا منہ سوجا ہوا تھا اور شدید درد تھا اور منہ پر دانے نکلے ہوئے تھے اور گلا خراب تھا۔ کہتے ہیں کہ اس بات کو پانچ مہینے ہو گئے ہیں اور اُس تکلیف کیلئے کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ پھر اُس کو اور بیماریاں بھی لگ گئیں۔ اور انتہائی تکلیف کی حالت میں پڑا ہوا ہے اور عبرت کا نشان بنا ہوا ہے۔

عالمگیر جماعت کی مالی قربانی

اس کے واقعات تو بہت ہیں۔

مالی قربانیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پہلے سے بہت بڑھ رہی ہے، ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ جو وصیت کا نظام شروع ہوا ہے اِس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی بجٹ میں بہت فرق پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو قربانی کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور اِس کے علاوہ دوسری قربانیاں بھی ہیں۔

مراکش کے ایک دوست کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اُن کا چھ ماہ سے زائد کا بقایا تھا۔ جب مَیں نے چندوں کے بارے میں اور شوریٰ کے سلسلہ میں خطبہ دیا تو اُن کو توجہ پیدا ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن وہ چندہ لے کر امیر صاحب کے پاس آ گئے۔ امیر صاحب نے کہا تمہارے حالات تو ایسے نہیں ہیں۔ رقم کہاں سے آئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بس خطبہ سننے کے بعد اور آپ کے توجہ دلانے کے بعد میرے سے رہا نہیں گیا اور مَیں نے اپنی گاڑی فروخت کر کے ساری کی ساری رقم چندے میں ادا کر دی ہے۔

احمد جبرائیل صاحب گھانا سے کہتے ہیں کہ چیری پونی میں ائمہ کی ورکشاپ منعقد کی گئی۔ جس کے بعد سوائے چند ایک کے اکثر دوستوں نے اپنا چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ چندہ نہ دینے والوں میں ایک شخص تھا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ وہ چندہ کیوں نہیں دیتا جبکہ باقی دے رہے ہیں۔ کہنے لگا کہ میں چندہ کیسے دوں جبکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصل نہیں ہوئی۔ اُس پر اُسے کہا گیا کہ تم چندہ ادا کرو باقی سب اللہ پر چھوڑ دو۔ اُس نے فوراً دو سو سیڈی ادا کر دیئے۔ اِسکے دو گھنٹے کے بعد صاف آسمان پر گھرے بادل آئے اور ساری رات بارش ہوتی رہی۔ اور یہ ایسی بارش تھی جو کسانوں کیلئے بہت مفید تھی۔ اگلی صبح اِس شخص کے پاس الفاظ نہیں تھے جن سے وہ اپنا مدعا بیان کر سکے۔ اور اُسکے بعد کہتا ہے مَیں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بقایا نہیں رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی ایک دو زبردست ہاتھ دکھا دے گا تو پھر کہاں تک لوگ برداشت کر سکیں گے۔ آخر اُن کو ماننا پڑے گا کہ حق اِسی میں ہے جو ہم کہتے ہیں۔ ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 215 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ”یہ لوگ یاد رکھیں کہ اُن کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے۔ مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔ اسلام کی برکتیں اب اِن مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے۔ اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی اِن پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھاؤ۔ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔“
(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ 92)

مَیں جو مواد لے کر آیا تھا اُس کا میرا خیال ہے یہ تیسرا حصہ ہے جو آپ کو بتایا ہے۔ اور یہ بھی اُس میں سے کچھ تھوڑا سا select کیا گیا تھا پھر بھی وقت اتنا لگ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائیدات کے اتنے عظیم نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ جماعت کو دکھا رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِن باتوں پر یقین اور ایمان اَور بڑھتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایمان بڑھتا جائے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دُور نہیں جب کُل دنیا پر، کُل عالَم پر اسلام اور احمدیت کا غلبہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 1 و 8/ مارچ 2013)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے جو غیرت اور محبت اور عشق
ہمارے دلوں میں ہونا چاہئے، اسکے مقابلے میں ہر دوسری چیز اور
ہر دوسرا رشتہ اور ہر قسم کی غیرت جو بھی ہو اسکی کوئی حیثیت نہیں ہونی چاہئے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ دسمبر 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

تک ویدوں کی زبان سے ناواقف ہو رہے ہیں۔

چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ کے بعد يُضِلُّ اللّٰهُ لانے میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اگر سمجھنے کے سارے سامان نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار نہیں دیتا۔ الزام ہمیشہ اسی وقت قائم کیا جاتا ہے جبکہ پہلے سمجھایا جاچکا ہو۔ گویا تبیین کے بعد ہی گمراہی کا فتویٰ لگایا جاسکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قوم کو کسی بات کا یقینی علم نہ پہنچے اس وقت تک ان کو نہ ماننے کی وجہ سے سزا نہیں دی جاسکتی۔ اس ضمن میں ہی میں وہ الزام بھی دُور کرنا چاہتا ہوں جو غیر مبایعین کی طرف سے ہم پر لگایا جاتا ہے کہ گویا ہم ہر شخص کو قابل سزا سمجھتے ہیں خواہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ پہنچا ہو یا نہ۔ یہ الزام غلط ہے۔ ہم یہ اعتقاد کیسے رکھ سکتے ہیں جب کہ قرآن شریف میں صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ تباہی کا فتویٰ اسی وقت لگتا ہے جبکہ تبیین ہو چکی ہو۔

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وہ غالب ہے۔ سزا دے سکتا ہے لیکن حکیم ہے۔ اس لئے جب تک سزا کے وجوہ نہ ہوں اس وقت تک سزا دیتا نہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 442 تا 444، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

بقیہ نبیوں کا سردارؐ از صفحہ نمبر 7

جاتے ہیں اُنہیں جلدی گھر واپس آنا چاہئے تا کہ ان کے بال بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنی اُن ضرورتوں کو پورا کر لے جن کیلئے اسے سفر کرنا پڑا تھا تو اُسے چاہئے اپنے رشتہ داروں کا خیال کر کے جلدی واپس آئے۔

آپ کا اپنا طریق یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تھے تو دن کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے۔ اگر رات آجاتی تھی تو شہر کے باہر ہی ڈیرہ ڈال دیتے تھے اور صبح کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے اصحابؓ کو منع فرماتے تھے کہ اس طرح اچانک گھر میں آ کر اپنے اہل وعیال کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

اس میں آپ کے مدِنظر یہ حکمت تھی کہ عورت اور مرد کے تعلقات جذباتی ہوتے ہیں مرد کی غیر حاضری میں اگر عورت نے اپنے لباس اور جسم کی صفائی کا پورا خیال نہ رکھا ہو اور خاوند اچانک گھر میں آ داخل ہو تو ڈر ہوتا ہے کہ وہ محبت کے جذبات جو مرد عورت کے درمیان ہوتے ہیں اُن کو ٹھیس نہ لگ جائے۔ پس آپ نے ہدایت فرما دی کہ انسان جب بھی سفر سے واپس آئے دن کے وقت گھر میں داخل ہو اور بیوی بچوں کو پہلے خبر دے کر داخل ہوتا کہ وہ اس کے استقبال کیلئے پوری طرح تیاری کر لیں۔

(باقی آئندہ)

(نبیوں کا سردارؐ، صفحہ 290 تا 299، مطبوعہ قادیان 2014ء)

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کے احسانوں کا
ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے،
اس سے کچھ حد تک آدمی اپنے فرائض کو ادا کر سکتا ہے اور اسی سے بخشش ہے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ اکتوبر 2006ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

یہ شخص عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا پس اللہ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے

یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق عمرؓ اور حضرت ذوالنورین عثمانؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ سب واقعی طور پر دین میں امین تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9/اپریل 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عثمانؓ کی فضیلت کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔

سوال حضرت عثمانؓ کی فضیلت پر حضور انور نے حضرت علیؓ کی کون سی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد بن حَنَفِیّہ کی روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کون؟ انہوں نے کہا پھر عمرؓ۔ پھر میں نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ پھر کون؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عثمانؓ۔ پھر میں نے کہا اے میرے باپ! ان کے بعد کیا آپؓ؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

سوال حضرت عثمانؓ کی فضیلت پر حضور انور نے حضرت جابرؓ کی کون سی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپؐ نے اسکی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ شخص عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

سوال حضرت عثمانؓ کے عدل و انصاف کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے انصاف کے بارے میں روایت آتی ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کا قصور ثابت ہونے پر ان کو سزا دینے کا کہا۔ حضرت عثمانؓ نے قرابت کا لحاظ نہیں فرمایا بلکہ قرابت کی وجہ سے اسے دو گنا سزا دی۔ بجائے چالیس کے اسّی کوڑے لگوائے۔

سوال حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جمعہ میں دوسری اذان کے اضافے کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جمعہ کے دن دوسری اذان کا اضافہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہوا۔ جمعہ کے دن پہلی اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا اور لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے زَوْرَاء میں تیسری اذان بڑھا دی۔ حضور انور نے فرمایا: تیسری اذان سے مراد تکبیر ہے اس کو بھی اذان کے نام سے کہا گیا ہے اس طرح تین دفعہ نماز کیلئے بلایا جاتا ہے۔

سوال عید کے روز جمعہ کی نماز سے رخصت کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عید کے روز جمعہ کی نماز سے رخصت کے بارے میں بھی روایت ملتی ہے۔ ابن اَزْھَر کا آزاد کردہ غلام ابو عُبید بیان کرتا ہے کہ اس نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے زمانے میں آپؓ کے پیچھے ایک عید پڑھی۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپؓ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر آپؓ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا اے لوگو! یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس مدینہ کے اطراف میں رہنے والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے تو وہ انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا پسند کرتا ہے تو اس کو میری طرف سے واپس جانے کی اجازت ہے۔

سوال جمعہ کے دن غسل کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ داخل ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے متعلق اشارۃً فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اذان کے بعد بھی دیر سے آتے ہیں؟ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا اے امیر المومنین! میں تو اذان سنتے ہی وضو کر کے چلا آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو۔ کیا آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔

سوال حضرت عثمانؓ سے احادیث کی روایت کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سلسلہ احادیث میں دوسرے صحابہ کی نسبت حضرت عثمانؓ سے مرفوع احادیث بہت کم مروی ہیں۔ آپ کی کل روایتوں کی تعداد 146 ہے جن میں تین متفق علیہ ہیں یعنی بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہیں اور آٹھ صرف بخاری میں اور پانچ صرف مسلم میں ہیں۔ اس طرح صحیحین میں آپؓ کی کل سولہ حدیثیں ہیں۔

سوال حضرت عثمانؓ کی حدیثوں کے بیان میں احتیاط کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں یہ چیز مانع ہوتی ہے کہ شاید دیگر صحابہ کے مقابلہ میں میرا حافظہ زیادہ قوی نہ ہو۔ اس لیے میں روایات بیان کرنے میں بڑا محتاط ہوں لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف وہ منسوب کرے گا جو میں نے نہیں کہا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کسی صحابی کو حضرت عثمانؓ سے زیادہ پوری بات کرنے والا نہیں دیکھا لیکن وہ حدیث بیان کرتے ڈرتے تھے۔

سوال حضو کی فضیلت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کیا فرمایا؟

جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان جب وضو کا پانی منگوائے اور اپنا چہرہ دھوئے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو چہرے سے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب وہ اپنے پاؤں پاک کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عثمانؓ اور صحابہ کرام کی فضیلت میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ،، یعنی حضرت عثمانؓ اور ،،حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لیے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ 'الاسلام' نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کا پہلا ورژن (version) تیار کیا ہے۔ HolyQuran.io۔ یہ ویب سائٹ الاسلام سے علیحدہ دیکھی جا سکتی ہے۔ کسی بھی سورت، آیت، لفظ یا مضمون کو عربی انگریزی یا اردو میں ایک جدید سرچ انجن کے ذریعہ تلاش کیا جا سکتا ہے اور سرچ نتائج کو احمدی اور غیر احمدی تراجم کے ساتھ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر آیت کے ساتھ اسکی تفسیر، مضامین اور متعلقہ آیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ مزید مواد پر بھی کام جاری ہے اور ان شاء اللہ اس کا اگلا حصہ جلسہ سالانہ یوکے 2021ء تک تیار کیا جائے گا۔

احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے

اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے

احمدیوں کو اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ہمیشہ یہ اصول اپنے سامنے رکھنا چاہئے

جب ہر احمدی اس طرح نمازیں پڑھنے والا ہو جائے گا تو پھر دیکھیں کس طرح انقلابات برپا ہوتے ہیں

عدل و احسان کی فضیلت و اہمیت پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19/مارچ 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (المائدہ آیت:94) کی تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احسان کے قیام کیلئے کیا ضروری امور بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔ یاد رکھو یہ قدم تم اس وقت اٹھانے کے قابل ہو گے جب تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گی، جب تم میں بنی نوع انسان سے انتہاء کی محبت پیدا ہو گی۔ اور یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً ان پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ ہر موقع پر دوست اور محبت کرنے والے کا حق ادا کرنے کیلئے وہ اسکے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے احسان کرنا بھی ایک بہت بڑا حُکم اور خُلق ہے۔

سوال مومن کی ایک بڑی نشانی حضور انور نے کیا بتائی اور وہ نشانی کب پیدا ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک بہت بڑی نشانی بتائی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ لیکن فرمایا کہ یہ احسان کرنے کا خلق یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کیلئے تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی ضرورت ہے۔

سوال ہر مومن کی ایک خواہش ہوتی ہے؟ اس خواہش کی تکمیل کیلئے مومن کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دوست اور ولی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے اس کو نکالے۔ تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو، پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سوال حضور انور نے کون کون سی احسان کی مختلف شکلیں بیان فرمائیں جن پر حضور انور نے احمدیوں کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے احسان کی مختلف شکلیں بیان فرمائی ہیں، کہیں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور یہ بھی احسان کرنا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے کہ

اپنے قریبیوں کے ساتھ جس طرح بعض دفعہ تم بغیر کسی ذاتی فائدہ کے، حسن سلوک کرتے ہو، جس طرح تم اپنے بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا قریبی دوستوں کی مدد کرتے ہو اور بے نفس ہو کر کرتے ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی حسن سلوک کرو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو، ان کے کام آؤ، جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو ان کیلئے بھی پسند کرو، اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نعمت سے نوازا ہے کہ تمہیں اس زمانے کے امام اور مسیح اور مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر دکھانے کی کوشش کرو یہ بھی تمہارا ان پر احسان ہوگا۔ ہر پاک دل کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آؤ۔ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی بن رہے ہوگے۔ حضور نے فرمایا: لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنے میں شامل کر کے پھر یہ تعلق چھوڑ نہیں دینا بلکہ ان سے پختہ رابطہ اور تعلق بھی رکھنا ہے۔ تو اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو احسان کے اعلیٰ ترین خُلق کو دنیا میں رائج کرنا چاہئے۔

سوال احسان کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

سوال اس حدیث کی وضاحت میں حضور انور نے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کو اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ہمیشہ یہ اصول اپنے سامنے اور نظر میں رکھنا چاہئے۔ جب ہر احمدی اس طرح نمازیں پڑھنے والا ہو جائے گا نہ کہ صرف سر سے ٹالنے کیلئے نمازیں پڑھے گا، جب اس فکر کے ساتھ نمازیں ادا کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں، تمام توجہ اسی کی طرف ہے، تو پھر دیکھیں کس طرح انقلابات برپا ہوتے ہیں۔

سوال حسنِ سلوک اور احسان کرنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی؟

جواب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

سوال احسان کرنے کا کیا طریق ہے؟ اس کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا، اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ جَزَاكَ اللّٰهُ خیرًا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی۔

سوال اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صرف رسماً جزاك اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اسکا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے، اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

سوال یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے والے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا خوشخبری دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ کی خاطر دست شفقت پھیرا اس کیلئے ہر بال کے اوپر جس پر اسکا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی اور جس شخص نے اپنے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور میں جنت میں ایک ساتھ ہوں گے۔

سوال عورتوں سے حسن سلوک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے، اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہر حال مردوں کیلئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بالمعروف یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔

سوال والدین کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اسکی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا۔ اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا 30 مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ مَیں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے۔

سوال نیکی کے درجوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتوں کو یاد کر کے اسکی فرمانبرداری کرو۔ اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو، بہشت کی طمع یا لالچ، نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ ☆......☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

جواب دیا کہ دعوت پر گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہاں؟ کسکے یہاں؟ اسکا جواب اس نے خوفزدہ ہو کر دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس پر خواجہ صاحب نے کہا کہ مسجد کے نیچے کے حجرہ کی چابی کہاں ہے؟ اس نے کہا میرے پاس ہے۔ فرمایا لاؤ۔ اس نے کُنجی دے دی۔ خواجہ صاحب نے حجرہ کھولا، جب اندر جا کر دیکھا تو سب مولوی حجرہ کے اندر بیٹھے ہوئے پائے۔ مولویوں کا رنگ زرد ہو گیا اور کانپنے لگے۔ خواجہ صاحب کہنے لگے کہ آج کا دن بحث کا ہے اور تم چھپ کر بیٹھے ہو۔ کل کو مرزا صاحب چلے جاویں گے تو بحث کس سے ہوگی۔ مولویوں نے کھسیانے ہو کر کہا کہ ہاں ہم مشورہ کر رہے ہیں تھوڑی دیر میں آپ کو اطلاع دی جاویگی۔ آپ تسلّی رکھیں خواجہ صاحب تاکید کر کے چلے گئے......(لیکن انہیں یہ) یقین ہو گیا کہ مولوی صاحبان بحث نہیں کر سکتے۔"

(حیات طیبہ مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر مرحوم، سابق سوداگر مل صفحہ 159)

مباہلہ عبدالحق کے اصرار پر ہوا تھا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عبدالحق کے بہت اصرار کے بعد میں نے اُس کی طرف لکھا کہ میں کسی مسلمان کلمہ گو سے مباہلہ کرنا نہیں چاہتا اُس نے جواب میں لکھا کہ جب ہم نے تم پر کفر کا فتویٰ دے دیا تو اب تمہارے نزدیک ہم کافر ہو گئے تو پھر مباہلہ میں کیا مضائقہ۔ غرض اس کے سخت اصرار کے بعد مَیں مباہلہ کے لئے امرتسر میں آیا اور چونکہ مجھے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم سے دِلی محبت تھی اور میں اُن کو اپنے اس منصب کے لئے بطور ارہاص کے سمجھتا تھا یا جیسا کہ یحییٰ عیسیٰ کے پہلے ظاہر ہوا اس لئے میرے دل نے عبدالحق کے لئے کسی بددُعا کو پسند نہیں کیا بلکہ میری نظر میں وہ قابل رحم تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کس کو بُرا کہتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اسلام کے لئے ایک غیرت دکھلاتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ اسلام کی تائید میں خدا کا کیا ارادہ ہے۔ بہر حال مباہلہ میں جو اُس نے چاہا کہا مگر میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا اور میں جنابِ الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔" (حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 251)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبدالحق پر بددعا نہیں کی اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن اب نا اہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گزر گیا اس لئے اب مَیں آسمانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں اور اس لئے کہ بعد میں شبہات پیدا نہ ہوں مَیں نے یہ لازمی شرط ٹھہرادی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں کم از کم دس آدمی ان میں سے مباہلہ کی درخواست کریں تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو اور کسی تاویل کی گنجائش نہ رہے اور تا کوئی بعد میں یہ نہ کہے کہ مقابل پر صرف ایک آدمی تھا سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آ گئی۔

(ضمیمہ انجام آتھم جلد 11 حاشیہ صفحہ 305)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم رضی اللہ عنہ کتاب سیرت المہدی میں لکھتے ہیں:

اُنہی دنوں میں آپ نے ایک دن یعنی 10 ذی قعدہ 1310ھ مطابق 27 رمئی 1893ء کو مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں مباہلہ فرمایا......اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس مباہلہ میں کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی حضرت صاحب نے فریق مخالف کیلئے بددعا کی تھی بلکہ صرف یہی دعا کی تھی کہ اگر میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ چنانچہ حضرت صاحب نے مباہلہ سے قبل ہی اپنے اشتہار مورخہ 9 ذیقعدہ 1310ھ مطابق 26 رمئی 1893ء میں یہ شائع فرما دیا تھا کہ میں صرف اپنے متعلق اس قسم کی دعا کروں گا۔ چنانچہ اس مباہلہ کے بعد جو ترقی خدا نے حضرت صاحب کو دی وہ ظاہر ہے۔ اس کے بعد 1896ء میں ایک اور اشتہار مباہلہ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع فرمایا اور اس میں آپ نے ایک سال کی میعاد بھی مقرر فرمائی اور یہ بھی شرط لگائی کہ اگر اس عرصہ میں مَیں عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤں یا میرے مقابل پر مباہلہ کرنے والوں میں سے خواہ وہ ہزاروں ہوں کوئی ایک شخص بھی خدا کے غیر معمولی عذاب کا نشانہ نہ بنے تو میں جھوٹا ہوں۔ اور آپ نے بڑی غیرت دلانے والے الفاظ میں مولویوں کو اُبھارا مگر کوئی سامنے نہیں آیا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل حصہ دوم صفحہ 380)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مولوی عبدالحق غزنوی کو دیئے گئے پانچ سو روپے کے انعامی چیلنج کا ذکر کریں گے۔ (منصور احمد مسرور) ......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

پونچھ : جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 22/ مارچ 2021 کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ پونچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا مکرم مختار احمد ظفر صاحب نے تلاوت کی۔ نظم عزیزم نصیر احمد نے پڑھی اس کے بعد تقریر اول مکرم محمد شیر صاحب صدر جماعت نے کی۔ اسکے بعد نظم عزیزم نور الحق صاحب نے پڑھی اور کوئز مقابلہ بچوں میں کروایا گیا۔ اسکے بعد خاکسار نے 23/ مارچ کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر پر امیر صاحب ضلع کا خطاب ہوا جس میں آپ نے بیعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(وسیم احمد، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ پونچھ، صوبہ جموں کشمیر)

نرملہ : جماعت احمدیہ نرملہ میں مورخہ 23/ مارچ 2021 کو بعد نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم شہاب الدین صاحب زعیم انصار اللہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد الیف صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد اشرف صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے اپنی تقریر میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض وغایت اور آپؑ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد سلطان احمد، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ نرملہ، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

ساندھن : اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد فضل واحسان ہے کہ اس نے پھر ایک بار جماعت احمدیہ ساندھن کو مورخہ 23/ مارچ 2021 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ جلسہ کے انعقاد کے بارے میں پہلے سے بار بار اعلان کیا گیا۔ اس روز باجماعت نماز تہجد کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ نماز فجر کے بعد مکرم فیض احمد صاحب نے ''صداقت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوع پر درس دیا۔ بعدہ مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ تلاوت کے بعد مسجد اور مشن ہاؤس میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عمر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ساندھن کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم امن احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اور اردو ترجمہ مکرم آفتاب صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ نظم مکرم نور محمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم فیض احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر رمضان المبارک کی اہمیت وبرکات کے عنوان پر مکرم انس احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ اسکے بعد ایک نظم مکرم راحت احمد خان صاحب سیکرٹری وقف نو نے سنائی۔ آخر پر خاکسار نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(عارف احمد خان، مبلغ سلسلہ، جماعت احمدیہ ساندھن، ضلع آگرہ، صوبہ یو.پی)

آرہ : مورخہ 23/ مارچ 2021 کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مشن آرہ ضلع بھوجپور میں مکرم امیر صاحب ضلع کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم کامل احمد صاحب نے سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی اور مکرم فوزان احمد صاحب نے نظم ''وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت'' پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد خاکسار نے 23/ مارچ یوم مسیح موعود کے حوالے سے تقریر کی۔ اسکے بعد ایک طفل عزیز وقاص کاٹھات، مکرم عبد الساجد صاحب نائب امیر ضلع، مکرم سرور تنویر صاحب نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر میں یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ایک مختصر ڈوکومینٹری حاضرین کو دکھائی گئی۔ آخر میں مکرم رضی احمد صاحب امیر ضلع نے اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(شوقین کاٹھات، مبلغ انچارج، جماعت احمدیہ ضلع بھوجپور، صوبہ بہار)

بھدرواہ : مورخہ 23/ مارچ 2021 کو بعد نماز عصر جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت کلام پاک، نظم، شرائط بیعت اور 23/ مارچ کی اہمیت اور جماعت کے قیام کے بارے میں تقریر کی گئی۔ آخر پر ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے بچوں میں کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(الطاف حسین نایک، مبلغ سلسلہ، جماعت احمدیہ بھدرواہ، صوبہ جموں کشمیر)

کونتھر کلاں : جماعت احمدیہ کونتھر کلاں ضلع مورینہ صوبہ ایم.پی میں مورخہ 23/ مارچ 2021 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تلاوت، نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ضرورت اور مقام کے حوالے سے تقریر کی۔ اسکے بعد صدر جماعت نے دعا کروائی اور جلسہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (آصف احمد ملکانہ، مبلغ سلسلہ، جماعت احمدیہ کونتھر کلاں، ضلع مورینہ، صوبہ ایم پی)

مرونا : الحمد للہ مورخہ 25/ مارچ 2021 بروز جمعرات جماعت احمدیہ مرونا میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ جماعتی روایات کے مطابق منایا گیا۔ جلسے کی صدارت مکرم محمد حسب الدین صاحب صدر جماعت مرونا نے کی۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم اظہر حسین صاحب نے کی، نظم مکرم صابر حسین صاحب نے سنائی اور اس اجلاس میں خاکسار نے یوم مسیح موعود کے بارے میں تقریر کی اور آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین (آدم حسین، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ مرونا ضلع روہتاس صوبہ بہار)

گوہر چوراہا : مورخہ 26/ مارچ 2021 کو جماعت احمدیہ گوہر چوراہا ضلع بھنڈ میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں اللہ کے فضل سے غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب ضلع بھنڈ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محسن صاحب معلم سلسلہ نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم امیر صاحب ضلع بھنڈ نے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم محسن صاحب معلم سلسلہ مہگاؤں نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے حوالہ سے کی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب ضلع بھنڈ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الیاس احمد، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ گوہر چوراہا، ضلع بھنڈ، صوبہ ایم.پی)

چاندپورا سارن : الحمد للہ مورخہ 26/ مارچ 2021 بروز جمعہ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ چاندپورا سارن میں جلسہ یوم مسیح موعود جماعتی روایات کے مطابق منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع مظفر پور سارن صوبہ بہار نے کی۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کی۔ تقریر مکرم طاہر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی اور جلسہ ختم ہوا۔

(منیر الاسلام، معلم سلسلہ جماعت چاندپورا سارن، صوبہ بہار)

پوربی چمپارن: ضلع پوربی چمپارن صوبہ بہار کی چار جماعتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ جماعت جتوارہ پورہ کے جلسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب ومستورات اور بچوں کے علاوہ غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ بعد نماز مغرب اریراج میں جلسہ کیا گیا یہاں پر 3 گاؤں کے افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور آخر میں مکرم نائب امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ داموٹولہ میں بھی جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے مثبت نتائج پیدا کرے اور ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(سید اقبال احمد، ضلع انچارج جماعت احمدیہ پوربی چمپارن، صوبہ بہار)

پونہ : 23/ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے موجودہ حالات کے پیش نظر جماعت احمدیہ پونہ کی طرف سے مورخہ 27/ مارچ 2021 بروز ہفتہ مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی زیر صدارت آن لائن جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ابوالآخر صاحب نے کی اس کے بعد مکرم سراج الدین گڈے صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی بعد ازاں مکرم عزیز احمد قریشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے کچھ پیش فرمایا بعد ازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم طاہر احمد عارف صاحب زعیم انصار اللہ پونہ نے کی۔ آپ کا عنوان تھا ''جماعت احمدیہ کا قیام'' دوسری تقریر خاکسار حلیم خان شاہد مربی سلسلہ پونہ نے ''سیرت مسیح موعود'' کے عنوان پر کی ازاں بعد صدر اجلاس کی تقریر ودعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔ آمین

(حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ پونہ، صوبہ مہاراشٹرا)

کٹا کشا پور : موخہ 30/ مارچ 2021 بروز سوموار جماعت احمدیہ کٹا کشا پور میں مکرم سید جان صاحب کی زیر صدارت بعد نماز عشاء جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ قرآن پاک کی تلاوت مکرم سید محمود احمد صاحب نے بعد اسکے ایک نظم عزیزم محمد عمر نے پڑھی۔ اسکے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعود کے حوالے سے تقریر کی۔ خاکسار نے جلسہ یوم مسیح موعود کی غرض وغایت اور 23/ مارچ کی اہلیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام ومرتبہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر پر دعا کے ساتے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید کریم، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ کٹا کشا پور، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

آمدہ رپورٹ کے مطابق جلسوں میں احباب جماعت نے تمام سرکاری احکامات مثلاً ماسک لگا کر رکھنا اور شوشل ڈسٹنسنگ وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی سنی۔

اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ

مکرم یاسین خان صاحب آف کیرنگ، اڈیشہ کا ذکر خیر

(امۃ الحفیظ، صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ کیرنگ، اڈیشہ)

میرے والد مکرم یاسین خان صاحب مرحوم کا تعلق اڈیشہ کی ایک پرانی اور بڑی جماعت کیرنگ سے تھا۔ آپ کو کیرنگ میں 31 سال تک بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ آپ کے والد کا نام مکرم چھکو خان صاحب اور والدہ مکرمہ میرابی بی صاحبہ تھیں۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم بہت سادہ مزاج، نہایت بااخلاق، پنج وقتہ نمازوں کے عادی اور مہمان نواز تھے۔ ہمیشہ دوسروں کی مدد کیا کرتے تھے۔ یتیموں مسکینوں کے پُرسانِ حال تھے۔ مسجد کو اپنا گھر مانتے تھے۔ زندگی کے آخری لمحہ تک باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد جاتے رہے۔ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے درود شریف، آیت الکرسی، اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ چھوٹے بیٹے مکرم شعیب احمد صاحب کو اِس وقت جماعت احمدیہ کیرنگ میں بطور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور خاکسارہ امۃ الحفیظ جو چھوٹی بیٹی ہے بطور صدر لجنہ کیرنگ خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

میرے والد صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی تبلیغ کا کام نہیں چھوڑا۔ دُور دُور کے علاقوں میں جا کر تبلیغ کرتے۔ فضول خرچی کو نا پسند کرتے۔ مسجد اور مدرسہ میں بچوں کو یسرنا القرآن، قرآن کریم ترجمہ اور جماعتی کتب پڑھایا کرتے تھے۔ مرحوم کو جامع مسجد کیرنگ میں 29 سال تک ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی۔ میرے والد مرحوم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ کرام سے ملاقات اور گفتگو کا بھی شرف حاصل ہوا۔ ان کے اسماء یہ ہیں (1) حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ (2) حضرت مولانا سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (3) حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ

1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر والد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے مصافحہ کیلئے ایک لمبی قطار میں کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ کب اُن کو خلیفہ وقت سے ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ والد صاحب نے حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کرنے کیلئے ایک خوبصورت سونٹی رکھی تھی۔ جب آپ کی باری آئی آپ نے حضورؒ سے مصافحہ کیا اور وہ سونٹی حضور کو پیش کی حضورؒ نے تبسم فرمایا اور سونٹی قبول فرمائی اور چند لمحات اس پر نظر ڈالنے کے بعد فرمایا لو اب یہ سونٹی میں تمہیں تحفۃً دیتا ہوں۔ یہ سن کر والد صاحب نے وہ سونٹی حضورؒ سے حاصل کر لی۔ یہ سونٹی بطور تبرک اور یادگار گھر میں محفوظ ہے۔ الحمد للہ۔

والد صاحب گردے کی تکلیف میں مبتلاء تھے۔ 2 جون 2002 کو آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کی نسلوں کو ان کے نیک نمونہ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے اور خدمت دین بجالانے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

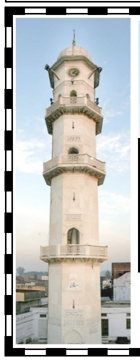

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10318: مَیں راحول احمد سی۔کے ولد مکرم ظفر اللہ سی۔کے صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن پتھا پریئم ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور احمد سی۔کے العبد: راحول احمد سی۔کے گواہ: ظفر اللہ سی۔کے

مسل نمبر 10319: مَیں سید عبد الودود ولد مکرم عبد الرحمن ملاکویا صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن پتھا پریئم ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 5/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: رہائشی زمین 5 سینٹ نصف حصہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف محمد العبد: سید عبد الودود گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10320: مَیں اے۔طارق ولد مکرم عبد الکلام۔آئی صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن الانلّور ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے۔محمد سلیم العبد: اے۔طارق گواہ: عبد الکلام۔آئی

مسل نمبر 10321: مَیں سکینہ۔ٹی۔کے بنت مکرم معین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن تھوراکاٹل ہاؤس (کانام کونڈو) ڈاکخانہ الانلّور ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور طلائی 32 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: سکینہ۔ٹی۔کے گواہ: کے۔محمد سلیم

مسل نمبر 10322: مَیں پی۔ایم۔عبد الکریم ولد مکرم پی۔ایم محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مزدوری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: 10 سینٹ رہائشی زمین مع مکان بمقام ایدا تھانا توکارا۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/6000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الرحیم العبد: پی۔ایم عبد الکریم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10323: مَیں نور جہاں زوجہ پی۔ایم عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور طلائی 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔ایم۔عبد الکریم الامۃ: نور جہاں گواہ: عبد الرحیم

مسل نمبر 10324: مَیں وسیم احمد ٹی ولد عبد العزیز۔ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مزدوری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 9/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/6000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحیم العبد: وسیم احمد۔ٹی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10325: مَیں رافعہ وسیم زوجہ مکرم وسیم احمد۔ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 9/اپریل 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور طلائی 80 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد۔ٹی الامۃ: رافعہ وسیم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10326: مَیں فاطر احمد ولد مکرم ٹی عبد الناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی محمد بشیر العبد: فاطر احمد گواہ: عبد الرحیم

مسل نمبر 10327: مَیں حاشر احمد ولد مکرم ٹی عبد الناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الرحیم العبد: حاشر احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10328: مَیں عطیۃ المومنہ بنت مکرم ٹی عبد الناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 9/اپریل 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور طلائی 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر الامۃ: عطیۃ المومنہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10329: مَیں دلشاد احمد ولد مکرم کے۔ایم۔ناصر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الرحیم العبد: دلشاد احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10330: مَیں نظام الدین۔کے ولد مکرم کے مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 8/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحیم العبد: نظام الدین۔کے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10331: مَیں مسرور احمد۔ٹی ولد مکرم عبد الجلیل۔ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (ایدا تھانا توکارا) ڈاکخانہ تھیرووِیزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ 9/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحیم العبد: مسرور احمد۔ٹی گواہ: ناصر احمد زاہد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

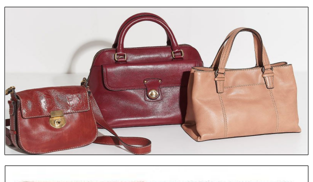

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 24 - June - 2021 Issue. 25

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

عمر وہ جلیل القدر انسان تھا جس کے عدل اور انصاف کی مثال دنیا کے پردہ پر بہت کم پائی جاتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 ؍جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت ابوبکر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا مجھے عمر کے متعلق بتاؤ۔ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ اللہ کی قسم حضرت عمر آپ کی جو رائے ہے اس سے بھی افضل ہیں سوائے اس کے کہ ان کی طبیعت میں سختی ہے۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عثمان بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حضرت عثمان نے کہا کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں ان جیسا کوئی نہیں۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عثمان کو علیحدگی میں بلایا تا کہ وہ حضرت عمر کے متعلق وصیت لکھ دیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب وصیت لکھی جا چکی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے چنانچہ وصیت پڑھی گئی لوگوں نے اسے سنا اور اطاعت کی۔ اس وقت حضرت ابوبکر لوگوں کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو جسے میں نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے کیونکہ میں نے کسی رشتہ دار کو تم پر خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ میں نے یقیناً تم پر عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ پس اس کو سنو اور اطاعت کرو اور اللہ کی قسم یقینا میں نے اس بارے میں غور و فکر میں کمی نہیں کی اس پر لوگوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے غصہ کے متعلق آیا ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ قبل از اسلام آپ بڑے غصہ ور تھے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ غصہ تو وہی ہے البتہ پہلے بے ٹھکانے چلتا تھا مگر اب ٹھکانے سے چلتا ہے۔ جامع بن شداد اپنے کسی قریبی عزیز سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے خدا میں ضعیف ہوں مجھے طاقتور بنا دے اور میں سخت مزاج ہوں مجھے نرم مزاج بنا دے اور میں بخیل ہوں مجھے سخی بنا دے۔

حضرت عمر نے خلیفہ بننے کے بعد جو پہلا خطاب فرمایا اس بارے میں بھی متفرق روایات ملتی ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ آپنے فرمایا: اللہ کی قسم تمہارا جو بھی معاملہ میرے سامنے پیش ہوگا تو میرے علاوہ کوئی اور اس کو نہیں دیکھے گا اور جو معاملہ مجھ سے دور ہوگا تو اس کے لئے میں قوی اور امین لوگوں کو مقرر کروں گا جو تمہاری نگرانی کریں گے اور تمہارے معاملات دیکھیں گے۔ اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں گے تو میں بھی ان سے اچھا برتاؤ کروں گا اور اگر انہوں نے برائی کی تو میں انہیں سزا دوں گا۔

حضرت عمر نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد تیسرے روز ایک تفصیلی خطاب فرمایا آپؓ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے امور کا والی بن گیا ہوں۔ اب سمجھ لو کہ وہ تیزی کمزور کر دی گئی لیکن وہ مسلمانوں پر ظلم و دراز دستی کرنے والوں پر ظاہر ہوگی۔ رہے وہ لوگ جو نیک خو اور دیندار اور صاحب فضیلت ہیں میں ان کے ساتھ اس سے بھی زیادہ نرم ثابت ہوں گا جو نرمی وہ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں اور میں کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤں گا جو دوسرے پر ظلم و دراز دستی کرتا ہوگا مگر میں اس کے رخسار کو زمین پر ڈال کر اپنا پاؤں اس کے دوسرے رخسار پر رکھوں گا یہاں تک کہ وہ حق کو اچھی طرح سمجھ لے یعنی حقوق کو قائم کرنے کی خاطر بہت سختی کروں گا۔ اور اے لوگو تمہارے مجھ پر بہت سے حقوق ہیں جو میں تم سے ذکر کرتا ہوں تم ان پر میری گرفت کر سکتے ہو تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں اس مال میں سے جو تم پر خرچ کرنا ہے کوئی شے تم سے چھپا کر نہ رکھوں اور نہ اس میں سے جو اللہ تعالیٰ غنیمتوں میں سے تمہارے لئے بھیجے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے روکوں۔ اور تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ وہ مال اپنے حق کے موقع پر خرچ ہو اور تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تمہارے وظائف اور روزینے تم کو دیتا رہوں اور تمہارا مجھ پر یہ حق بھی ہے کہ میں تم کو ہلاکت کے مقامات میں نہ ڈالوں اور جب تم لشکر میں شامل ہو کر گھر سے غائب رہو تو میں تمہارے بال بچوں کا باپ بنا رہوں یہاں تک کہ تم ان کے پاس واپس آؤ۔ میں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر جو اسلام میں خلیفہ ثانی گزرے ہیں انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے اِس قدر قربانیوں سے کام لیا ہے کہ وہ یورپین مصنف جو دن رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں وہ بھی ابوبکر اور عمر کے ذکر پر یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جس محنت اور قربانی سے اِن لوگوں نے کام کیا ہے اِس قسم کی محنت اور قربانی کی مثال دنیا کے کسی حکمران میں نظر نہیں آتی۔ خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کام کی تو وہ بے حد تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ شخص تھا جس نے رات اور دن انہماک کے ساتھ اسلام کے قوانین کی اشاعت اور مسلمانوں کی ترقی کے فرض کو سرانجام دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمر وہ جلیل القدر انسان تھا جس کے عدل اور انصاف کی مثال دنیا کے پردہ پر بہت کم پائی جاتی ہے مگر اس حکم کے ماتحت کہ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ جب وہ مرتا ہے تو ایسی بے چینی اور ایسے اضطراب کی حالت میں مرتا ہے کہ اسے وہ تمام خدمات جو اس نے ملک کی بہتری کیلئے کیں۔ بالکل حقیر نظر آتی ہیں اور وہ تڑپتے ہوئے کہتا ہے اَللّٰھُمَّ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ۔ کہ اے میرے رب ایک امانت میرے سپرد کی گئی تھی۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے اسکے حقوق کو ادا بھی کیا ہے یا نہیں۔ اِس لئے میں تجھ سے اتنی ہی درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے قصوروں کو معاف فرما دے اور مجھے سزا سے محفوظ رکھ۔

حضرت عمر کی اہل بیت سے عقیدت کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: حضرت عمر کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں سے آٹا پیسنے والی ہوائی چکیاں لائی گئیں۔ جن میں باریک آٹا پیسا جانے لگا۔ جب سب سے پہلی چکی مدینہ میں لگی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ پہلا پسا ہوا باریک آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا جائے۔

ایک موقع پر حضرت حسن بن علی نے عرض کیا اے امیر المؤمنین جو مال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا حق مجھے عطا فرمائیں تو حضرت عمر نے ان کو کہا بڑی خوشی سے اور عزت سے اور ان کو ایک ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر حسین بن علی آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین جو مال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا اس میں سے میرا حق مجھے عطا فرمائیں تو حضرت عمر نے ان کو کہا بڑی خوشی سے اور عزت کے ساتھ اور ان کو ایک ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ کے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین جو مال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا حق مجھے عطا فرمائیں۔ تو حضرت عمر نے ان کو کہا بڑی خوشی اور عزت کے ساتھ اور انہیں پانچ سو درہم دینے کا حکم فرمایا۔ اسپر عبداللہ بن عمر نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ایک طاقتور مرد ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے تلوار چلایا کرتا تھا اور حسن اور حسین اس وقت بچے تھے جو مدینہ کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے۔ آپ نے ان دونوں کو ایک ایک ہزار درہم دیئے ہیں اور مجھے پانچ سو۔ آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور میرے پاس ایسا باپ لے کے آؤ جیسا ان دونوں کا باپ ہے اور ماں جو ان دونوں کے ماں کی جیسی ہو اور نانا جو ان دونوں کے نانا جیسا ہو اور نانی جو ان دونوں کی نانی جیسی ہو اور چچا جو ان دونوں کے چچا جیسا ہو اور ماموں جو ان دونوں کے ماموں جیسا ہو اور خالہ جو ان دونوں کی خالہ جیسی ہو اور یقینا تو میرے پاس نہیں لا سکے گا۔

حضرت عمر بن خطاب حضرت امام حسن اور امام حسین کی عزت کرتے تھے اور ان کو سوار کرتے اور ان دونوں کو عطا کرتے تھے جیسے ان کے والد کو عطا کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یمن سے کچھ حلے یعنی کپڑوں کے جوڑے آئے تو آپ نے انہیں صحابہ کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ان دونوں کو ان میں سے کچھ نہ دیا اور فرمایا ان میں ان دونوں کے لائق کوئی چیز نہیں پھر آپ نے یمن کے نائب کو پیغام بھیجا تو اس نے ان دونوں کے مناسب حال حلے بنوائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں بعض مرحومین کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلا ذکر ہے سہیلہ محبوب صاحبہ اہلیہ فیض احمد صاحب گجراتی درویش مرحوم جو ناظر بیت المال تھے۔ 90 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ یہ بہار کے ایک تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ 1958ء میں مرحومہ کی والدہ پہلی بار قادیان آئیں اپنی بیٹی سہیلہ محبوب کے ساتھ۔ سہیلہ محبوب صاحبہ کہتی ہیں ان کو قادیان کی بستی سے بہت اُنس ہو گیا بہت دعائیں کیں کسی طرح وہ قادیان میں ہی آباد ہو جائیں۔ بہر حال انہوں نے زندگی وقف کی۔ اس وقت ناظر خدمت درویشاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے زندگی وقف کے خط کے جواب میں ان کو لکھا کہ مجھے آپ کے وقف کا علم ہوا ہے اور آپ کا یہ اقدام بڑی قدر کے قابل ہے۔ وقف کے ماتحت آپ کا اولین فرض ہے کہ دین کا علم سیکھیں اپنے اعمال کو اسلام اور احمدیت کے مطابق بنائیں تا کہ بہترین نمونہ قائم ہو۔ چنانچہ 1964ء میں یہ وقف ہوئیں۔ مرحومہ کو ریٹائرمنٹ تک تقریباً تیس سال نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں بطور ہیڈ مسٹرس خدمت کا موقع ملا۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب مربی سلسلہ آسٹریلیا، مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب، مکرم عیسی موکی تلیمہ صاحب تنزانیہ، مکرم شیخ مبشر احمد صاحب سپر وائزر نظامت تعمیرات قادیان، مکرم سیف علی شاہد صاحب سڈنی، مکرم مسعود احمد حیات صاحب یو۔کے کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب سپر وائزر نظامت تعمیرات قادیان کے تعلق سے حضور انور نے فرمایا: یہ شیخ اسرار احمد صاحب کیرنگ اُڈیشہ انڈیا کے بیٹے تھے۔ 33 سال ان کی عمر تھی۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ پرانے احمدی خاندان سے ان کا تعلق ہے۔ نہایت با خلاق نمازی اور خدمت دین کیلئے تیار رہنے والے خادم سلسلہ تھے۔ بچپن سے ہی مسجد کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ آٹھ سالوں سے مرحوم نظامت تعمیرات قادیان میں بہت خوش اسلوبی سے بطور سپر وائزر خدمت بجا لا رہے تھے اور بڑے سنجیدگی سے کام کرنے والے تھے گہرائی میں جا کر اپنے کام کو دیکھتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ والدین دو بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی احمدیت کے ساتھ جوڑے رکھے اور ان بزرگوں کی دعائیں آگے ان کی نسلوں کے حق میں قبول ہوں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad